شرکاء کے لئے راہنما کتابچہ

مقامی سطح پر

آفات کا انتظام وانصرام

نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی

(شرکاء کے لئے راہنما کتابچہ)

مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام

تحریر و ترتیب: ودیا رانا

نظرِ ثانی: عرفان مقبول، زبیر مرشد، عثمان قاضی

پبلشر: یو این ڈی پی - پاکستان

اشاعت اوّل: اپریل، 2007ء

پرنٹر: انسٹنٹ پرنٹ سسٹم (پرائیویٹ) لمیٹڈ، اسلام آباد

ملنے کا پتہ:

یو این ڈی پی - پاکستان

مکان نمبر 12، گلی نمبر 17

سیکٹر F-7/2، اسلام آباد - پاکستان

فون: +92-51-8255600

فیکس: +92-51-2655014

ویب سائٹ: www.undp.org.pk

نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی

پرائم منسٹر سیکریٹریٹ

اسلام آباد - پاکستان

فون: +92-51-9222373

فیکس: +92-51-9204197

ویب سائٹ: www.ndma.gov.pk

شرکاء کے لئے راہنما کتابچہ

مقامی سطح پر

آفات کا انتظام وانصرام

Building Enabling Governance and Institutions for Earthquake Response
(BEGIN-ER)

UNDP

ISDR

EUROPEAN COMMISSION
Humanitarian Aid

پیش لفظ

پاکستان کی جغرافیائی حدود میں گزشتہ 80 سالوں کے دوران کم از کم 139 بڑی آفات رونما ہوچکی ہیں جن میں سیلاب، خشک سالی، لینڈ سلائیڈنگ، سمندری طوفان اور دریائی وسمندری پانی سے زمین کا کٹاؤ شامل ہیں۔ دراصل پاکستان زلزلے کے حوالے سے دنیا کا پانچواں حساس ترین ملک ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان ماحولیاتی وصنعتی آلودگی، معاشرتی تنازعات اور گیسوں کے اخراج جیسے کئی ایک غیر قدرتی خطرات سے بھی دوچار ہے۔

8 اکتوبر 2005ء کو آنے والے تباہ کن زلزلے کے فوراً بعد سرکاری ادارے ہر سطح پر مشکلات کا شکار نظر آئے اور وہ ابتدائی اور ہنگامی کاروائیوں کو ایک موثر اور مربوط انداز میں سرانجام نہ دے سکے جس کی سب سے بڑی وجہ ایسی آفات کے انتظام وانصرام کیلئے درکار تکنیکی اہلیتوں کا فقدان تھا۔ تاہم بحیثیت مجموعی پوری قوم نے شاندار طریقے سے ہنگامی امدادی سرگرمیوں میں جوش وجذبے کے ساتھ حصّہ لیا۔

اس پس منظر اور زلزے کے حوالے سے اقوام متحدہ کے مشترکہ رسپانس کے ایک جزو کے طور پر یو این ڈی پی نے BEGIN-ER پراجیکٹ کے تحت زلزلے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال سے موثر انداز میں نپٹنے کیلئے حکومت کو مدد فراہم کی ہے تاکہ مقامی سرکاری اداروں کو بہتر منصوبہ سازی اور اس پر عمل درآمد کیلئے فعال بنایا جاسکے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد صوبہ سرحد اور کشمیر کے متاثرہ علاقوں میں ضلعی سطح پر تربیتی ورکشاپوں کے انعقاد کے ذریعے منتخب نمائندوں، سرکاری اہلکاروں اور غیر سرکاری تنظیموں کی استعداد کار میں اضافہ کرنا ہے تاکہ وہ مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کو ممکن بناسکیں۔ نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2006ء کے تحت نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے قیام کے بعد یو این ڈی پی نے ضلعی سطح پر سرکاری افسران اور مقامی آبادیوں کیلئے آفات کے انتظام وانصرام کے موضوع پر انگریزی اور اُردو زبانوں میں تربیتی مینوئل اور شرکاء کیلئے راہنما کتابچوں کی تیاری اور اشاعت میں این ڈی ایم اے کو بھرپور مدد فراہم کی۔

آپ کے سامنے یہ مینوئل اور کتابچے پیش کرتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہورہی ہے اور توقع رکھتی ہوں کہ خطرات سے دوچار اضلاع کے سرکاری افسران اور مقامی افراد آفات کے خدشات کو کم کرنے اور ایک محفوظ پاکستان کیلئے اپنی تکنیکی استعداد کو بڑھائیں گے۔

تربیتی مینوئل اور کتابچوں کو مرتب کرنے کیلئے میں ماریٹا سی سانٹوس، میریسر پلینشیا، ودیا رانا اور عبدالحمید کی شکرگزار اور اس انتہائی ضروری کام کیلئے یو این ڈی پی کے اسسٹنٹ ریذیڈنٹ ریپریزینٹیٹو محمد ظفر اقبال کی ممنون ہوں جبکہ زبیر مرشد، عرفان مقبول اور عثمان قاضی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے ان مطبوعات کے ابتدائی خاکے سے لے کر نظر ثانی تک انتھک محنت کی۔ تربیتی ٹیم کی بھرپور معاونت کیلئے طارق رفیق خان اور شائستہ حسین کا کردار قابل تحسین ہے۔ میں انوارالحق اور شاہد عزیز کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنھوں نے ایبٹ آباد اور مظفر آباد میں تربیتی

ضروریات سمجھنے کیلیئے سرکاری افسران اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کے ساتھ ملاقاتوں کا اہتمام کیا۔ ان مطبوعات کی تیاری اور اشاعت اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ ''بین الاقوامی حکمت عملی برائے تخفیفِ آفات'' (UN-ISDR) کی مالی معاونت سے ممکن ہو سکی۔

مجھے امید ہے کہ این ڈی ایم اے کی نئی قیادت کے تحت ضلعی افسران، منتخب نمائندوں اور مقامی غیر سرکاری تنظیموں کی استعداد کار بڑھانے کے پروگرام کے ذریعے آفات کے انتظام وانصرام کے شعبے میں نمایاں تبدیلی لائی جا سکے گی۔

مکیکو تناکا
قائم مقام کنٹری ڈائریکٹر
یو این ڈی پی
اسلام آباد

چیئرمین نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کا پیغام

کئی ممالک میں مقامی سطح پر آفات کے انتظام سے متعلقہ کامیاب تجربات نے اس طریقہ کار کی اہمیت اور افادیت واضح کر دی ہے۔ کئی ایک تحقیقی اور مطالعاتی رپورٹوں سے ثابت ہوتا ہے کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کی آفات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آفات کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے نقصانات کا مجموعی حجم بڑی آفات سے پہنچنے والے نقصانات سے کہیں زیادہ ہے لیکن اس حقیقت کے باوجود چھوٹے اور درمیانے درجے کی آفات ضلعی، صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ اس رجحان کے پیشِ نظر گزشتہ ایک دہائی سے جنوبی ایشیاء کے کئی خطرات زدہ علاقے آفات کے انتظام کے مقامی اور روایتی طریقہ کار کو مضبوط بنانے کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔

اگرچہ مقامی کمیونٹی آفات کے بعد اول ترین مددگاروں میں شمار ہوتی ہے لیکن وہ 8 اکتوبر 2005ء کے تباہ کن زلزلے کے فوراً بعد ضروری مہارتوں کی عدم دستیابی کے باعث بے بسی کا شکار نظر آئی۔ مقامی آبادیاں تلاش و بچاؤ اور ابتدائی طبی امداد کی فراہمی کے سلسلے میں ایسی ضروری مہارتوں اور معلومات سے محروم تھیں جن کی موجودگی میں بہت سی انسانی جانوں کو بچایا جا سکتا تھا۔

زلزلے کے بعد آنے والے مختلف مراحل کے ایک محتاط اور تفصیلی تجزیے نے حکومتِ پاکستان پر یہ حقیقت آشکار کی کہ آفات سے نپٹنے کے مختلف طریقوں پر مبنی قلیل المدّت اور طویل المدّت حکمتِ عملی ترتیب دینا ضروری ہے۔ یہ بھی محسوس کیا گیا کہ مقامی غیر سرکاری تنظیموں، یونین کونسلوں، تحصیل اور ضلعی حکومتوں کی اہلیت واستعداد کار میں اضافہ کرنے سے ہی اس ضمن میں طے شدہ اہداف پورے کیے جا سکتے ہیں۔ ہمارا کامل یقین ہے کہ مقامی سطح پر آفات سے نپٹنے کے لئے مقامی فریقین بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس اہم ترین پہلو کو ''نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ فریم ورک'' میں دی گئی نو قومی ترجیحات میں سرِ فہرست رکھا گیا ہے۔

مقامی حکومتیں، تحقیقی و تربیتی ادارے، غیر سرکاری تنظیمیں اور اقوام متحدہ کی ایجنسیاں کمزور دفاعی صلاحیتوں کی حامل آبادیوں کی اہلیتوں میں اضافے کے لئے کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ تاہم پاکستان میں آفات کے انتظام کے موضوع پر اعلیٰ پائے کے معیاری تربیتی مواد کا فقدان ہے۔ اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے یو این ڈی پی کے تعاون سے اردو اور انگریزی زبانوں میں آفات کے انتظام کے موضوع پر تربیتی مینوئل اور راہنما کتابچے کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ اس تربیتی مواد سے مقامی آبادیاں اور غیر سرکاری تنظیمیں مستفید ہو سکیں گی۔

نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی مذکورہ تربیتی مینوئل اور راہنما کتابچہ تمام ضلعی حکومتوں، صوبائی ڈزآسٹر مینجمنٹ اتھارٹیوں اور اس موضوع پر کام کرنے والی مختلف غیر سرکاری تنظیموں اور سِول سوسائٹی کے اداروں میں تقسیم کر رہی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اس تربیتی مواد کو اپنے اپنے علاقہ جات کے لئے مفید پائیں گے۔ یہ مطبوعات http://www.ndma.gov.pk پر عوام کی وسیع تر رسائی اور معلومات کے لئے دستیاب ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل فاروق اے خان
چیئرمین
نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے)

فہرست

		صفحہ نمبر
	پیش لفظ	i
	پیغام	iii
	اصطلاحات	vii
	تعارف	01
باب نمبر 1	مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام: ایک تعارف	03
	سیشن نمبر 1.1 پاکستان میں آفات کی عمومی صورتحال	05
	سیشن نمبر 1.2 آفات کی عمومی وجوہات	13
	سیشن نمبر 1.3 مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام: تصورات واصطلاحات	21
	سیشن نمبر 1.4 مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کی اہمیت	41
باب نمبر 2	پاکستان میں آفات کے انتظام وانصرام کا نظام	49
	سیشن نمبر 2.1 مقامی سطح پر منتخب نمائندوں کی ذمہ داریاں	51
	سیشن نمبر 2.2 آفات کے انتظام وانصرام میں مقامی سرکاری اداروں کا کردار اور ذمہ داریاں	55
	سیشن نمبر 2.3 آزاد کشمیر میں آفات کا انتظام وانصرام	59
باب نمبر 3	مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال	63
	سیشن نمبر 3.1 خدشات کی جانچ پڑتال اور انفرادی تصورات	65
	سیشن نمبر 3.2 خطرات کی جانچ پڑتال	75
	سیشن نمبر 3.3 کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال	79
	سیشن نمبر 3.4 اہلیتوں کی جانچ پڑتال	91
	سیشن نمبر 3.5 فیلڈ وزٹ اور خطرات وخدشات کی نقشہ سازی	101

		صفحہ نمبر
باب نمبر 4	ہنگامی حالات، مقامی سطح پر تیاری اور امدادی سرگرمیاں	**107**
	سیشن نمبر 4.1 ہنگامی امداد کیا ہے؟	109
	سیشن نمبر 4.2 اطلاعات کی فراہمی اور آ گہی مہم	113
	سیشن نمبر 4.3 مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد کا قیام و انتظام	115
	سیشن نمبر 4.4 خطرات زدہ علاقوں سے فوری انخلاء کی منصوبہ سازی	119
	سیشن نمبر 4.5 مادی، معاشی و معاشرتی نقصانات اور ضروریات کی تخمینہ سازی	125
باب نمبر 5	خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت	**135**
	سیشن نمبر 5.1 خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت: ایک تعارف	137
	سیشن نمبر 5.2 خشک سالی کے خدشات میں کمی کے اقدامات کی شناخت	143
	سیشن نمبر 5.3 زلزلے کے خدشات و اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت	147
	سیشن نمبر 5.4 سیلاب کے خدشات و اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت	151
	سیشن نمبر 5.5 لینڈ سلائیڈنگ کے خدشات و اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت	153
	سیشن نمبر 5.6 سمندری طوفان کے اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت	155
باب نمبر 6	مقامی سطح پر آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی	**159**
	سیشن نمبر 6.1 آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی	161

اصطلاحات

Community Based Disaster Risk Management	مقامی سطح پر آفات وخدشات کا انتظام وانصرام
Terms and Concepts	تصوّرات واصطلاحات
Hazard	خطرہ
Primary Hazards	بنیادی خطرات
Secondary Hazards	ثانوی خطرات
Natural Hazards	قدرتی خطرات
Man-made Hazards	غیرقدرتی خطرات
Risk	خدشہ
Vulnerability	کمزوردفاعی صلاحیت
Structural Vulnerability	کمزوربنیادی ڈھانچہ
Economic Vulnerability	معاشی کمزوری
Social Vulnerability	معاشرتی کمزوری
Capacity	اہلیت
Physical Capacity	مادی اہلیت
Social Capacity	معاشرتی اہلیت
Economic Capacity	معاشی اہلیت
Disaster Risk Management	آفات کے خدشات کا انتظام وانصرام
Risk Assessment	خدشات کی جانچ پڑتال
Hazard Assessment	خطرات کی جانچ پرتال
Time Line	تاریخی حوالے
Frequency	تعدادوترتیب
Duration	دورانیہ
Severity	شدت

Seasonal Calender	موسمیاتی کیلنڈر
Hazard Maping	خطرات کی نقشہ سازی
Forces	پس پردہ قوتیں
Vulnerability Assessment	کمزوردفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال
Elements at Risk	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر
Capacity Assessment	اہلیتوں کی جانچ پڑتال
Emergency	ہنگامی حالت
Early Warning System	پیشگی اطلاعات کا نظام
Early Warning	پیشگی اطلاع
Evacuation Planning	انخلاء کی منصوبہ سازی
Evacuation	انخلاء
Search and Rescue	تلاش وبچاؤ
Damage, Loss and Needs Assessment	مادی، معاشی ومعاشرتی نقصانات اورضروریات کی تخمینہ سازی
Emergency Center	مرکز برائے ہنگامی امداد
Disaster Risk Reduction Measures	خدشات میں کمی کے اقدامات
Preparedness	آفات سے نپٹنے کی تیاری
Prevention	آفات کی روک تھام
Mitigation	آفات کی شدت اوراثرات میں کمی
Structural Measures	تعمیراتی اقدامات
Non-Structural Measures	غیرتعمیراتی اقدامات
Rehabilitation	بحالی
Reconstruction	تعمیرنو

Famine	قحط
Drought	خشک سالی
Resources	وسائل
Economy and Environment	معیشت اور ماحول
Institutional Arrangments	ادارہ جاتی انتظامات
Key Stakeholders	بنیادی فریقین
Civil Defence	شہری دفاع
Industrial Waste	صنعتی فضلات
Local Resources	مقامی وسائل
Political & Economic Situation	معاشی اور سیاسی صورتحال
Origin of Disasters	آفات کا مرکز
PRA Tools	پی آر اے ٹولز
Media	ذرائع ابلاغ
Needs Assessment	ضروریات کی جانچ پڑتال
Social Institutions	سماجی ادارے
Evacuation Centers	انخلاء کے مراکز
Implementation Mechanism of the Plan	منصوبے کے نفاذ کی حکمتِ عملی

تعارف

مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کی تربیتی ورکشاپ کے شرکاء کیلئے تیار کیا گیا یہ راہنما کتابچہ مندرجہ ذیل چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب اول

مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام سے متعلقہ بنیادی تصورات پر مشتمل ہے۔خطرات وآفات میں فرق کی وضاحت کرتے ہوئے مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کی اہمیت وافادیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ باب اول میں چار سیشن شامل ہیں جن میں مقامی اور قومی سطح پر آفات کی صورتحال، درپیش خطرات اور مستقبل کے خدشات کو بیان کیا گیا ہے۔اس باب کے اختتام پر شرکاء جان سکیں گے کہ مختلف فریقین (کمیونٹی، سرکاری ادارے، غیر سرکاری تنظیمیں اور شہریوں کے گروہ وغیرہ) کی شمولیت سے وضع کردہ حکمت عملیوں کے ذریعے مقامی سطح پر آفات سے بچاؤ یا ان کے منفی اثرات میں کمی ممکن ہے۔

باب دوئم

اس باب کو تحریر کرنے کا بنیادی مقصد شرکاء اور قارئین کو ان سرکاری اداروں کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے جو کسی نہ کسی حوالے سے قانونی طور پر آفات وخدشات کی روک تھام کے پابند ہیں۔ باب کا اہم پہلو یہ ہے کہ آپ ان اداروں اور افراد کی ذمہ داریوں اور کردار سے آگاہ ہو سکیں گے جو مقامی سطح پر آفات کے اثرات محدود کرنے کے لیے نہ صرف ذمہ دار ہیں بلکہ وسائل واختیارات کے بھی حامل ہیں۔

یہ باب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول کا سیشن 2.1 صوبہ پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان میں منتخب نمائندوں کے کردار اور ذمہ داریوں سے متعلق ہے۔ جبکہ سیشن نمبر 2.2 سرکاری اداروں کی ذمہ داریوں سے متعلق ہے۔
حصہ دوئم میں آزاد کشمیر کے سرکاری اداروں کے اختیارات اور ذمہ داریوں پر گفتگو کی گئی ہے۔

باب سوئم

اس باب کا بنیادی مقصد مقامی افراد کو خطرات، خدشات، کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کا اندازہ لگانے کے لیے تکنیک اور مہارتیں فراہم کرنا ہے۔ بنیادی تصوّرات کی مختصر تعریف پیش کرنے کے بعد خدشات کی شناخت، تجزیے اور جانچ پڑتال کے طریقہ کار پر گفتگو کی گئی ہے۔اس باب کے اختتام تک قارئین اشتراکی انداز میں مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال کر سکیں گے۔
اس باب میں 4 سیشن شامل کیے گئے ہیں۔ جن میں خدشات کی جانچ پڑتال کا تعارف اور خطرات، کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کی جانچ پڑتال کو تکنیکی لحاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

باب چہارم

اس باب کا مقصد شرکاء اور مطالعہ کرنے والوں کو آفات سے نپٹنے کی ضروری تیاریوں کی اہمیت اور طریقہ کار سے روشناس کروانا ہے۔ اس باب میں پانچ سیشن شامل کیے گئے ہیں۔ جن میں آفات کے دوران پیدا ہونے والی ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کے لیے درکار مہارتوں پر گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ معلومات واطلاعات کی ضرورت واہمیت‘ ہنگامی امداد کے مرکز کو سنبھالنے کے طریقہ کار‘ محفوظ انخلاء‘ نقصانات اور ضروریات کی تخمینہ سازی پر مرحلہ وار گفتگو کی گئی ہے۔

اس باب کے اختتام تک شرکاء نقصانات اور فوری ضروریات کی تخمینہ سازی کے چند بنیادی اصول سیکھنے کے علاوہ یہ بھی جان سکیں گے کہ ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریوں کے ذریعے نقصانات کا حجم ایک مناسب حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ حقیقی نقصانات اور فوری ضروریات کی تخمینہ سازی کے ذریعے متاثرین کو سہولت پہنچانے کے ساتھ ساتھ بحالی اور تعمیر نو کا راستہ ہموار کیا جا سکتا ہے۔

باب پنجم

اس باب کو تحریر کرنے کا مقصد شرکاء اور مطالعہ کرنے والوں کو خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت کے عمل اور طریقہ کار سے متعارف کروانا ہے۔ اس باب کے اختتام تک آپ خدشات میں کمی کیلئے عمومی طور پر اٹھائے جانے والے اقدامات سے متعارف ہونے کے ساتھ ساتھ خشک سالی‘ سیلاب‘ زلزلہ‘ لینڈ سلائیڈنگ اور سمندری طوفان کے خطرات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت بھی کر سکیں گے۔ اس باب میں چھ سیشن شامل کیے گئے ہیں۔ پہلا سیشن خطرات وخدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت کے موضوع پر ایک تعارف ہے جبکہ دیگر سیشن مخصوص خطرات کی نوعیت سے مخصوص اقدامات کی شناخت کیلئے مددگار رہوں گے۔

باب ششم

یہ باب تحریر کرنے کا بنیادی مقصد آفات اور ان کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کے مرحلہ وار عمل کی وضاحت کرنا ہے۔ شرکاء اور مطالعہ کرنے والوں کو یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ آفات سے بچاؤ اور ایک محفوظ مستقبل انکے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ وہ بہتر منصوبہ سازی اور اسکی بھرپور تعمیل کے ذریعے نہ صرف حالیہ نقصانات کا حجم کم کر سکتے ہیں بلکہ آفات سے نپٹنے کے رجحان کو ایک ورثے کے طور پر آنے والی نسلوں کو بھی منتقل کر سکتے ہیں۔

باب میں تحریر کردہ معلومات آپ کو آفات اور انکے اثرات میں کمی کیلئے تکنیکی معاونت فراہم کریں گی جبکہ منصوبہ سازی کے حقیقی عمل کی وضاحت سے آپ تخفیف آفات کے لیے ابتدائی منصوبہ سازی ترتیب دینے کے اہم نکات جان سکیں گے۔

مقامی سطح پرآفات کاانتظام وانصرام: ایک تعارف

مقصد:

مقامی سطح پرآفات کے انتظام وانصرام سے متعلقہ بنیادی تصورات پر مشتمل ہے۔خطرات وآفات میں فرق کی وضاحت کرتے ہوئے مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کی اہمیت وافادیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔باب اول میں چار سیشن شامل ہیں جن میں مقامی اورقومی سطح پر آفات کی صورتحال، درپیش خطرات اور مستقبل کے خدشات کو بیان کیا گیا ہے۔اس باب کے اختتام پر شرکاء جان سکیں گے کہ مختلف فریقین (کمیونٹی، سرکاری ادارے، غیرسرکاری تنظیمیں اورشہریوں کے گروہ وغیرہ) کی شمولیت سے وضع کردہ حکمت عملیوں کے ذریعے مقامی سطح پرآفات سے بچاؤ یا ان کے منفی اثرات میں کمی ممکن ہے۔

سیشن:

سیشن 1.1	پاکستان میں آفات کی عمومی صورتحال
سیشن 1.2	آفات کی عمومی وجوہات
سیشن 1.3	مقامی سطح پرآفات کاانتظام وانصرام: تصوّرات واصطلاحات
سیشن 1.4	مقامی سطح پرآفات کے انتظام وانصرام کی اہمیت

سیشن نمبر 1.1

پاکستان میں آفات کی عمومی صورتحال

پاکستان کئی طرح کی قدرتی اور غیر قدرتی آفات کے خدشات سے دوچار ہے۔ خطرات سے دوچار علاقوں میں انسانی آبادی کے علاوہ گھروں اور عمارات کی تعمیر میں غیر معیاری تعمیراتی سامان کا استعمال، غیر محفوظ اور خطرناک ذرائع روزگار اور غربت وغیرہ کی وجہ سے بھی پاکستان آفات کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے حوالے سے ایک کمزور ملک ہے۔ یہی نہیں بلکہ غیر معیاری نظام نیز بنیادی سہولیات کی کمی بھی آفات کے بعد لوگوں کو مزید کمزور بنا دیتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کی کمی، تعمیرات کے لیے محفوظ زمین کی عدم دستیابی، بکھری ہوئی آبادیاں، سخت موسم اور آفات کے بعد سڑکیں بند ہونے کے باعث تمام رابطے منقطع ہونے کی وجہ سے بھی لوگوں کی قوت مدافعت میں شدید کمی واقع ہوتی ہے۔

آفات کے بعد جہاں سہولیات کی عدم دستیابی ایسی آبادیوں کو مجموعی طور پر کمزور بناتی ہے وہیں چند سیاسی، گروہی اور مذہبی اقلیتی گروپ باقی آبادی سے کہیں زیادہ کمزور افراد کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ یہ گروہ جن میں خواتین، بوڑھے اور بچے بھی شامل ہیں دوسری مقامی آبادی سے کہیں زیادہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔

آٹھ اکتوبر 2005ء کو آنے والے زلزلے نے نہ صرف اس پہلو کو اجاگر کیا ہے کہ پاکستان خطرات میں گھرا ہوا ہے بلکہ پاکستان کی آفات سے نپٹنے کی کمزور صلاحیت کو بھی نمایاں کیا ہے۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ عوام سے لے کر فیصلہ ساز سیاستدان، میڈیا، سماجی کارکن، ترقیاتی کارکن اور بین الاقوامی مالیاتی ادارے اور تنظیمیں پاکستان کو درپیش تباہ کن خطرات اور خدشات کے بارے میں جان پائے ہیں۔

قدرتی خطرات

پاکستان کو درپیش قدرتی خطرات میں زلزلے، سیلاب، خشک سالی، لینڈ سلائیڈنگ، سمندری طوفان، سمندری زلزلے سونامی، دریائی و سمندری کٹاؤ، ہوا کے بگولے وغیرہ اہم ہیں۔
قدرتی و غیر قدرتی خطرات کے ساتھ ساتھ پاکستان کو کئی ایک غیر قدرتی خطرات[(i)] کا بھی سامنا ہے۔ غیر قدرتی خطرات معاشرتی بنیادوں کے ساتھ ساتھ کسی ملک کی معاشی اور ماحولیاتی نظام کو بھی ہلا کر رکھ سکتے ہیں۔ ان میں صنعتی، ایٹمی، ذرائع آمد و رفت سے متعلقہ حادثات، تیل اور زہریلی گیسوں کا اخراج، تابکاری، شہروں میں لگنے والی آگ اور معاشرتی تنازعات زیادہ اہم ہیں۔

(i) انسانوں کے اقدامات اور فیصلوں کے نتیجے میں پیش آنے والے خطرات غیر قدرتی خطرات کہلاتے ہیں۔ صنعتی ترقی اور توانائی کی پیداوار کا غیر محفوظ عمل، ماحولیاتی آلودگی، زہریلی گیسوں کا اخراج ڈیموں کا ٹوٹنا، غیر معیاری عمارتوں کا گرنا، بم دھماکے اور جنگیں وغیرہ انسان کے پیدا کردہ اور غیر قدرتی خطرات کہلاتے ہیں۔

پاکستان کو درپیش چند بنیادی خطرات کا مختصر جائزہ:

زلزلے

انڈو آسٹریلین پلیٹ[ii] جس پر انڈیا، پاکستان اور نیپال واقع ہیں، ساڑھے پانچ کروڑ سال سے مسلسل شمال کی طرف سرک رہی ہے۔ اسکے علاوہ انڈو آسٹریلین پلیٹ شمال کی جانب سے یوریشین پلیٹ (جو کہ دنیا کی تیسری بڑی پلیٹ ہے اور اس پر برصغیر پاک و ہند کے علاوہ کئی ایشیائی اور مغربی ممالک واقع ہیں) کے نیچے دھنس رہی ہے۔ اس کے واضح اثرات زلزلوں اور ہمالیہ کے بدلتے ہوئے موڈ کی شکل میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

آٹھ اکتوبر 2005ء کو آنے والا زلزلہ ایک ایسے علاقے میں آیا جہاں دو پلیٹوں کے ٹکراؤ سے ایک فالٹ لائن پہلے سے موجود تھی اور زلزلے کے ماہر حلقوں میں اس قسم کے زلزلے کی ایک عرصے سے توقع کی جا رہی تھی۔ اگرچہ یہ زلزلہ اپنے اثرات کے اعتبار سے انتہائی تباہ کن تھا لیکن اب بھی سائنسدان یہ سمجھتے ہیں کہ 1515ء یا اس سے بھی پہلے آنے والے زلزلے کے بعد جو توانائی زمین کے اندر بتدریج جمع ہوتی رہی ہے اس کا دس فیصد حصہ بھی اس زلزلے میں خارج نہیں ہوا۔ صوبہ بلوچستان میں مستقبل میں کسی بہت بڑے زلزلے کا خدشہ ہے۔

اس سارے عمل میں کوہ سلیمان، ہندوکش اور قراقرم کے پہاڑی سلسلے کی حدود میں آنے والے شمالی علاقہ جات، چترال، کشمیر (مظفر آباد) کوئٹہ، چمن، سبی، ژوب، خضدار، مکران کے ساحلی علاقے بشمول گوادر اور پسنی میں بڑے اور درمیانے درجے کے زلزلے آ سکتے ہیں۔ اسلام آباد، کراچی اور پشاور درمیانے درجے سے نکل کر اونچے درجے کے زلزلے کے خطرات کے دہانے پر کھڑے ہیں۔

بیسویں صدی میں پاکستان کو چار بڑے زلزلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان زلزلوں میں 1935ء میں کوئٹہ میں آنے والا تباہ کن زلزلہ، 1945ء میں مکران کے ساحلی علاقے میں آنے والا زلزلہ، 1976ء میں شمالی علاقہ جات میں آنے والا زلزلہ اور آٹھ اکتوبر 2005ء کو کشمیر اور صوبہ سرحد میں آنے والا ہولناک زلزلہ شامل ہیں۔ ان بڑے واقعات کے درمیان شمالی علاقہ جات اور کشمیر میں وقتاً وقتاً ایسے کئی چھوٹے چھوٹے زلزلے آئے جن کے اثرات محدود تھے اور ان سے مقامی طور پر ہی نپٹا گیا۔

خشک سالی

ایک لمبے عرصے تک بارشوں کا سلسلہ منقطع ہونے سے خشک سالی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس دوران اگر بارش ہو بھی جائے تو اس کے اثرات محدود ہوتے ہیں کیونکہ بارش کا پانی زمین میں جذب ہونے سے پہلے ہی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے۔ جانوروں اور درختوں کو زندہ رہنے کیلئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور انسانوں کو زندہ رہنے کیلئے پانی کے ساتھ ساتھ جانوروں، درختوں اور پودوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ پانی خوراک کی زنجیر کا ایک اہم حصہ ہے لہٰذا جب پودوں، گھاس اور درختوں کے خاتمے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو جانوروں کا خاتمہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اس

(ii) زمین کا ٹھوس اور اوپری حصہ جس کی زیادہ سے زیادہ موٹائی 9 کلومیٹر کی بیشی کے ساتھ 40 کلومیٹر اور کم سے کم موٹائی 15 کلومیٹر ہے، کرہ جامد یعنی زمین کا ٹھوس حصہ کہلاتا ہے۔ زمین کا یہ ٹھوس حصہ جس میں زمین کی اوپری پرت بھی شامل ہے 10 بڑے اور کئی چھوٹے حصوں میں تقسیم ہے۔ زمین کے ان اندرونی ٹھوس چٹانی حصوں کو پلیٹیں کہا جاتا ہے۔ زمین کے اندر کی یہ پلیٹیں جن کے اوپر بڑے بڑے براعظم واقع ہیں ایک سال میں کئی سنٹی میٹر سے زیادہ حرکت کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک پلیٹ کا نام انڈو آسٹریلین پلیٹ ہے۔ جس پر براعظم آسٹریلیا اور اسکے ارگرد کے سمندر واقع ہیں۔ ان میں برصغیر پاک و ہند بھی شامل ہے۔ اس پلیٹ کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ آسٹریلین پلیٹ اور قدرے چھوٹی انڈین پلیٹ اکٹھی حرکت کرنے لگی ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے یہ پلیٹیں علیحدہ علیحدہ حرکت کرتی تھیں۔

صورتحال میں انسانی زندگی سب سے زیادہ متاثر ہوتی ے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ خشک سالی زندگی کے پورے سلسلے کو ختم کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اگر خشک سالی کا دورانیہ ایک سے دو موسموں تک بھی محدود ہو تب بھی مقامی آبادیاں ایک لمبے عرصے تک کمزور دفاعی صلاحیتوں کے گھن چکر میں پھنس جاتی ہیں۔ چونکہ وہ خشک سالی کے دوران کوئی بھی فصل حاصل نہیں کر پاتے اور ان کے جانور بھی بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں اس لیے خشک سالی کے اثرات کم ہونے کے باوجود انہیں سرمائے کی کمی کے باعث فصلیں کاشت کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پاکستان میں خشک سالی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی خشک سالی نے غذائی تحفظ' مال مویشیوں کی پیداوار' ماحول اور قدرتی وسائل پر نتیجہ خیز اثرات مرتب کیے ہیں۔ کم بارشیں اور درجہ حرارت میں کمی بیشی پاکستان کے موسمی حالات کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے مجموعی رقبے کا 60 فیصد حصہ انتہائی خشک (بنجر) ہے جہاں پر سالانہ 200 ملی میٹر سے بھی کم بارشیں ہوتی ہیں۔ نمایاں خشک (بنجر) علاقہ جات میں چولستان' ڈیرہ غازی خان' ڈیرہ اسمٰعیل خان' کوہستان' تھرپارکر اور مغربی بلوچستان شامل ہیں۔ بلوچستان اور صوبہ سندھ میں سالانہ اوسطاً تقریباً 160 ملی میٹر بارشیں ہوتی ہیں جبکہ اسکے مقابلے میں صوبہ پنجاب میں 400 ملی میٹر سالانہ اور صوبہ سرحد میں تقریباً 630 ملی میٹر سالانہ بارشیں ہوتی ہیں۔ صوبہ بلوچستان کے جنوب مغربی حصے میں اوسطاً 50 ملی میٹر سے بھی کم بارشیں ہوتی ہیں۔ جبکہ بلوچستان کے شمال مشرقی حصے میں 400 ملی میٹر تک بارشیں ریکارڈ کی گئی ہیں۔ اسکے علاوہ پاکستان میں مختلف موسموں میں بارش کی اوسطاً مقدار میں کمی یا بیشی کی صورت میں تبدیلیاں بہت زیادہ ہیں۔ یعنی کسی خاص موسم میں کبھی تو بہت زیادہ بارش ہوتی ہے اور کبھی بہت کم۔ پاکستان کے نچلے جنوبی حصے کا موسم خشک اور شدید خشک ہے۔ ملک کے کچھ علاقے پورا سال انتہائی خشک رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ علاقے خشک سالی کی زد میں ہیں۔ یہاں تک کہ جنوبی صوبوں بلوچستان اور سندھ میں اوسطاً ہونے والی بارش کی مقدار میں ذرا سی کمی بھی پانی کی سطح کو مزید کم کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ علاقے خشک سالی کے مقابلے کے لیے مزید کمزور ہو جاتے ہیں۔ مذکورہ علاقے ہر دس سال میں سے دو سے تین سال تک خشک سالی کا سامنا کرتے ہیں۔

تاریخی اعتبار سے پاکستان کے تمام صوبے ماضی میں شدید خشک سالی کا سامنا کر چکے ہیں۔ حالیہ سالوں میں صوبہ بلوچستان' سندھ اور جنوبی پنجاب کو خشک سالی کی وجہ سے شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 1997ء سے 2002ء تک کے عرصے پر محیط شدید خشک سالی نے ذرائع روزگار کو شدید متاثر کیا جس کے نتیجے میں انسانی اموات کے ساتھ ساتھ ہزاروں افراد کو دوسرے علاقوں میں منتقل ہونا پڑا۔ اس سارے عمل میں مال مویشیوں کی ایک بڑی تعداد بھی ہلاک ہوگئی۔ حالیہ خشک سالی کی وجہ سے 120 انسانوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے' 22 لاکھ افراد متاثر ہوئے جبکہ 25 لاکھ مویشی ہلاک ہو گئے۔ اسکے ساتھ ساتھ 72 لاکھ مویشی خشک سالی کے اثرات کے نتیجے میں متاثر ہوئے۔ بلوچستان کے 26 اضلاع میں سے 23 اضلاع خشک سالی سے متاثر ہوئے جبکہ صوبہ سندھ کے تقریباً 6 اضلاع کو خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا۔ 2001ء کی خشک سالی کو ملکی تاریخ کی بدترین خشک سالی کہا جاتا ہے۔

سیلاب

پاکستان کے انتہائی شمالی پہاڑی علاقہ جات دریاؤں کو پانی فراہم کرنے کا ایک بنیادی ذریعہ ہیں۔ دریائی سیلاب خاص طور پر پنجاب اور سندھ کو متاثر کرتے ہیں جبکہ پہاڑی نالوں میں آنیوالے سیلابی ریلے صوبہ سرحد، بلوچستان اور وفاق کے زیر انتظام شمالی علاقہ جات کے کئی علاقوں میں تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح ضلع چارسدہ، مردان، نوشہرہ اور پشاور کو دریائے کابل کے سیلابی پانی سے خطرہ ہے۔

چونکہ کئی دریاؤں میں برف پگھلنے سے زیادہ پانی آتا ہے لہٰذا شدید گرمیوں میں درجہ حرارت بڑھنے کی وجہ سے سیلاب کا خطرہ دو چند ہو جاتا ہے۔ اس دوران موسم برسات کی وجہ سے نہ صرف دریاؤں میں پانی کی سطح بڑھنے سے بیشتر دیہی علاقے زیر آب آ جاتے ہیں بلکہ نکاسی آب کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے شہری زندگی بھی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ 2005ء میں ایک ہفتے کے دوران ہونے والی شدید بارشوں سے کراچی، حیدرآباد، لاہور اور دیگر کئی شہروں میں زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی تھی۔ اسکے علاوہ پاکستان میں ڈیموں کے ٹوٹنے سے بھی سیلاب آ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر فروری 2006ء میں ایک ہفتے کے دوران ہونے والی شدید بارشوں کی وجہ سے ایک ڈیم ٹوٹ گیا۔ جس سے بلوچستان میں پسنی کے مقام پر سیلاب آ گیا۔ ہر سال سیلابوں سے ہونے والے معاشی نقصانات پاکستان کی معیشت پر ایک بہت بڑا بوجھ ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھنے والا شعبہ زراعت متاثر ہوتا رہا ہے۔ 1947ء سے لے کر اب تک آنے والے دس بڑے سیلاب جہاں ایک طرف عوام کی زندگیوں میں تباہی لانے کا باعث بنے ہیں وہیں ملکی معیشت نے 225 ارب روپے (4 ارب امریکی ڈالر) کا نقصان بھی اٹھایا۔

لینڈ سلائیڈنگ (پہاڑی تودوں کا گرنا)

پاکستان کے شمالی علاقہ جات، آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد کے پہاڑی علاقے، پہاڑی تودوں کے خطرات سے دوچار ہیں۔ پہاڑی تودے اس وقت گرتے ہیں جب ڈھلوانی پہاڑی سلسلوں کے فطری استحکام میں دراڑیں پڑنا شروع ہوتی ہیں۔ پہاڑی تودے اچانک نہیں گرتے بلکہ ایسی صورتحال پیدا ہونے میں کچھ نہ کچھ وقت ضرور درکار ہوتا ہے۔ جن پہاڑوں اور ڈھلوانوں کی بنیادوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے ان کے کچھ حصے زیادہ نم اور کمزور ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ کمزور ہو کر بھرُ بھرا جاتے ہیں۔ آخر کار نمی سے بھرپور اور کمزور پہاڑی چٹانیں یا مٹی کے تودے اپنی بنیادیں چھوڑ دیتے ہیں اور جس طرف راستہ ملے اسی طرف لڑھک جاتے ہیں۔

کشمیر، شمالی علاقہ جات اور صوبہ سرحد کے کچھ پہاڑی علاقے پہاڑی تودے گرنے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ یہ علاقے لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے کا مقابلہ کرنے میں بہت زیادہ کمزور ہیں۔ اسکی ایک وجہ تو اس علاقے کی زمین کی خستہ ساخت اور کم عمر جغرافیائی خصوصیات ہو سکتی ہیں تاہم جنگلات کاٹنے کا تیزی سے بڑھتا ہوا رجحان پہاڑی تودے گرنے کی سب سے بڑی اور اہم وجہ ہے۔ 2005ء کے زلزلے میں کشمیر اور صوبہ سرحد کے عمودی پہاڑ بھربھری مٹی کی طرح ٹوٹ گئے۔ جن علاقوں تک عام حالات میں بھی رسائی مشکل ہے، پہاڑی تودوں نے وہاں تک پہنچنے کے تمام راستے بند کر دیئے۔ کچھ مقامات پر تو پہاڑ کا چوڑائی کے رخ پر تقریباً ایک کلومیٹر سے بھی زیادہ حصہ نیچے موجود وادی پر جا گرا۔ اس کے علاوہ ان علاقوں میں چھوٹے پیمانے پر اکثر لینڈ سلائیڈنگ ہوتی رہتی ہے۔ اور مقامی لوگ خدشات سے دوچار رہتے ہیں۔ تیزی سے کٹتے ہوئے

جنگلات کے نتیجے میں جنگلات پر مشتمل رقبہ 3.1 فیصد اور لکڑی کے ذخائز 5% سالانہ کم ہو رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں مستقبل میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔

سونامی

پاکستان کا کل ساحلی رقبہ 1,046 کلومیٹر پر مشتمل ہے جس میں سے 800 کلومیٹر کا رقبہ صرف مکران کی ساحلی پٹی پر مشتمل ہے۔ اگر چہ پاکستان کے زیادہ تر ساحلی علاقے ویران اور انسانی آبادیوں سے محروم ہیں اس کے باوجود صوبہ سندھ اور بلوچستان کے وسیع علاقے براہ راست سمندری طوفانوں کی زد میں ہیں۔

ماضی میں پاکستان میں سونامی جیسی آفت بھی ریکارڈ کی گئی ہے۔ 28 نومبر 1945ء میں پسنی کے جنوب میں مکران کے مقام پر سمندر میں 8.3 شدت کے زلزلے کی وجہ سے شدید سونامی آیا۔ سونامی کی وجہ سے سمندر کی لہریں 12-15 میٹر تک اونچی ہو گئیں جس سے پسنی اور ملحقہ علاقوں میں چار ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ سونامی اس قدر شدید تھا کہ اس کی لہریں ممبئی' انڈیا تک پہنچیں۔ سمندر میں آنے والے زلزلے کے مرکز سے تقریباً 450 کلومیٹر دور کراچی میں بھی سمندری لہریں 6 میٹر کی اونچائی تک پہنچ گئیں جس سے بندرگاہوں پر جہازوں کی آمدورفت متاثر ہوئی۔ اس علاقے میں سونامی آنے کا خدشہ بدستور موجود ہے۔ اگر چہ یہ بات بہت حد تک درست ہے کہ سونامی ایک گھنٹے کے اندر ساحلی علاقوں تک پہنچ سکتا ہے اور زلزلوں کے صحیح وقت کی نشاندہی کرنا ابھی انتہائی مشکل ہے پھر بھی پیشگی اطلاعات کا بہتر نظام بہت سارے نقصانات میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

سمندری طوفان / سائیکلون(i)

پاکستان کے ساحلی علاقے بالعموم اور صوبہ سندھ بالخصوص سمندر سے متعلقہ طوفانوں کی براہ راست زد میں ہیں۔ پاکستان کے ساحلی علاقے بشمول بلوچستان نہ صرف سمندری طوفانوں کے خطرے سے دوچار ہیں بلکہ آفات سے نپٹنے کے بنیادی انتظامات کی عدم موجودگی میں یہ علاقے بہت کمزور دفاعی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اگر ہم آفات کی تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ 1971 اور 2001 کے درمیان پاکستان کے ساحلی علاقوں میں چودہ (14) سمندری طوفان ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ 1999ء میں ٹھٹھہ اور بدین کے اضلاع میں آنے والا سمندری طوفان 73 آبادیوں کو بہا کر لے گیا جبکہ 168 افراد ہلاک اور تقریباً 6 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ اس طوفان نے املاک کو بھی شدید نقصان پہنچایا۔ جس میں گیارہ ہزار (11,000) مویشی ہلاک اور 1800 چھوٹی اور بڑی کشتیاں تباہ ہوئیں، جبکہ 642 کشتیوں کو شدید نقصان پہنچا جس سے مجموعی طور پر 280 ملین روپے کا نقصان ہوا۔ تعمیراتی ڈھانچے کو پہنچنے والا نقصان اس کے علاوہ تھا جو ایک اندازے کے مطابق 750 ملین روپے تھا۔

(i)(Typhoon)۔ سمندری بگولہ ہوا کا ایک ایسا طوفان جو عام طور پر سمندر کے اوپر آتا ہے لیکن جیسے ہی وہ سمندر کے گرم پانی (اگر سمندری پانی کا درجہ حرارت 6.5 سے زیادہ ہو) کو چھوتا ہے تو طوفان زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔ ہوا' ایک مرکز جسے ''آنکھ'' کہا جاتا ہے کے گرد سیدھی گھڑی (Clockwise) کی طرح گھومتی ہے۔ جب ہوا کی ایک مستحکم رفتار 74 میل فی گھنٹہ (119 کلومیٹر) کی رفتار تک پہنچتی ہے تو طوفان ایک ٹائی فون (Typhoon) یعنی سمندری بگولے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس سے سمندر کے اندر پانی کا ایک بہت بڑا بھنور بن جاتا ہے۔ تاہم ایک ہی طرح کے طوفان کو مختلف سمندری حدود کے حوالے سے مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ جنوب اور شمال مغربی بحرالکاہل میں سے اٹھنے والے سمندری بگولوں کو ٹائی فون جبکہ آسٹریلیا اور انڈین سمندر میں اٹھنے والے سمندری بگولوں کو Tropical Cyclone کہا جاتا ہے۔ اسی طرح شمالی بحراوقیانوس میں اٹھنے والے طوفان ہری کین (Hurricane) کہلاتے ہیں۔ تاہم اس علاقے میں آنے والے طوفانوں میں ہوا زمین کی حرکت کے حساب سے الٹی گھڑی (Anti-clockwise) کی طرح گھومتی ہے۔

حالیہ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے طوفانوں کی شدت اور تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ طوفان اپنے راستے بدل رہے ہیں۔یعنی کئی سال پہلے جو علاقے قدرے محفوظ سمجھے جاتے تھے طوفان اب ان علاقوں کا رخ بھی کررہے ہیں۔اب محفوظ علاقوں کا شمار کم خطرناک یا درمیانے درجے کے خطرناک علاقوں میں ہونے لگا ہے۔ جبکہ درمیانے درجے کے خطرناک علاقے شدید خطرات سے دو چار علاقوں میں شامل ہورہے ہیں۔ بین الاقوامی نقطہ نظر سے پاکستان سے ملحقہ ساحلی علاقوں میں سمندری طوفانوں کی تعداد اور شدت کم کہی جا سکتی ہے۔ساحلی علاقے عموماً نشیبی علاقے ہوتے ہیں اس لئے سمندری پانی کئی کلومیٹر تک پھیل جاتا ہے۔جس کے نتیجے میں زرعی زمین ایک لمبے عرصے تک کاشت کے قابل نہیں رہتی۔اس کے علاوہ سمندری طوفان کے نتیجے میں زمین سیم زدہ ہو جاتی ہے۔جس سے بعض اوقات کاشت کاری کے لیے کئی ماہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔اس طرح کے طوفانوں کو دو دھاری تلوار سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔یعنی سمندری پانی اپنے راستے میں آنے والی ہر شے کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا ہے اور شدید آندھی اور ہوا‘ بجلی ومواصلات کے نظام اور انسانی آبادیوں کو تہس نہس کر دیتی ہے۔

برفانی جھیلیں

شدید گرمی کی لہر کے نتیجے میں برف پگھلنے سے دریائے سندھ میں سیلاب آ سکتا ہے۔ دنیا کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ برفانی جھیلیں اور پہاڑوں پر جمی برف مستقبل میں ایک بڑے خطرے کا روپ دھار سکتی ہے۔ برفانی جھیلوں کے پگھلنے کے نتیجے میں اچانک آنے والے سیلاب کو ’’برفانی جھیلوں سے اچانک پھوٹنے والا سیلاب‘‘ کہا جاتا ہے۔ برفانی جھیلوں پر ہونے والی ایک حالیہ مطالعاتی رپورٹ کے مطابق انڈس بیسن (Indus Basin) کی 2420 برفانی جھیلوں میں سے 52 برفانی جھیلیں ممکنہ طور پر خطرناک ہیں

اور ’’برفانی جھیلوں سے اچانک پھوٹنے والے سیلاب‘‘ کا باعث بن سکتی ہیں۔شاید یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس طرح کے سیلاب جانوں اور املاک کے لیے انتہائی تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ مذکورہ مطالعاتی رپورٹ کے مطابق دنیا کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت برف کے پگھلنے کے عمل کو تیز تر کرسکتا ہے۔

برفانی تودے

پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور کشمیر کے علاقے کو برفانی تودوں سے بھی خطرہ ہے۔ان علاقوں میں بعض اوقات برف کے بڑے بڑے تودے ٹوٹ کر گر جاتے ہیں۔ مقامی آبادی اور سیاح اس خطرے کے مقابلے میں بہت زیادہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

مشق

1۔ گزشتہ صفحات میں دیئے گئے خطرات میں سے آپکے علاقے کو کون سے خطرات کا سامنا ہے؟

2۔ اپنے علاقے کو درپیش شدید، درمیانے اور معمولی درجے کے خطرات کی فہرست بنائیں۔

3۔ آپکے علاقے میں رونما ہونے والی آفات کی شدت کیا تھی اور یہ کس سال، ماہ یا موسم میں رونما ہوئے؟

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

سیشن نمبر 1.2

آفات کی عمومی وجوہات

معاشرتی تنازعات

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف مذاہب، فرقے، زبانیں، برادریاں، قبیلے اور رسم ورواج رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ ایک ہی ملک میں رہنے والے لوگوں کا مختلف طرز زندگی اور خیالات بعض اوقات مختلف گروہوں کے درمیان تنازعات کا باعث بھی بنتے ہیں۔ مثال کے طور پر 1980ء اور 1990ء کے درمیان پاکستان کو شدید فرقہ وارانہ تنازعات اور فسادات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ تنازعات اور فسادات جہاں متاثرہ گروہوں میں عدم تحفظ پیدا کرتے ہیں وہیں انسانی جانوں کے ضیاع اور املاک کے نقصانات کا باعث بھی بنتے ہیں۔

افغان جنگ کی وجہ سے بھی پاکستان کی معاشرتی زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ پاکستان نے دو دہائیوں تک لاکھوں افغان مہاجرین کو پناہ دی جن میں سے ایک کثیر تعداد آج بھی پاکستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہے۔ افغان مہاجرین کی اتنی بڑی تعداد کے دو دہائیوں تک پاکستان میں رہنے کی وجہ سے مقامی معاشرت میں بہت سے ایسے منفی رویے در آئے جو پاکستانی معاشرت کا حصہ نہیں تھے۔

کمزور دفاعی صلاحیتیں

کسی علاقے کا ماحول، آب وہوا اور زمین کی ساخت کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزور دفاعی صلاحیتیں تقریباً پورے علاقے کو ایک ہی طریقے سے متاثر کرتی ہیں۔ کسی بڑی آفت کے رونما نہ ہونے کی صورت میں بھی اس طرح کی کمزور دفاعی صلاحیتیں لوگوں کی زندگیوں کو قدرے مختلف انداز میں متاثر کرسکتی ہیں تاہم کسی بھی قدرتی یا غیر قدرتی آفت رونما ہونے کے دوران اور بعد میں معاشرے کے چند گروہ مختلف معاشرتی، سیاسی، سماجی اور معاشی وجوہات کی بنا پر بہت آسان شکار ثابت ہوتے ہیں۔ آفت کے دوران یا آفت کے بعد عورتوں، بچوں، بیماروں، معذوروں اور بزرگوں میں بہت ہی کم دفاعی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ گروہ آفات کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں اور دوسرے نسبتاً کم کمزور گروہوں کے مقابلے میں زیادہ نقصان کا سامنا کرتے ہیں۔ نیز ان کو آفات کے بعد دوبارہ سنبھلنے میں بھی زیادہ وقت اور وسائل درکار ہوتے ہیں۔ وسائل کی عدم دستیابی اور موثر و بھرپور امداد نہ ملنے کی صورت میں شدید کمزور دفاعی صلاحیتوں والے یہ گروہ ایک لمبے عرصے کے لیے غربت اور استحصال کے چکر میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ آفات سے نپٹنے کی تیاریوں میں عورتوں، بچوں، بزرگوں اور معذوروں پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مندرجہ بالا مختصر وضاحت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم پاکستان کی قدرتی خطرات کے مقابلے میں کمزور دفاعی صلاحیتوں کو کئی حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں :

1۔ ارضیاتی اور ماحولیاتی

اس میں زمین کی ساخت، ہیئت، شہروں اور خطرے کی زد میں آنے والی آبادیوں کا محل وقوع، مکانات کی ساخت اور ابتر فطری ماحول وغیرہ شامل ہیں۔

2۔ معاشرتی ومعاشی

غیر محفوظ ذرائع روزگار، خطرات کی زد میں آنے والے دیہی اور شہری علاقوں میں بڑھتی ہوئی غربت، انسانوں اور جانوروں کی خراب صحت، ناکافی سفری سہولیات، اطلاعات تک رسائی کا نہ ہونا، بنیادی سہولیات سے محرومی اور فطری ماحول کے خلاف کی گئی تعمیرات وغیرہ خطرے کی زد میں آنے والے علاقہ جات کی معاشرتی اور معاشی کمزوریوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

3۔ غیر محفوظ تعمیرات

آفات کے سامنے پاکستان ارضیاتی، ماحولیاتی، معاشرتی اور معاشی لحاظ سے کمزور دفاعی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں کم شدت کی آفات (سیلاب، زلزلے وغیرہ) بھی بہت زیادہ تباہی پھیلاتی ہیں۔ زیادہ نقصانات کی ایک بڑی وجہ خطرات زدہ علاقوں میں ہونے والی غیر محفوظ، غیر معیاری اور فطری ماحول سے مطابقت نہ رکھنے والی تعمیرات بھی ہیں۔ مثال کے طور پر پچھلی چند دہائیوں میں کشمیر، شمالی علاقہ جات اور بلوچستان میں مقامی طریقہ کار کے مطابق ہلکی چھتوں اور لکڑی کے زیادہ استعمال کے ساتھ کی جانے والی تعمیرات کی جگہ بھاری اور سیمنٹ وغیرہ کے استعمال سے کھڑی کی گئی تعمیرات نے لے لی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بجری، سیمنٹ اور سریے سے بنائی گئی عمارتیں موسم کی عمومی شدت سے محفوظ رکھتی ہیں۔ لیکن یہ تعمیرات اتنی مضبوط اور معیاری نہیں ہوتیں کہ زلزلے کا مقابلہ کرسکیں۔ خاص طور پر پہاڑی اور دیہی علاقوں میں ہونے والی تعمیرات انتہائی ناقص، غیر معیاری اور غیر محفوظ ہوتی ہیں جہاں لوگ پتھر چن کر گھر بناتے ہیں۔ 8 اکتوبر 2005ء کو آنے والے زلزلے سے ہونے والی تباہی کی اصل وجہ زلزلے کی شدت نہیں بلکہ وہ کمزور عمارتیں تھیں جو زلزلے کے جھٹکوں کو مدنظر رکھ کر تعمیر نہیں کی گئی تھیں۔ عمارتوں کی چھتوں کا وزن بہت زیادہ اور دیواریں مقابلتاً کمزور تھیں۔ کمزور دیواروں اور بھاری بھرکم چھتوں کے ساتھ عمارتیں زلزلے کے جھٹکوں کا مقابلہ نہیں کرسکتیں اور کم شدت کے جھٹکوں سے بھی زمین بوس ہوجاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں غیر محفوظ تعمیرات آفات کے منفی اثرات اور نقصانات کو دوگنا کر دیتی ہیں۔ پرانی عمارتوں کے اوپر نئی تعمیرات کرنے سے اور ایک عمارت کی تعمیر میں مختلف معیار کا تعمیراتی سامان استعمال کرنے سے بھی عمارت کمزور ہوجاتی ہے۔

4۔ جنگلات کا کٹاؤ

اصولی طور پر پاکستان کے کل رقبے کا 25 فیصد جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیئے تھا لیکن بدقسمتی سے پاکستان کا جنگلات اور سبزے پر مشتمل رقبہ کم ہوکر صرف 4 فیصد رہ گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام موسموں میں بالعموم اور موسم برسات میں بالخصوص پانی بغیر کسی رکاوٹ کے ان علاقوں تک بھی پہنچ جاتا ہے جو کچھ دہائیاں پہلے پانی کی تباہ کاریوں سے قدرے محفوظ تھے۔ ہمالیہ کے برفانی پہاڑوں پر برف پگھلنے کی وجہ سے سیلابوں اور لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ مزید بڑھ گیا ہے۔

5۔ سطح آب میں کمی

بلوچستان کے علاقے میں زیرزمین پانی کی مقداراورنوعیت کونظرانداز کرتے ہوئے بے تحاشا ٹیوب ویلوں کے قیام کی وجہ سے زیرزمین پانی کی سطح تیزی سے کم ہورہی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ ٹیوب ویلوں کا قیام وقتی طور پرلوگوں کے لیےسکون کا باعث ہے۔تاہم مستقبل میں یہی رحمت ، زحمت میں بھی تبدیل ہوسکتی ہے۔ پاکستان کے خشک علاقہ جات میں خشک سالی اور پانی کی کمی کے مسئلےکوحل کرنے کے لیےخشک زمین سے مطابقت رکھنے والی متبادل زرعی اجناس اور مال مویشیوں کے لیےمتبال انتظامات کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ایسے علاقے جہاں جانوروں کی خوراک کے ذرائع محدود ہیں وہاں متبادل ذرائع روزگارکوترقی دے کرمویشیوں کی آبادی کم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔تاکہ جانوروں کومعیاری اوربھرپورخوراک دستیاب ہوسکے۔ان اقدامات سے خشک سالی کا شکار رہنے والے علاقوں کی قوت مدافعت اوردفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ممکن ہے۔

6۔ دشوارگزار علاقہ جات

کشمیر' قبائلی علاقہ جات اورصوبہ سرحد کے پہاڑی علاقوں میں آبادلوگوں کی دفاعی صلاحیتیں شدید موسم' دشوارگزار راستوں اوربکھری ہوئی آبادیوں کی وجہ سے بہت کمزور ہوجاتی ہیں۔دشوارگزاراورزیادہ فاصلوں کی وجہ سے یہ علاقے اکثر مرکزی اورشہری ذہنیت رکھنے والے فیصلہ سازوں کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔اسکے علاوہ ان علاقوں میں تعمیراتی لاگت زیادہ ہونے کی وجہ سے صحت' تعلیم' پینے کے صاف پانی ' کچرے اورگندے پانی کے نکاس جیسے بنیادی نوعیت کے حامل ترقیاتی منصوبے بھی نظرانداز کردیئے جاتے ہیں۔ یہ تمام معاشرتی و معاشی مسائل خطرناک موسم' لینڈسلائیڈنگ اورجنگلات ودیگرنباتاتی زندگی کی تباہی کے ساتھ مل کران علاقوں میں رہنے والے افرادکی دفاعی صلاحیتوں کومزید کمزورکردیتے ہیں۔

7۔ خطرناک جگہ پرتعمیرات

پہاڑی علاقوں میں تعمیرات کے لیےمحفوظ زمین کی دستیابی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔بعض اوقات واضح طور پرخطرے میں گھری ہوئی زمین پرگھریا سڑک تعمیرکرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا۔خطرناک جگہوں پرتعمیرات کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔دنیا کے اکثر مما لک کواس مسئلے کا سامنا ہے لیکن ترقی پذیرمما لک بشمول پاکستان' پہاڑی علاقوں میں آفات کے سامنے قوت مدافعت والی عمارات کی تعمیر کے لیے نہ تو معیاری ساز وسامان دستیاب ہے اورنہ ہی تکنیکی مہارتیں۔اطلاعات کے ناکافی اورغیرمعیاری نظام کی وجہ سے بھی پہاڑی علاقوں کےلوگ بیرونی دنیااورحکام کواپنی مشکلات سے آگاہ نہیں کرسکتے۔دوسری طرف نشیبی علاقوں میں رہائش پذیرافرادبھی خطرات سے دوچاررہتے ہیں۔

8۔ شدید موسم

پہاڑی علاقوں میں کسی بھی قسم کی آفات رونما ہونے کے بعدامدادی سرگرمیوں کا زیادہ ترانحصارموسم پرہوتا ہے۔اگرآفت کے ساتھ ہی سردیوں کا موسم شروع ہوجائے توبرف باری کی وجہ سے امدادی سرگرمیوں میں شدید رکاوٹیں پیش آسکتی ہیں۔متاثرین مختلف وبائی امراض کا شکار ہوسکتے ہیں نیزان کا بیرونی دنیا سے رابطہ چند گھنٹوں سے لے کردنوں اورہفتوں تک کے لیےمنقطع ہوسکتا ہے۔اس صورت حال کوسامنے رکھتے ہوئے ضرورت اس امرکی ہے کہ خطرے کے شکارتمام علاقوں میں بالعموم اوردشوارگزارعلاقوں میں بالخصوص آفات سے نپٹنے کے مقامی سطح پر ایسے

مواصلاتی اور امدادی کاروائیوں کے نظام ترتیب دیئے جائیں جو مشکل سے مشکل حالات میں بھی کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

متفرق وشدید دباؤ

9۔ آبادی میں اضافہ

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی ملک کے معاشی' سیاسی اور ماحولیاتی پہلوؤں پر منفی انداز میں اثر انداز ہو رہی ہے۔1947ء سے لے کر اب تک پاکستان کی آبادی میں 35 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کی آبادی میں یہ تیز رفتار اضافہ جہاں آفات کے خدشات کو بڑھا رہا ہے وہیں پہلے سے کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مزید کمزور کر رہا ہے۔

بڑھتی ہوئی آبادی نے لوگوں کو ایسی خطرناک جگہوں پر رہائش اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے جو روائتی طور پر رہائش کے قابل نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر لوگ شدید سیلاب کے خطرے سے دوچار نشیبی علاقوں' ساحلی علاقوں اور خستہ حال اور غیر محفوظ پہاڑی زمین پر گھر بنانے پر مجبور ہیں۔ گنجان آبادی کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آلودہ پانی' ہوا اور مٹی لوگوں کی صحت اور معیار زندگی کو شدید متاثر کر رہی ہے۔ اونچے علاقوں میں آبادی میں اضافے کی وجہ سے ایندھن اور تعمیرات کیلئے لکڑی کے استعمال میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قدرتی وسائل کا اندھا دھند استعمال بڑھ رہا ہے۔ نئے درخت لگانے کے بجائے جنگلات کو کاٹا جا رہا ہے' جس کے نتیجے میں لینڈ سلائیڈنگ' مٹی کے کٹاؤ اور سیلابوں کی شدت اور تعداد میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ سیلابوں کے رخ میں بھی تبدیلی آئی ہے۔۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مزید کمزور ہونے سے بچانے کے لیے پاکستان کو آبای میں اضافے کے رجحان کو بدلنا ہوگا۔

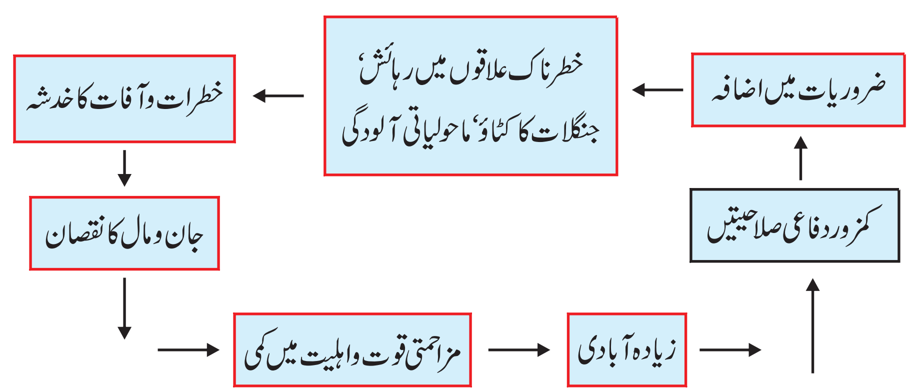

10۔ مویشیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ خشک سالی کے خطرے سے دوچار علاقوں میں جانوروں کی بڑھتی ہوئی آبادی نے ماحول کو تقریباً اسی انداز میں متاثر کیا ہے جس طرح بڑھتی ہوئی انسانی آبادی مجموعی ماحول پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ چونکہ تھرپارکر اور بلوچستان کے خشک علاقوں میں مویشوں کی تعداد دستیاب غذائی ذرائع سے کہیں زیادہ ہے اس لئے خوراک کے ذخیروں یعنی گھاس اور سبزے وغیرہ کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ملتا۔ نتیجتاً مقامی ماحول پر شدید منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور خشک سالی کا خطرہ بھی بڑھ رہا ہے۔ مقامی علاقوں کے قدرتی ماحول پر دباؤ کم کرنے کے

لئے متبادل روزگار کے ذریعے ان علاقوں میں جانوروں کی تعداد کم کرنے کی ضرورت ہے۔ خشک علاقہ جات میں رہائش پذیر افراد کی معیشت کا زیادہ تر انحصار مال مویشیوں پر ہے۔ تاہم اس رجحان کو بدلتے ہوئے کم مفید مویشیوں کو ایسے علاقوں میں منتقل کرنے کی ضرورت ہے جہاں غذائی ذخیرے وافر مقدار میں موجود ہیں تا کہ جانوروں کو مکمل غذائی تحفظ حاصل ہو سکے۔

11۔ شہری و صنعتی ترقی اور ماحولیاتی ابتری

کئی دوسرے ترقی پذیر ممالک کی طرح پاکستان بھی زرعی طرز معیشت سے جدید صنعتی معیشت میں داخل ہو رہا ہے۔ طرز معیشت کے اس عبوری دور میں جہاں نئے نئے ترقیاتی منصوبے سامنے آ رہے ہیں وہیں آبادی میں اضافے کے باعث شہر بھی بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی و ابتری میں اضافہ ہو رہا ہے اور میٹھے پانی کے ذخائر میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

شہروں کے تیزی سے پھیلنے کی ایک بڑی وجہ دیہی علاقوں میں بڑھتی ہوئی غربت بھی ہے۔ مختلف حکومتوں کی ترقیاتی سرگرمیوں اور سہولیات و خدمات کی فراہمی کا مرکز شہر رہے ہیں جبکہ دیہات میں ترقیاتی کاموں اور سہولیات و خدمات کی فراہمی جیسے بنیادی پہلو کو یکسر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے خواندہ اور ناخواندہ دیہی آبادی روزگار کی تلاش میں شہروں میں منتقل ہونا شروع ہو گئی۔ شہری طرز زندگی بہتر سہولیات کا متقاضی ہوتا ہے۔ شہری طرز زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے زیادہ زمین، ایندھن اور پانی کی ضروریات دیہی اور پہاڑی علاقوں کے وسائل کو استعمال کر کے پوری کی جاتی ہیں۔ وسائل کے اس طریقہ استعمال میں قدرتی وسائل پر بوجھ بے تحاشا بڑھ جاتا ہے۔ جنگلات کے کٹاؤ، زیر زمین ذرائع آب کا بے دریغ استعمال اور ترقیاتی کاموں کے لیے زمین کا زیادہ استعمال ماحول میں ابتری پیدا کرنے کی وجہ بنتا ہے۔ مختلف تحقیقی رپورٹس کے مطابق پاکستان میں بڑھتی ہوئی ماحولیاتی ابتری شدید بارشوں اور سیلابوں کا راستہ ہموار کر سکتی ہے۔ اس کے لیے جنگلات کے بڑھتے ہوئے کٹاؤ کی وجہ سے شمالی علاقہ جات اور کشمیر میں زمین کے کٹاؤ اور لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

12۔ موسمیاتی تبدیلیاں اور متلون مزاجی

WWF کے مشاہدے کے مطابق زمین کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت پاکستان کے موسمی حالات پر بھی منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ دنیا کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے نہ صرف مختلف موسموں کی ترتیب اور شدت میں تبدیلی آ رہی ہے بلکہ تازہ پانی کی فراہمی کا انداز بھی تبدیل ہو رہا ہے۔ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت نے حیاتیاتی تنوع کو بھی متاثر کیا ہے۔ پچھلی صدی کے دوران شمالی علاقہ جات میں درجہ حرارت، برف باری اور بارشوں کے رجحان کے تجزیے کے لیے ایک عالمی تنظیم GTZ نے واپڈا کے لیے ایک تحقیقاتی رپورٹ تیار کی، جس کے مطابق پچھلی ایک دہائی کے دوران سکردو کے مقام پر موسمی اور سالانہ درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے۔ یعنی درجہ حرارت میں 1.40 سینٹی گریڈ سالانہ اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح 1961ء سے موسم سرما کے درجہ حرارت میں موسم گرما کی نسبت 2.350 سینٹی گریڈ فی دہائی اضافہ ہوا ہے۔ بڑھتا ہوا درجہ حرارت فراسٹ لائن کو 400 میٹر تک اوپر منتقل کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے برفباری اور بارش کی ترتیب نیز گرمیوں کے دوران پگھلنے والی برف کی دستیابی متاثر ہو سکتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں قائم برفانی پہاڑوں کا تجزیہ کرنے والی تنظیم کے مشاہدے کے مطابق قراقرم کے برفانی پہاڑ پچھلے 30 سالوں سے مسلسل کم ہو رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق 1975ء ۔ 1990ء کے مقابلے میں 2000-1990 کی دہائی کے دوران

دریاؤں کی سطح آب میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ برف کے پگھلنے میں تیزی آ رہی ہے۔ ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ پاکستان کے برفانی پہاڑ تیزی سے پگھل رہے ہیں، جو بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کا واضح ثبوت ہے۔ درجہ حرارت میں پیدا ہونے والی یہ تبدیلیاں اگلی چند دہائیوں میں اچانک اور تباہ کن سیلابوں کے امکان کو مزید تقویت دے رہی ہیں۔

مشق

1۔ گزشتہ صفحات میں دی گئی عمومی وجوہات میں سے آپ کے علاقے میں آنے والی آفات کے نقصانات کی وجوہات کون سی ہیں؟ آفات سے نقصانات کی عمومی وجوہات کی اپنے علاقے کے مطابق درجہ بدرجہ فہرست بنائیں۔ اہم ترین وجہ سب سے پہلے تحریر کریں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

آگے بڑھنے سے پہلے مندرجہ ذیل مشق حل کیجئے۔

سوال: خطرات اور آفات میں کیا فرق ہے؟

جواب: اپنا جواب تحریر کرنے کے بعد اپنی تعریف کا موازنہ صفحہ نمبر 31 پر دی گئی عبارت سے کریں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

سیشن نمبر 1.3

مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام: بنیادی تصورات واصطلاحات

مقامی سطح یا کمیونٹی سے کیا مراد ہے؟

کمیونٹی ایک وسیع اصطلاح ہے۔ مقامی سطح اور کمیونٹی سے مختلف حالات اور مواقع پر مختلف معنی اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ مقامی سطح اور کمیونٹی کئی حوالوں سے پیچیدہ اصطلاحات ہیں۔ مثال کے طور پر عالمی سطح کے تناظر میں ایک ملک میں مرکزی نوعیت کے اقدامات مقامی سطح کے اقدامات کہلائیں گے۔ جبکہ وفاقی سطح کے مقابلے میں صوبائی سطح پر اٹھائے گئے اقدامات مقامی کہلائیں گے۔ اسی طرح ضلعی سطح پر اٹھائے گے اقدامات کے مقابلے میں یونین کونسل کی سطح پر اٹھائے گئے اقدامات مقامی کہلائیں گے۔ لہٰذا اس بات کی وضاحت انتہائی ضروری ہے کہ مقامی سطح سے کیا مراد لی جارہی ہے۔ اسی طرح کمیونٹی کے معنی بھی وسیع ہیں۔ ایک مخصوص جگہ پر رہنے والے چند گھرانے ایک کمیونٹی ہو سکتے ہیں۔ ایک مخصوص زبان بولنے والا گروہ ایک کمیونٹی ہوسکتا ہے۔ مخصوص دلچسپیاں اور مہارتیں، زبانیں، مذاہب اور فرقے رکھنے والے لوگ علیحدہ علیحدہ کمیونٹی کے اعتبار سے پہچانے جاسکتے ہیں۔

آفات کے مضمون میں کمیونٹی سے مراد وہ گروہ ہیں جن کو مشترکہ نوعیت کے خطرات کا سامنا ہے۔ جو ایک جیسی آفات کا شکار ہوتے رہے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ رنگ، نسل، زبان، مذہب، فرقوں اور مہارتوں کے اعتبار سے مختلف گروہ ایک علیحدہ کمیونٹی کی حیثیت رکھتے ہیں ایسے ہی اگر ایک مخصوص جغرافیائی حدود میں رہنے والے لوگ مشترکہ نوعیت کے خطرات سے دوچار ہوں، ان کی اہلیت اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کی نوعیت کم وبیش ایک جیسی ہو، تو وہ بلاامتیاز رنگ ونسل، مذاہب وفرقہ جات اور زبان ایک ہی کمیونٹی کہلائیں گے۔ مزید یہ کہ کمیونٹی کے اندر موجود مختلف گروہوں مثلاً بچوں، عورتوں اور بزرگوں کی اہلتیوں اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کی نوعیت مختلف ہوسکتی ہے۔

مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرم

مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام ایک ایسا عمل ہے جس میں خطرات سے دوچار مقامی افراد اور ادارے مل کر قدرتی یا غیر قدرتی خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے متحرک ہوجاتے ہیں۔ اس عمل میں مقامی افراد اور ادارے نہ صرف اپنے علاقے کو درپیش خطرات کی شناخت کرتے ہیں بلکہ ان کے تجزیے اور جانچ پڑتال کے ذریعے اپنی کمزور دفاعی صلاحیتوں پر قابو پانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام کرنے کا بنیادی اور اہم مقصد خطرات زدہ علاقے میں رہائش پذیر افراد کی اہلیتوں میں اضافہ کرتے ہوئے کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے تاکہ نقصانات کے حجم کو کم سے کم کیا جاسکے۔

اس عمل میں لوگ فیصلہ سازی میں شرکت کرتے ہیں اور آفات کے اثرات محدود کرنے کے اقدامات شناخت کرنے کے ساتھ مکمل اور بھرپور

منصوبہ سازی کے ذریعے ترتیب دی گئی سرگرمیوں پر عملدر آمد بھی کرتے ہیں۔

عام طور پر مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کا عمل مختلف مراحل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ان مراحل کی ترتیب مقامی آبادی کی معاشی' معاشرتی اور سیاسی صورتحال کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے۔ ان پر آفات وقوع پذیر ہونے سے پہلے بھی عمل کیا جا سکتا ہے اور آفات رونما ہونے کے بعد مستقبل کے نقصانات کو محدود کرنے کیلئے بھی۔ تمام مراحل ایک دوسرے سے باہم منسلک ہیں اور ہر مرحلے کی تکمیل اگلے مرحلے کے آغاز کی راہ ہموار کرتی ہے۔ یہ ترتیب منصوبہ سازی اور اس پر عملدر آمد کے ذریعے آفات کے موثر انتظام وانصرام کا ذریعہ بن سکتی ہے:

1۔ علاقے کا انتخاب

مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کا پہلا مرحلہ علاقے کا انتخاب ہے تاہم اس مرحلے کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

o غیر سرکاری ادارے

اگر کوئی غیر سرکاری ادارہ آفات کے انتظام وانصرام پر کام کر رہا ہے تو وہ مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر کمیونٹی/علاقے کا انتخاب کر سکتا ہے:

- ☆ کسی بھی کمیونٹی کو درپیش شدید خطرات کی وجہ سے۔
- ☆ منصوبے سے مستفید ہونے والے لوگوں کی تعداد کی بنیاد پر۔
- ☆ مقامی افراد کی منصوبے میں بھرپور اور متحرک شمولیت کے نمایاں امکانات کی بنیاد پر۔

o مقامی سطح پر خطرے کا ادراک

جن علاقوں میں بیرونی غیر سرکاری تنظیمیں یا سرکاری ادارے آفات کے انتظام وانصرام کا عمل شروع نہیں کرتے وہاں مقامی غیر سرکاری تنظیمیں یا شہریوں کے گروپ خطرے کا ادراک رکھتے ہوئے اس سے نپٹنے کے اقدامات اٹھا سکتے ہیں۔ چونکہ زیادہ تر حکومتی منصوبوں کا انحصار معاشی اور سیاسی بنیادوں پر ہوتا ہے اور وہ عموماً ایسے علاقوں کیلئے ترقیاتی اور حفاظتی اقدامات اٹھاتے ہیں جہاں سے انہیں ٹیکسوں کی مد میں زیادہ آمدن کی توقع ہو یا پھر سیاسی مفادات کا معاملہ درپیش ہو لہٰذا صحیح معنوں میں ضرورت مند علاقہ جات حکومتی سطح پر اکثر نظر انداز ہوتے رہتے ہیں۔

2۔ کمیونٹی کو درپیش خطرات کے بارے میں معلومات کا حصول اور مقامی افراد سے رابطہ۔

یہ آفات کے انتظام وانصرام کا دوسرا مرحلہ تصور کیا جاتا ہے۔ اگر آپ ایک غیر سرکاری تنظیم ہیں اور کسی خاص کمیونٹی میں پروگرام کا آغاز کرنا چاہتے ہیں تو اس علاقے کو منتخب کرنے کے بعد آپ لوگوں کو درپیش خطرات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں گے۔ مقامی افراد کی شمولیت کو یقینی بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ مقامی افراد اور اداروں سے رابطہ بھی کیا جائے گا۔

دوسری صورت میں اگر آپ مقامی تنظیم یا شہریوں کا گروپ ہیں تو آپ اپنے علاقے کو درپیش خطرات کی نوعیت سے بہتر طور پر آگاہ ہوں گے۔

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ کو معلومات کی ضرورت نہیں۔ مقامی افراد تاریخ میں آنے والی آفات کی نوعیت‘ شدت اور دورانیے کو جاننے کیلئے مقامی اداروں یا بزرگ افراد کی مدد لی جاسکتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شمولیت کے لیے آپ کو اپنے محلّہ‘ گاؤں یا ضلع کی سطح پر لوگوں کو قائل کرنا ہوگا کہ آفات کا انتظام وانصرام ان کے ذاتی تحفظ کیلئے ضروری ہے۔ اگر آپ ایک ایسی کمیونٹی میں کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس سے براہ راست آپ کا تعلق نہیں تو آپ کو کئی طرح کی مشکلات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ آفات کے ماہرین نے ان مشکلات کا مقابلہ کرنے اور مقامی افراد کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کیلئے کئی راہنما اصول اور تجاویز مرتب کی ہیں جن کے مطابق بیرونی تنظیموں اور افراد کے لیے ضروری ہے کہ وہ منتخب کردہ کمیونٹی کی مجموعی آبادی سے مکمل طور پر آگاہ ہوں۔ کمیونٹی میں موجود اقلیتی اور اکثریتی گروہوں کے تناسب سے آگاہی رکھتے ہوں۔ بیرونی تنظیموں کیلئے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ مقامی علاقے کی معاشی سرگرمیاں کس نوعیت کی ہیں اور ذرائع روزگار کا انحصار کس چیز پر ہے نیز کمزور دفاعی صلاحیتیں رکھنے والے گروہ کون سے ہیں اور وہ کس طرح کے علاقے میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ عین ممکن ہے کہ ابتداء میں کمیونٹی آپ کے منصوبے کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھے اور آپ کو بیرونی عناصر تصوّر کرتے ہوئے سمجھے کہ شروع کردہ منصوبہ سے آپ کے ذاتی مفادات جڑے ہوئے ہیں۔ آفات کے ماہرین کے مطابق ایسی صورت میں ضروری ہے کہ بیرونی تنظیم مقامی کمیونٹی کی روایات‘ کلچر‘ مذہب اور اعتقادات کو سمجھتے ہوئے ان سے میل جول بڑھائے اور اعتماد کی فضاء پیدا کرے۔

مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کا دوسرا مرحلہ جتنا اہم ہے اتنا مشکل بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ ایسا نہیں کہ صرف بیرونی تنظیم کو ہی مشکلات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ اگر آپ مقامی تنظیم یا شہریوں کا گروپ ہیں تو آپ کو بھی آفات کے انتظام وانصرام کے دوسرے مرحلے میں مشکلات درپیش آسکتی ہیں لیکن ان مسائل کی نوعیت نسبتاً مختلف ہوگی۔

محض سیاسی بنیادوں پر بھی کمیونٹی کا ایک بڑا حصہ آپ کے منصوبے میں شمولیت سے انکار کرسکتا ہے۔ چونکہ آپ کا تعلق اسی علاقے سے ہے جہاں آپ آفات کے انتظام وانصرام کا منصوبہ شروع کرنا چاہتے ہیں لہٰذا لوگ آپ کے خاندانی پس منظر‘ سیاسی اور مذہبی خیالات سے بہتر طور پر آگاہ ہوں گے۔ ہوسکتا ہے کہ ان وجوہات کی بنیاد پر آپ کو محض تنقید برائے تنقید کا سامنا کرنا پڑے اور اعتماد کی فضاء پیدا کرنے میں نسبتاً زیادہ وقت لگے۔ اپنے علاقے میں منصوبہ شروع کرنے سے جہاں چند مشکلات پیش آسکتی ہیں وہیں آپ کو ایک وسیع حلقے کی حمایت بھی آسانی سے حاصل ہوسکتی ہے جس میں ایک غیر مقامی یا بیرونی تنظیم کو زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

ان مشکلات سے نپٹنے کیلئے ضروری ہے کہ مقامی طور پر آفات کے انتظام وانصرام کے پروگرام کا آغاز کرنے والے گروپ منصوبے کو اجتماعی اور ذاتی مفاد سے جوڑیں اور اختلاف کرنے والے افراد یا گروپوں کو بھی منصوبے سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کریں۔ چونکہ آفات کا موضوع انسانی زندگی اور تحفظ سے جڑا ہوا ہے اس لئے کچھ عرصے کے بعد اختلاف رائے رکھنے والے لوگ بھی آپ کے ساتھ شامل ہوجائیں گے یا اپنے طور پر آفات کے انتظام وانصرام کی کوششیں شروع کردیں گے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ بعد شروع کیے گئے منصوبے کے مثبت نتائج کسی نہ کسی حد تک مقامی آبادی کو نظر آنا یا محسوس ہونا شروع ہوجائیں۔

3۔ خدشات کی جانچ پڑتال

مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کا تیسرا مرحلہ خدشات کی جانچ پڑتال ہے۔آ گ لگنے سے جھلسنے کا خدشہ ہوسکتا ہے' سفری حادثے سے زخمی ہونے کا خدشہ ہوسکتا ہے' سردی لگنے سے نمونیا ہونے کا خدشہ ہوسکتا ہے' امتحانات کی تیاری نہ کرنے سے فیل ہونے کا خدشہ ہوسکتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی قدرتی یا غیر قدرتی آفت سے ممکنہ طور پر پہنچے والے نقصان کو آفات کے مضمون میں خدشہ کہیں گے۔ چونکہ آفات کے انتظام وانصرام کا بنیادی مقصد ہی لوگوں کو نقصانات سے محفوظ رکھنا ہے۔اس لئے ممکنہ طور پر پہنچ سکنے والے نقصانات کی وجوہات' ان سے بچنے کے طریقہ کار اور ان کو ٹالنے کے امکانات کا ہر پہلو سے جائزہ لینا خدشات کی جانچ پڑتال کہلائے گا۔

خدشات کی بھرپور جانچ پڑتال کے کے دوران تجزیہ کیا جاتا ہے کہ کمیونٹی کو کس قسم کا خطرہ ہے۔ خطرے کی شدت کیا ہوسکتی ہے۔خطرے سے کس قسم کے نقصانات پہنچ سکتے ہیں' وہ کون سے اہلیتیں ہیں جو نقصانات کے حجم کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔سب سے شدید نوعیت کا خطرہ کون سا ہے اور کس سطح کے خطرات نظر انداز کیے جاسکتے ہیں ۔مختلف نوعیت کے خطرات کی بھرپور چھان بین کے بعد یہ طے کیا جاتا ہے کہ کن خطرات سے نپٹنے کے لیے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے اور کن خطرات کے ساتھ زندگی گزاری جاسکتی ہے۔

خدشات کی جانچ پڑتال کو سمجھنے کیلئے مندرجہ ذیل جدول سے مدد لیں۔

نمبر شمار	کمیونٹی کو کس قسم کے خطرات کا سامنا ہے	زلزلہ' لینڈ سلائیڈنگ' سیلاب' امراض وغیرہ
1	خطرات کی شدت کیا ہوسکتی ہے؟	شدید' درمیانی' معمولی
2	خطرے سے کس قسم کے نقصانات پہنچ سکتے ہیں؟	جانی نقصانات' مالی نقصانات' ماحولیاتی نقصانات' معاشی ومعاشرتی نقصانات' خطرے کی زد میں آنے والے عناصر کا تجزیہ
3	سب سے شدید نوعیت کا خطرہ کون سا ہے؟ یعنی ترجیحات طے کرنا۔	کمزور اور خستہ تعمیری ڈھانچہ' جنگلات کا کٹاؤ' بڑھتا ہوا درجہ حرارت' مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کے منصوبوں کی عدم موجوگی وغیرہ۔ زلزلہ' لینڈ سلائیڈنگ۔
4	کس سطح کے خطرات کے ساتھ زندگی گزاری جاسکتی ہے؟	معمولی یعنی موسمی بیماریاں وغیرہ۔
5	خدشات میں اضافہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟	
6	خدشات کا حجم کم کرنے میں مددگار عناصر کون سے ہیں؟	مقامی علوم اور مہارتیں' جدید مہارتوں کا حصول' مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کے منصوبے۔

مندرجہ بالا جدول میں فراہم کی جانے والی معلومات محض مثال کے طور پر استعمال کی جارہی ہیں۔آپ اپنے علاقوں کو درپیش خطرات کی نوعیت سے ترجیحات طے کر سکتے ہیں۔

4۔ آفات کے انتظام وانصرام کے ابتدائی منصوبہ جات کی تشکیل

تیسرے مرحلے میں زیادہ سے زیادہ افراد کی شمولیت کے بعد آفات کے انتظام وانصرام کے ابتدائی منصوبہ جات تشکیل دیئے جاتے ہیں۔اس میں لوگ خود آفات وخدشات کو محدود کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت کرتے ہیں جن کا بنیادی مقصد مقامی افراد اور اداروں کی آفات سے نپٹنے کی اہلیتوں میں اضافہ اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔اقدامات شناخت کرنے کے بعد ان پر عملدرآمد کرنے کے دورانیے اور ذمہ دار افراد وداداروں کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ بجٹ بھی بنایا جاتا ہے۔

5۔ منصوبہ جات پر عملدرآمد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ خدشات کی جانچ پڑتال میں مقامی افراد اور اداروں کی بھرپور شمولیت سے ہی جامع اور حقیقی منصوبہ جات تشکیل دیے جاسکتے ہیں۔اسی طرح مقامی افراد اور اداروں کی شمولیت کے بغیر منصوبہ جات پر حقیقی معنوں میں عملدرآمد ممکن نہیں۔منصوبہ جات میں شناخت کردہ سرگرمیوں پر مقامی لوگوں کے ذریعے اوران کے ساتھ مل کر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

6۔ منصوبہ جات کی نگرانی

تصور کیجئے کہ آپ کے علاقے میں ایک سڑک تعمیر کی جارہی ہے۔آپ چاہے طالب علم ہیں یا ڈاکٹر' کسان ہیں یا گھریلو خاتون' اس سڑک کی توڑ پھوڑ آپ پر اثر انداز ہورہی ہے۔اگر وہ سڑک مقررہ وقت کے اندر تعمیر ہو جاتی ہے تو آپ کے لیے رحمت بصورت دیگر زحمت کا باعث ہوگی۔چونکہ زحمت کے زیادہ امکانات ہیں لہٰذا اگر مقامی افراد سڑک بنانے کے منصوبے میں کسی نہ کسی طور پر شریک ہیں تو وہ اس کے معیار' اخراجات اور مقررہ وقت پر تعمیر کے اہداف کے حصول کیلئے منصوبہ کی نگرانی بھی کر سکتے ہیں۔مقامی افراد کی نگرانی کے عمل میں شمولیت سے زیادہ تر سرگرمیاں معیاری انداز میں بروقت مکمل کرلی جائیں گی۔

اسی طرح مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کے منصوبوں کی نگرانی میں مقامی افراد کی شمولیت انتہائی ضروری ہے۔اس طرح سے وہ جان پائیں گے کہ آیا مقرر کردہ اہداف پورے ہو بھی رہے ہیں یا نہیں۔

7۔ منصوبوں کی جانچ پڑتال اور تجزیہ

منصوبوں کی جانچ پڑتال اور تجزیہ پہلے تین ماہ کی سرگرمیوں کے اختتام پر کیا جانا چاہیئے تا کہ مستقبل کی سرگرمیوں کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔منصوبوں کی جانچ پڑتال اور تجزیے کے ذریعے فریقین یہ جان پاتے ہیں کہ سرگرمیوں پر عملدرآمد کے دوران کون سے نئے پہلو سامنے آئے ہیں' منصوبے کی خامیاں کیا ہیں اور اس میں بہتری کس طرح لائی جاسکتی ہے۔بعض اوقات منصوبے کی تکمیل کے بعد منصوبے کی جانچ پڑتال اور تجزیہ کیا جاتا ہے جس میں یہ بتایا جانا مقصود ہوتا ہے کہ کیا منصوبہ مقرر کردہ اہداف مکمل کر چکا ہے۔

ماہرین کے مطابق منصوبہ جات کی جانچ پڑتال اور تجزیہ اس کام کے ماہر ہی کر سکتے ہیں۔تاہم وہ یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ منصوبے کی عمومی کامیابی

کا اندازہ لگانے کیلئے منصوبہ شروع کرنے سے پہلے اور تکمیل کے بعد کی صورتحال کا موازنہ کر کے دیکھائے جائے کہ منصوبے سے مقامی سطح پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ منصوبہ جات کی اس جانچ پڑتال میں منصوبوں سے مستفید ہونے والی کمیونٹی کی بھرپور شمولیت انتہائی ضروری ہے۔

بنیادی اصطلاحات وتصورات

عام طور پر اصطلاحات وتصورات تربیتی کتابچوں کے شروع میں ہی دے دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم نے تصور کیا ہے کہ قدرتی یا غیر قدرتی آفات ایک ایسا مضمون ہے جس سے عام افراد کسی نہ کسی حد تک آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف مراحل کو بھی بخوبی شناخت کر سکتے ہیں۔

اب آپ اپنے علاقے کو درپیش خطرات کی نوعیت اور وجوہات سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کے مختلف مراحل سے بھی متعارف ہو چکے ہیں۔ لیکن آفات کے انتظام وانصرام کے مختلف منصوبہ جات تشکیل دینے کے لیے ضروری ہے کہ چند ایسی اصطلاحات کا تعین کر لیا جائے جو کمیونٹی کے تمام افراد کیلئے یکساں معنی رکھتی ہوں تاکہ بغیر کسی ابہام کے اگلے ابواب سے مستفید ہوا جا سکے۔

خطرہ

خطرہ! یہ لفظ سن کر آپ کے ذہن میں جو تصویر بنتی ہے اس کا تعلق اکثر آپ کے علمی، پیشہ ورانہ یا معاشرتی پس منظر سے ہوتا ہے۔ مثلاً اگر آپ کا تعلق طب کے شعبے سے ہے تو خطرے کا لفظ سن کر شاید بیماری یا وباء وہ پہلا تصور ہوگا جو آپ کے ذہن میں آئے گا۔ اس طرح تعمیرات کے شعبے سے تعلق رکھنے والے کا دھیان عمارت یا دیگر تنصیبات کی ممکنہ ٹوٹ پھوٹ کی طرف جائے گا اور فوجی کے کانوں میں شاید توپوں کی دھائیں دھائیں گونجنے لگے۔ اگر آپ اس کتابچے کا مطالعہ کر رہے ہیں تو یقیناً آپ کی ذاتی، پیشہ ورانہ یا رضا کارانہ دلچسپی اس شعبے سے ہے جس کا تعلق آفات کے اثرات کو کم کرنے سے ہے۔ دیگر تمام شعبہ جات کی طرح اس شعبے میں بھی الفاظ کو ان کے مخصوص اصطلاحی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارے شعبے میں خطرے کی ایک جامع تعریف کچھ یوں کی جاتی ہے:

> ایک ممکنہ واقعہ جو کسی خاص وقت اور خاص علاقے میں انسانی، معاشرتی، معاشی یا ماحولیاتی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ تباہی جزوی بھی ہو سکتی ہے اور مکمل بھی، اس خطرے کے پیچھے قدرتی عوامل بھی ہو سکتے ہیں اور غیر قدرتی بھی۔

اس تعریف میں لفظ ''ممکنہ'' کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ گویا ''خطرہ'' ایسے واقعہ کی جانب اشارہ کرتا ہے جو ابھی رونما نہیں ہوا مگر اس کے رونما ہونے کا امکان ہے۔

اس بازی گر کو غور سے دیکھیے!!

بازی گر ایک مضبوطی سے تنے ہوئے رسے پر چل رہا ہے۔ ممکن ہے کہ بازی گر کامیابی سے رسے کے دوسرے کنارے پر پہنچ جائے لیکن یہ بھی عین ممکن ہے کہ وہ زمین پر گر جائے۔ ابھی تک بازی گر زمین پر

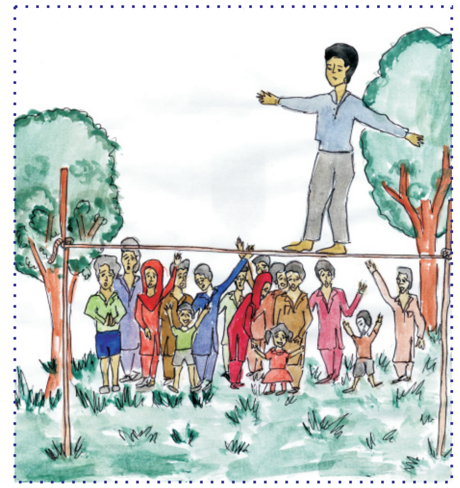

گرا نہیں لیکن گرنے کے امکانات کو مکمل طور پر رد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ وہ تمام تر مہارت کے باوجود زمین پر گر جائے۔

ذرا سوچیں کہ پھر کیا ہوگا؟؟؟

بازی گر کے مستقبل قریب کے بارے میں غور کرنے کے ساتھ ساتھ خطرے کی تعریف میں لفظ ''ممکنہ'' کی اہمیت پر غور کریں۔ آپ حقیقتاً جان جائیں گے کہ ''خطرہ'' ایک ایسے امکان کا نام ہے جو ابھی تک رونما ہوا تو نہیں لیکن ہو سکتا ہے۔

خطرے کی اقسام

کوئی بھی منفی اور انہونا واقعہ انسان کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجانے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے اور خطرے کا لفظ آپ کے لیے کوئی نیا بھی نہیں۔ پہلی مرتبہ سننے، سوچنے اور محسوس کرنے کے ساتھ ہی تمام خطرات کم و بیش ایک ہی طرح کے محسوس ہوتے ہیں لیکن آفات کے مضمون میں خطرات کی دو اقسام ہیں۔

i۔ قدرتی خطرات

ii۔ غیر قدرتی خطرات

i۔ قدرتی خطرات

آج کی تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں اکثر قدرتی خطرات بھی انسانوں کے فطرت سے متصادم اقدامات اور منصوبوں کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ دنیا کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت ہو یا خشک سالی، سمندری کٹاؤ ہو یا پہاڑی تودوں کا گرنا، ظاہری طور پر ان قدرتی خطرات میں انسانی ہاتھ کارفرما نظر آتا ہے اور انسان اپنے ہاتھوں سے اپنی ہی دنیا تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اس حقیقت سے قطع نظر قدرتی خطرات کی تعریف یوں بیان کی جا سکتی ہے:

ایک ایسا فطری عمل جو وسیع پیمانے پر انسانوں، تعمیرات، ماحول، قدرتی اور معاشی وسائل کو نقصان پہنچا سکتا ہو یا تباہ کر سکتا ہو قدرتی خطرہ کہلائے گا۔

مختلف علاقوں میں رہنے والوں کو مختلف اقسام کے قدرتی خطرات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بعض علاقوں میں طوفانی بارش اور ہوا کے جھکڑ اہم خطرے کی حیثیت رکھتے ہیں تو بعض مقامات پر سمندری طوفان اور بگولے تباہی مچا سکتے ہیں۔ کچھ علاقے ایسے جغرافیائی خطوں میں واقع ہوتے ہیں جہاں زلزلوں کا آنا معمول کا حصہ ہے۔ اسی طرح پہاڑوں کی آتش فشانی، جنگلوں کی آگ، پہاڑی تودوں کا گرنا، دریائی اور سمندری پانی کی وجہ سے زمین کا کٹاؤ اور سونامی وغیرہ مختلف جغرافیائی خطوں میں خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔

دنیا میں بڑھتی ہوئی آفات اور بظاہر تیزی سے ترقی کرتی ہوئی دنیا میں قدرتی اور غیر قدرتی آفات کے درمیان فرق محسوس کرنا قدرے مشکل ہو گیا ہے۔ مثال کے طور پر کسی خاص علاقے کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کیلئے تعمیر کردہ حفاظتی بند کسی دوسرے علاقے کیلئے تباہ کن سیلاب کا باعث بن سکتا ہے۔

جو لوگ سمندر سے ملحقہ علاقوں میں رہتے ہیں شائد وہ بہتر طور پر جانتے ہوں گے کہ پاکستان کے ساحلی علاقوں ٹھٹھہ، بدین یا مکران وغیرہ میں سمندر کے اندر ساحل کے قریب خودرو جھاڑیوں اور درختوں کے جنگلات ہوتے ہیں۔ سمندری طوفان کی شدت کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ہیں اور ایک طرح سے انسانی آبادیوں کیلئے حفاظتی حصار کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ یہ ان علاقوں میں اُگتے ہیں جہاں دریاؤں کا میٹھا اور سمندر کا نمکین پانی ملتے ہیں۔ میٹھے پانی کے بہاؤ میں ڈیم وغیرہ بننے سے جو کمی آتی ہے وہ ان جنگلات کی بتدریج موت کا سبب بنتی ہے، اور اس طرح انسانی آبادیوں کیلئے حفاظتی حصار کا کام دینے والے یہ جنگلات دھیرے دھیرے کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا بحث کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کوئی بھی آفت مکمل طور پر قدرتی نہیں ہوتی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قدرتی ماحول میں تبدیلیاں آنا ناگزیر ہیں لیکن انسان کی اپنے ماحول سے عدم توجہی اور فطرت سے متضاد اقدامات نہ صرف قدرتی آفات کی راہ ہموار کرتے ہیں بلکہ قدرتی آفات کی تعداد اور شدت میں اضافے کا سبب بھی بنتے ہے۔

ii۔ غیر قدرتی خطرات

اگرچہ قدرتی آفات کے رونما ہونے میں کہیں نہ کہیں انسانی ہاتھ کارفرما ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ہم ان کو مکمل طور پر غیر قدرتی آفات نہیں کہہ سکتے، تاہم کچھ آفات ایسی ہوتی ہیں جو مکمل طور پر غیر قدرتی ہوتی ہیں اور چند احتیاطی تدابیر اختیار کر کے ان سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ آفات کی یہ قسم انسانوں کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات اور فیصلوں کے نتیجے میں کسی خاص گروہ، قوم یا پورے معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔

صنعتی ترقی، توانائی کی پیداوار اور ترقیاتی منصوبے عام طور پر معاشرے کے فائدے کے پیش نظر ہی ترتیب دیئے جاتے ہیں مگر مختلف وجوہات کی بناء پر یہی عمل نئے خطرات کی وجہ بھی بن سکتا ہے۔

مثال کے طور پر صوبہ پنجاب کے ضلع قصور میں چمڑے کی صنعت کئی حوالوں سے قومی خزانے میں اضافے کا باعث ہے لیکن وہاں کام کرنے والے کارکنوں کے ساتھ ساتھ ملحقہ علاقوں میں رہنے والے لوگوں پر اس صنعت کے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف توانائی کی پیداوار کیلئے ڈیموں کی تعمیر ناگزیر ہے لیکن درکار توانائی کی پیداوار کا غیر محفوظ عمل وسیع پیمانے پر تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔

غیر قدرتی خطرات کی تعریف کچھ یوں کی جا سکتی ہے۔

> ایسے خطرات جو انسانوں کے اپنے فیصلوں اور اقدامات کے نتیجے میں کسی مخصوص گروہ، قوم یا پورے معاشرے پر اثر انداز ہوتے ہیں غیر قدرتی خطرات کہلاتے ہیں۔ آلودگی، صنعتوں سے زہریلی گیسوں کا اخراج، آلودہ پانی، ڈیموں کا ٹوٹنا، فاضل مادے، بم دھماکے، جنگیں، فرقہ وارانہ فسادات، گروہی تصادم اور تہذیبوں کے درمیان تصادم وغیرہ غیر قدرتی خطرات کی مختلف شکلیں ہیں۔

آفت

خطرے کی طرح ''آفت'' کا لفظ سن کر بھی آپ کے ذہن میں جو تصویر بنتی ہے اس کا تعلق اکثر آپ کے علمی، پیشہ وارانہ یا معاشرتی پس منظر سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم کیلئے امتحانات میں فیل ہو جانا بہت بڑی آفت ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات کسی ناپسندیدہ مہمان کی آمد کو بھی ''آفت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایک کسان کیلئے بروقت بارش نہ ہونا آفت ہو سکتا ہے اور بے وقت کی بارش بھی اس کے نزدیک آفت ہی ہو گی۔ اگرچہ سفری حادثات بھی ''آفت'' ہی کی ایک شکل ہیں لیکن ہم انہیں قدرت کی رضا مان کر محض ایک حادثہ قرار دے دیتے ہیں۔ اسی طرح مختلف لوگوں کے لیے آفت کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن ایک بات حقیقت ہے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں ''آفت'' کا لفظ اکثر استعمال کرتے ہیں اور اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اس کے اثرات نفسیاتی، معاشی یا معاشرتی لحاظ سے منفی ہی ہوتے ہیں۔

آفات کے مختلف ماہرین نے ''آفت'' کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ کی ہے:

1۔ ایک ایسا واقعہ جو قدرتی ہو یا غیر قدرتی، اچانک ہو یا سست رو لیکن اس کے اثرات کسی کمیونٹی پر اتنے شدید اور تباہ کن ہوں کہ انہیں اس کا مقابلہ کرنے کیلئے معمول سے زیادہ کوشش کرنا پڑے ''آفت'' کہلاتا ہے۔

2۔ جب ایک خطرہ کمزور دفاعی صلاحیتیں رکھنے والی آبادی سے ٹکراتا ہے تو وہ آفت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایک واقعہ صرف اس وقت آفت کہلائے گا جب اس سے کسی خاص آبادی کو نمایاں تباہی، اموات اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑے۔

3۔ صحراؤں، جنگلوں یا کسی بھی ایسے علاقے میں آنے والی آفات جہاں انسانی زندگی موجود نہ ہو آفات کے زمرے میں نہیں آتیں۔ ماہرین کے مطابق زیادہ تباہی انہی علاقوں میں آتی ہے جہاں پر رہنے والے افراد کمزور دفاعی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں اور ان میں آفات کے مقابلے کی قوت مدافعت انتہائی کم ہوتی ہے۔

ماہرین اسکی وضاحت کچھ اس طرح بھی کرتے ہیں:

خطرہ + کمزور دفاعی صلاحتیں = آفت

آفات کے مضمون میں اس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے:

آفت ایک ایسا قدرتی یا غیر قدرتی، اچانک یا سست رو واقعہ ہے جس کے نتیجے میں انسانوں اور دیگر جانداروں کی اموات ہو جائیں یا وہ زخمی ہو جائیں۔ ایسا واقعہ جس کے رونما ہونے سے انسانوں کو معاشی، معاشرتی، نفسیاتی، ماحولیاتی اور ثقافتی نقصانات یا تباہی سے دوچار ہونا پڑے اور اس سے نپٹنے کیلئے بیرونی امداد کی ضرورت محسوس ہو۔

خطرات اور آفات میں فرق

خطرات اور آفات میں ایک واضح فرق ہے۔ ضروری نہیں کہ تمام خطرات ہی آفات میں تبدیل ہو جائیں۔ جیسا کہ خطرے کی تعریف میں بتایا گیا ہے کہ خطرہ ایک "ممکنہ" واقعہ کا نام ہے جو رونما ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ ایک خطرے کے رونما ہونے کے بعد بھی ضروری نہیں کہ وہ تباہی کا باعث بنے۔ لہٰذا جب تک ایک خطرہ رونما ہونے کے بعد اموات اور املاک کے نقصان کا باعث نہ بنے آفت نہیں کہلائے گا۔

مثال کے طور پر جاپان زلزلے کے حوالے سے حساس ترین ملک ہے۔ وہ زلزلے کے خطرات میں گھرا ہوا ہے اور وہاں زلزلے آنا معمول کی بات ہے۔ جاپانیوں نے اپنا تعمیراتی ڈھانچہ کچھ اس طرح تعمیر کیا ہے کہ زلزلہ شاذونادر ہی آفت میں تبدیل ہوتا ہے۔ ہم جاپان کو خطرات زدہ ملک تو کہہ سکتے ہیں لیکن آفات زدہ ملک نہیں کہیں گے۔

دوسری طرف ایتھوپیا خشک سالی، قحط اور خانہ جنگی جیسی قدرتی اور غیر قدرتی آفات کا شکار ہونے کی وجہ سے آفات زدہ ملک کہلاتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث کے تناظر میں خطرات اور آفات میں فرق کی جامع وضاحت کچھ یوں ہو سکتی ہے۔

خطرہ ایک ایسے ممکنہ واقعہ کا نام ہے جو ابھی رونما نہیں ہوا لیکن آفت ایک ایسے واقعہ کا نام ہے جو رونما ہونے کے ساتھ ہی تباہی و بربادی کا باعث بن گیا۔

خدشہ

اگرچہ آفات کے مضمون میں "خدشہ" ایک عام اصطلاح ہے لیکن ذرا سوچئے کہ خدشے کے لفظ کے ساتھ آپ کے ذہن میں سب سے پہلے کیا سوچ ابھرتی ہے؟

آپ نے یقیناً غور کیا ہوگا کہ اگر بازی گر زمین پر گر جائے تو کیا ہوگا؟ پہلی بات تو یہ ہوگی کہ خطرہ آفت میں تبدیل ہو جائے گا لیکن دیکھنے کی ضرورت یہ ہے کہ زمین پر گرنے کے بعد یا آفت رونما ہونے کے بعد بازی گر کے ساتھ ہوا کیا؟

ہوسکتا ہے کہ وہ زمین پر گرنے کے بعد مر جائے یا صرف زخمی ہو۔ زخموں کی نوعیت معمولی بھی ہوسکتی ہے اور شدید بھی۔ لیکن ایک بات طے ہے کہ نقصان کا امکان ہے۔

آفات کے مضمون میں ''خدشہ'' انتہائی اہم اصطلاح ہے کیونکہ خدشات کی نوعیت کے پیش نظر ہی ایک کمیونٹی خطرات سے نپٹنے یا ان کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

سردی لگنے کی صورت میں نمونیا ہونے کا خدشہ ہوسکتا ہے اور تیز رفتار بس میں سفر کرنے سے حادثے میں زخمی ہونے یا مرنے کا خدشہ ہوسکتا ہے۔ سانپ ایک خطرہ ہے اور اس کے قریب جانے سے خدشہ ہے کہ کہیں وہ ڈس نہ لے۔

آفات کے مضمون میں خدشے سے مراد وہ نقصانات ہیں جو آفت رونما ہونے کی صورت میں انسانوں کو اٹھانے پڑ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر زلزلے کے نتیجے میں انسانی اموات ہوسکتی ہیں، ذرائع روزگار کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کمزور عمارات زمین بوس ہوسکتی ہیں۔

> کسی بھی قدرتی یا غیر قدرتی خطرے سے انسانی جانوں کے ضیاع، املاک وجائیداد اور ذرائع روزگار کو نقصان اور معاشی سرگرمیوں کے درہم برہم ہونے کا امکان آفت کا خدشہ کہلائے گا۔

نقصان کے خدشے سے دوچار عناصر

مندرجہ ذیل عناصر نقصان کے خدشے سے دوچار ہوسکتے ہیں۔

- لوگوں کی زندگی اور صحت۔
- گھر اور معاشرتی وتعمیراتی ڈھانچہ۔
- سہولیات اور خدمات مثلاً گھر، پل، سکول، سڑکیں، مواصلات کا نظام اور ہسپتال وغیرہ۔
- ذرائع روزگار اور معاشی سرگرمیاں جس میں ملازمتیں، ضروری آلات، فصلیں اور مال مویشی وغیرہ شامل ہیں
- قدرتی/فطری ماحول۔

خطرات کی جانچ پڑتال

کسی مخصوص علاقے/ملک/براعظم کو درپیش خطرے کے امکانات، شدت اور وقت کا اندازہ لگانا آفات کے مضمون میں ایک اہم موضوع ہے۔ خطرات کی جانچ پڑتال کے اس عمل میں یہ جاننے کی کوشش کی جاتی ہے کہ مذکورہ خطرے کی شدت کیا ہوسکتی ہے؟ کتنی آبادی اور کون سا علاقہ اس مخصوص خطرے یا دیگر خطرات کی زد میں ہے اور کتنے عرصے میں یہ خطرہ کسی آفت میں تبدیل ہوسکتا ہے؟ خطرات کی جانچ پڑتال کیلئے اس علاقے کی آفات یا خطرات کی تاریخ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ تحریری یا زبانی معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ علاقہ کی جغرافیائی، ارضیاتی، زمین کی ہئیت، نوعیت، زمین کے استعمال اور درجہ بندی وغیرہ کے نقشوں کا گہرا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

خطرات کی حتمی نشاندہی یا نقشہ سازی

خطرات کی جانچ پڑتال کے دوران کیے جانے والے ارضیاتی، جغرافیائی اور تاریخی معلومات کے تجزیے کی روشنی میں خطرات کی حتمی نشاندہی کی جاتی ہے۔ خطرات کی اس نقشہ سازی میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ جغرافیائی طور پر کون سا علاقہ کتنے شدید خطرے کی زد میں ہے۔ اس خطرے کی نوعیت و شدت اور تعداد کے ساتھ ساتھ خطرے کا ممکنہ دورانیہ بھی واضح کیا جاتا ہے۔

کمزور دفاعی صلاحیتیں

آفات کے مضمون میں ''کمزور دفاعی صلاحیتیوں'' کو مخصوص انداز میں سوچا اور سمجھا جاتا ہے۔ ایک مخصوص آبادی کسی بھی خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے معاشی، سیاسی، معاشرتی، ماحولیاتی اور ارضیاتی تمام حوالوں یا کسی بھی ایک یا دو سے زیادہ حوالوں سے کمزور ہو سکتی ہے۔ تاہم ان کمزور دفاعی صلاحیتوں کے مختلف درجے ہو سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک ہی طرح کے خطرے کا سامنا کرنے والے، ایک ہی علاقے کے لوگ، ایک دوسرے سے مقابلتاً کم یا زیادہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کے حامل ہو سکتے ہیں۔ آفات کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ 60 کی دہائی سے آفات کی وجہ سے ہونے والی اموات اور نقصانات میں شدید اضافہ ہوا ہے۔ محققین اور آفات کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ آفات میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اس اضافے کی وضاحت زلزلوں، سیلابوں یا سمندری طوفانوں کی تعداد میں اضافے کے ذریعے نہیں کی جاسکتی بلکہ دیکھنے کی ضرورت یہ ہے کہ لوگوں پر آفات کے منفی اثرات میں کیوں اور کس حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ لوگوں کی آفات سے نپٹنے کی صلاحیتوں میں کمی ہوئی ہے۔

مثال کے طور پر ایک ملک کے پاس اپنی سرحدوں کی حفاظت کیلئے خاطر خواہ ساز و سامان اور انتظامات تو موجود ہوں لیکن وہ کسی قدرتی آفت کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ ایسی صورت میں شاید کوئی دوسرا ملک ان پر حملہ نہ کرے لیکن کسی زلزلے یا سیلاب کی صورت میں انہیں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جس سے لوگوں کی زندگیوں کے اکثر پہلوؤں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ آفات کے مقابلے کے لئے کمزور دفاعی صلاحیتیں آفات کے ممکنہ اثرات طے کرتی ہے۔ آفات کے ساتھ ساتھ لوگوں کا معاشرتی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی ماحول بھی ان کو کمزور اور آفات کی صورت میں آسان شکار بنا دیتا ہے۔ اس کی مثال ہم یوں بھی دے سکتے ہیں کہ ایک خطے میں آنیوالا 8.6 شدت کا زلزلہ معمولی نقصان کا باعث بنتا ہے لیکن کسی دوسرے خطے میں آنے والا کہیں کم 6.8 شدت کا زلزلہ بھی لاکھوں لوگوں کو بے گھر کر دیتا ہے۔ زلزلے کے مرکز کے قریب ترین رہنے والے لوگ بھی زلزلے کے جھٹکوں کی وجہ سے نہیں بلکہ خستہ حال، غیر محفوظ اور غیر معیاری گھر بنانے کی وجہ سے زیادہ جانی نقصان اٹھاتے ہیں۔ یعنی ان کی آفات کے مقابلے میں قوت مدافعت بہت کم ہوتی ہے۔

یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اثرات میں اضافہ آفات کی تعداد میں اضافے سے کہیں زیادہ قابل غور موضوع ہے۔ یہاں یہ سوال بھی قابل غور ہے کہ ایک خطے میں کم شدت کا زلزلہ زیادہ تباہی کیوں لاتا ہے؟ اور دوسرے خطے میں زیادہ شدت کا زلزلہ کم تباہی کا باعث کیوں بنتا ہے؟ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زیادہ تباہی والے خطے سے تعلق رکھنے والے لوگ نسبتاً زیادہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جبکہ کم نقصان اٹھانے والے گروہ میں زیادہ قوت مدافعت اور اہلیت تھی۔ کمزور دفاعی صلاحیتیں اور معاشی کمزوری آفات کی صورت میں زیادہ تباہی کا باعث بنتی ہیں۔ لوگوں

کے معاشی حالات انہیں سستی لیکن خطرناک مقامات (خطرناک پہاڑی اور نشیبی علاقوں) پر رہنے پر مجبور کرتے ہیں۔اس کے علاوہ معاشرتی' سیاسی اور معاشی ماحول بھی لوگوں کی آفات سے بچاؤ کی اہلیتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

غربت کی وجہ سے لوگوں کی آفات سے نپٹنے کی اہلیتیں کم ہوتی ہیں اور انہیں نسبتاً زیادہ نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے۔لوگوں کی آفات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیتیں صرف معاشی کمزوری کی وجہ سے متاثر نہیں ہوتیں بلکہ نسل' ذات پات' فرقہ' مذہب' جسمانی معذوری اور عمر کے ساتھ ساتھ دیگر پہلو بھی لوگوں کی دفاعی صلاحیتوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔وہ لوگ جو پہلے سے ہی معاشی اور معاشرتی طور پر کمزور ہیں انہیں مندرجہ بالا تمام وجوہات میں سے کسی ایک وجہ کی بنا پر آفات سے زیادہ نقصان پہنچنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

عام طور پر غریب لوگ مختلف کمزوریوں کے اس گھن چکر میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔چونکہ وہ غریب ہوتے ہیں لہٰذا وہ کمزور بھی ہوتے ہیں اور چونکہ وہ کمزور ہوتے ہیں اس لئے کسی قدرتی خطرے کے آفت میں تبدیل ہونے سے انہیں سب سے زیادہ نقصان پہنچے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔چونکہ وہ آفات کے نتیجے میں سب سے زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں لہٰذا ایک تو وہ مزید غریب ہو جاتے ہیں دوسرا وہ مستقبل میں آنے والی کسی بھی آفت کا نہایت آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔دوسرے الفاظ میں انہیں مستقبل کی آفات سے نسبتاً زیادہ نقصان پہنچنے کا امکان و اندیشہ ہوتا ہے۔

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی ایک جامع تعریف کچھ یوں ہے:

> اگر خطرے کا سامنا کرنے والی آبادیوں کے پاس خطرات کا مقابلہ کرنے کے مناسب انتظامات نہ ہوں تو وہ خطرات کے مقابلے میں کمزور دفاعی صلاحیتوں کی حامل ہوں گی۔ایک مخصوص آبادی معاشی' معاشرتی' ماحولیاتی اور ارضیاتی غیرضیکہ کئی حوالوں سے کمزور دفاعی صلاحیتوں کی حامل ہو سکتی ہے۔

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

کمزور بنیادی ڈھانچہ

اس قسم میں غیر محفوظ ذرائع روزگار' خطرناک جگہوں پر انسانی آبادی' پیداواری ذرائع (زمین' کھیتی باڑی)' سرمایہ تک رسائی کا نہ ہونا' کم علمی' اطلاعات اور بنیادی سہولیات تک محدود رسائی شامل ہیں۔

معاشرتی کمزوری

کمزور معاشرتی ڈھانچہ اور معاشرے میں عدم تعاون کی فضا بھی لوگوں کی دفاعی صلاحیتوں کو کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مختلف اداروں کی طرف سے ملنے والی امداد اور راہنمائی کا نہ ہونا' کمزور خاندانی ڈھانچہ اور خاندانی اختلافات' مختلف گروہوں کے درمیان تناؤ و تقسیم اور قوت فیصلہ کا نہ ہونا سب معاشرتی کمزوریوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔

کمزور اعتقادات اور رویّے

ایسے لوگ جن کو اپنی قابلیت پر بہت کم بھروسا ہوتا ہے یا جو حادثات کے سامنے بے بس اور شکست خوردہ محسوس کرتے ہیں وہ آفات سے ان لوگوں کی نسبت زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں جن کو مطلوبہ تبدیلیاں لانے کے لیے اپنی ذات پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ تبدیلی سے خوفزدہ رہنا‘ دوسروں پر انحصار کرنا‘ منفی اعتقادات اور تبدیلی کے خلاف مزاحمتی رویہ بھی کمزور رویہ کہلائے گا۔

معاشی کمزوری

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جاچکا ہے کہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کے کئی مختلف درجے ہوتے ہیں۔ اگر ایک گروہ معاشی طور پر کمزور ہے اور دوسرا گروہ پہلے گروہ کے مقابلے میں زیادہ کمزور ہے تو یقیناً دونوں گروہ ہی کمزور کہلائیں گے۔ تاہم ان کی معاشی کمزوریوں کی نوعیت مختلف ہوسکتی ہے۔ لہٰذا کمزوریوں کی مختلف نوعیت کے باعث وہ مختلف نوعیت کے نقصانات اور حالات سے دوچار ہوسکتے ہیں۔ لوگوں کے ذرائع روزگار کا تجزیہ کرنے سے معاشی کمزوریوں کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک خاص گروہ کس طرح سے روزگار حاصل کرتا ہے؟ اور ان کے ذرائع روزگار کا انحصار کس چیز پر ہے؟ اور اسکی نوعیت کیا ہے؟ معاشی کمزوریوں کا تعین کرنے کیلئے ذرائع روزگار کی نوعیت کا بغور جائزہ لینا بنیادی طریقہ کار ہے یعنی کون سے ذرائع روزگار آفات کے نتیجے میں بہت آسانی سے متاثر ہوسکتے ہیں۔ مثلاً ماہی گیری‘ زراعت‘ مال مویشی وغیرہ۔

استعدادکار/اہلیت

ضروری نہیں کہ تمام ہی قدرتی خطرات قدرتی آفات میں تبدیل ہو جائیں۔ بعض اوقات سیلاب یا زلزلہ انسانی زندگی اور املاک کو بہت زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا کیونکہ یا تو آفت ایسے علاقے میں آتی ہے جہاں کوئی آبادی یا تعمیرات وغیرہ نہیں ہوتیں یا پھر خطرے کا سامنا کرنے والی آبادی کے لوگ آفات سے بچاؤ اور نقصانات میں کمی کرنے کیلئے یا اس کی مکمل روک تھام کیلئے ضروری اقدامات کرچکے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ ایسی آفات اور حادثات جو مجموعی طور پر تباہ کن ہوتے ہیں ان سے بھی متاثرہ علاقے کے تمام لوگ برابر کا نقصان نہیں اٹھاتے۔ بلکہ چند لوگ بہت زیادہ‘ چند کم اور چند بالکل نقصان نہیں اٹھاتے۔ متاثرہ علاقوں اور افراد کے نقصانات کا حجم ان میں پائی جانے والی اہلیت اور قوت مدافعت طے کرتی ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی جیسی شدت کی آفت کا شکار ہونے والے لوگوں میں سے کچھ لوگ نسبتاً زیادہ اور کچھ کم نقصان کیوں اٹھاتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کچھ لوگوں کی دفاعی اہلیت کم ہوتی ہے لہٰذا وہ دوسروں سے زیادہ کمزور ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ہنگامی حالات میں بھی آفت زدہ لوگوں میں مقابلہ کرنے کی قدرتی اہلیت ہوتی ہے۔ یہ محض بے بس متاثرین نہیں ہوتے بلکہ حالات کا مقابلہ کرنے کا ایک ایسا نظام رکھتے ہیں جس کی بنیاد پر وہ ہنگامی حالات سے نپٹنے کے ساتھ ساتھ بحالی کے لئے بھی کام کرسکتے ہیں۔

آفات کے انتظامات میں جیسے جیسے ترقیاتی کاموں اور خدشات کو کم کرنے کا نظریہ پروان چڑھ رہا ہے ویسے ہی کمزور دفاعی صلاحیت رکھنے والے لوگوں نے اس حقیقت کو تسلیم کرنا شروع کردیا ہے کہ اداروں اور تنظیموں کی اہلیت میں اضافے کے ذریعے اپنی کمزور دفاعی صلاحیتوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

اہلیت ایک کمیونٹی کی تکنیک اور افرادی قوت کے ذریعے آفات کا مقابلہ کرنے کی ممکنہ قابلیت کا نام ہے۔ایسی قابلیت جو آفات کا مقابلہ کر سکے اور آفات کی روک تھام کرتے ہوئے نقصانات کا حجم کم کر سکے۔لوگوں کی اہلیت لوگوں کو متحرک کرتی ہے نیز انہیں اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنے لیے ایک محفوظ مستقبل تعمیر کر سکیں۔

مندرجہ بالا بحث کے تناظر میں اہلیت کی ایک جامع تعریف یوں کی جاسکتی ہے:

> وہ تمام علوم٬ مہارتیں٬ اقدامات٬ قوانین اور منصوبے اہلیت کہلائیں گے جو مقامی آبادیوں کو خطرات کا موئثر مقابلہ کرنے کے قابل بناتے ہیں۔یعنی خطرات زدہ آبادیوں کی قوت مدافعت اور آفات کے اثرات کم کر سکنے کی صلاحیت٬ اہلیت کہلائے گی۔

اہلیت کی اقسام

اہلیت کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

مادی اہلیت یا مادی وسائل کی موجودگی

وہ لوگ جن کے گھر ایک ٹائی فون کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں یا جن کی فصلیں سیلاب میں بہہ جاتی ہیں وہ بھی اپنے گھروں اور زمینوں سے کچھ نہ کچھ ضرور بچا لیتے ہیں۔بعض اوقات ان کے پاس مشکل حالات کے لئے جمع کیا ہوا راشن موجود ہوتا ہے یا کچھ فصلیں اور کھیت باقی بچ جاتے ہیں جنہیں وہ استعمال میں لا سکتے ہیں۔اسکے علاوہ دوبارہ کھیتی باڑی شروع کرنے کے چند آلات بھی بچا لیے جاتے ہیں۔خاندان کے کچھ افراد میں ایسی اہلیت ہوتی ہے کہ وہ ہجرت کرنے کی صورت میں دوسری جگہ پر عارضی یا مستقل ذریعہ روزگار (ملازمت وغیرہ) حاصل کر سکتے ہیں۔

معاشرتی اہلیت

اکثر آفات کے نتیجے میں لوگوں کا سب سے زیادہ نقصان املاک اور دیگر اشیاء کی تباہی کی صورت میں ہوتا ہے۔امیر لوگوں میں اپنی دولت کی وجہ سے تباہی کے بعد بحالی کی زیادہ اہلیت ہوتی ہے۔درحقیقت امیر لوگ آفات سے کبھی کبھار ہی متاثر ہوتے ہیں کیونکہ ان کے گھر نسبتاً محفوظ اور معیاری عمارتی سامان سے تعمیر ہوتے ہیں۔تاہم اگر لوگوں کی تمام اشیاء بھی تباہ ہو جائیں تب بھی ان کے پاس مختلف مہارتیں اور علم ہوتا ہے نیز ان کے پاس خاندان اور مقامی تنظیمیں موجود ہوتی ہیں۔ان کے پاس فیصلہ سازی کا نظام اور راہنما افراد ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور تنظیمی امداد بھی ہوتی ہے۔تاہم ان اہلیتوں کے درجے اور نوعیت مختلف ہو سکتی ہے۔دراصل لوگ اپنی اپنی اہلیت کے مطابق ہی آفات سے متاثر ہوتے ہیں۔زیادہ اہلیت رکھنے والے گروہ یا افراد پر آفات کم اور مختلف طریقے سے اثر انداز ہوں گی جبکہ کم اہلیت کے حامل گروہوں پر زیادہ شدید اثرات مرتب کریں گی۔

صحت مند رجحانات اور رویے

آفات کے شکار لوگوں میں مثبت رویے اور زندگی کو آگے بڑھانے کی تحریک ایک صحت مند رجحان ہے۔مثبت روّیہ آفات کا مقابلہ کرنے کی بہترین اہلیتوں میں شمار ہوتا ہے۔اسی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور انہیں ایک دوسرے کی فکر بھی ہوتی ہے۔

معاشی اہلیت

یہ کاروباری برادری کی بحالی کے نظام اور نئے سرے سے کاروبار جمانے کی قابلیت سے متعلق ہے۔

آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال

ایک متوقع وقت پر کسی خاص علاقے اور وہاں رہائش پذیر افراد کو درپیش خطرات کی اشتراکی انداز میں جانچ پڑتال کرنے کے ساتھ ساتھ خطرے کے امکانات‘ نوعیت‘ شدت‘ دورانیے‘ منفی اثرات‘ خدشات سے دوچار عناصر کی شناخت‘ نقصانات کے حجم‘ مقابلے کی اہلیتوں اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کا جائزہ لینا‘ آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال کہلاتا ہے۔

آفات کے خدشات میں کمی

مختلف آفات کے اثرات میں ممکنہ حد تک کمی کیلئے ایسے اقدامات شناخت کیے جاتے ہیں جن سے نقصانات کا حجم ہر ممکن حد تک کم کیا جا سکے۔ اسکی تعریف کچھ یوں بھی کی گئی ہے۔

- ایک معاشرے سے خدشات کو کم کرنے اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے ایک منظّم ترقی کا رجحان پیدا کرنا نیز حکمت عملیوں اور طریقہ کار پر منظّم طریقے سے عملدرآمد کرنا۔
- پائیدار ترقی کے وسیع تناظر میں خطرات کے تباہ کن اثرات سے بچنا یا آفات سے بچاؤ کے لیے ضروری اقدامات و تیاریوں کے ذریعے خطرات کے اثرات کو محدود کرنا۔ (UN-ISDR- ۲000ء)

آفات کے اثرات میں کمی

- بنیادی طور پر اس لفظ کا مطلب شدت میں کمی یا تخفیف ہے۔لیکن آفات کے مضمون میں یہ اصطلاح آفت کے اثرات میں کمی کے طور پر استعمال ہوئی ہے۔دوسرے الفاظ میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آفات سے پہنچنے والے ممکنہ نقصانات کو کم کرنے کی کوشش آفات کی شدت و اثرات میں کمی کہلاتی ہے۔ (Dynes ۱993ء)
- ایک خاص آبادی کی کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے ‘آفات کی تعداد کم کرنے اور سوسائٹی کے اندر مل جل کر برابری کی بنیاد پر مشکلات سے نپٹنے کی ایک سماجی کوشش آفات کی شدت میں کمی کی کوشش کہلاتی ہے۔ (FEMA۱990ء)
- وہ سرگرمیاں جو ایک بڑی تباہی یا ایمرجنسی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ترتیب دی جاتی ہیں۔ایسی طویل المدت سرگرمیاں بھی

’’آفات کی شدت میں کمی‘‘ کی کوششیں کہلائیں گی جو متاثرہ علاقوں میں مستقبل میں آنے والی آفات کے ممکنہ تباہ کن اثرات کو کم سے کم کرنے کے لیے ترتیب دی گئی ہوں۔ (FEMA، 1997ء)

- آفات کے خطرات اوران کے اثرات سے لوگوں اوراملاک کو درپیش طویل المدت خدشات کو مکمل طور پر ختم کرنے یا نسبتاً کم کرنے کیلئے مستحکم اقدامات کرنا۔
- کسی آفت سے بحالی کے کثیر المدت اقدامات یا ایسے منصوبے جو فوری عمل کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔
- آفات کی شدت میں کمی کے لیے ترتیب دیئے گے اقدامات‘ ان اقدامات سے زیادہ لمبے عرصے تک موثر ہوتے ہیں جو ہنگامی امداد کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ ہنگامی امداد کیلئے تیار کردہ منصوبوں میں ایک مخصوص آفت کے بعد محدود اور قلیل المدت بحالی پر توجہ دی جاتی ہے۔

آسان الفاظ میں ’’آفات کی شدت میں کمی‘‘ دراصل خدشات کا انتظام وانصرام ہے۔ یہ اصطلاح ان اقدامات کو واضح کرتی ہے جو کسی قدرتی آفت سے درپیش مجموعی خدشات کو کم کرنے کیلئے ذاتی‘ مقامی‘ ریاستی صوبائی اور مرکزی سطح پر اٹھائے جاسکتے ہیں۔

ایسے تعمیراتی یا غیر تعمیراتی اقدامات جو قدرتی خطرات‘ ماحولیاتی ابتری اور ٹیکنالوجی سے متعلقہ خطرات کے تباہ کن اثرات کو محدود کرسکیں آفات کی شدت میں کمی کی جدوجہد کہلائیں گے۔ (UN-ISER)

آفات سے نپٹنے کی تیاری

ایسی سرگرمیاں‘ پروگرام اور نظام جو کسی ہنگامی صورتحال پیدا ہونے سے پہلے ہی موجود ہوں اور جن کو ہنگامی حالات یا آفت کی صورت میں فوری اور موثر مدد کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ (FEMA ،1992ء)

- ایک خطرناک جگہ سے لوگوں اور قیمتی اشیاء کا عارضی انخلاء نیز بروقت اور موثر بچاؤ‘ بحالی اور تعمیر نو بھی آفات سے نپٹنے کی تیاریوں میں شامل ہے۔ اس میں آفات سے نپٹنے کیلئے پیشگی ترتیب دی گئی سرگرمیاں اور حکمت عملیاں بھی شامل ہیں تاکہ آفات کے اثرات کا موثر اور فوری مقابلہ یقینی بنایا جاسکے۔ (UN-ISDR)

آفت کے خدشے کا انتظام وانصرام

آفت کے خدشے کے انتظام میں سر پر پہنچ جانے والے خطرے سے بہت پہلے تیزی سے کمزور ہوتی ہوئی دفاعی صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔ یہ ایک ملک کے معاشرتی‘ ثقافتی‘ معاشی اور سیاسی حالات ہی ہوتے ہیں جو لوگوں کو کسی ناگہانی آفت کے سامنے کمزور بنا دیتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنا آسان ہے کہ ایک خاص ملک کا دستور اور طرز حکومت خدشے کو سمجھنے کے لیے انتہائی فیصلہ کن ثابت ہوسکتا ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ

جس طرح ایک ملک کا دستور اور طرز حکومت ملک میں مختلف معاشرتی' معاشی اور سیاسی ماحول بنانے میں فیصلہ کن ثابت ہو سکتے ہیں' اتنا ہی خطرے کے خدشے کو سمجھنے میں بھی فیصلہ کن ثابت ہو سکتے ہیں۔ (UN- ISDR-2002ء)

خدشات کی شناخت' جانچ پڑتال' تجزیے' نگرانی اور پرکھنے کے لیے حکمت عملیوں اور اقدامات کا منظّم اطلاق آفت کے خدشات کا انتظام انصرام کہلاتا ہے۔اس میں نقصان کے خدشے (خطرات' کمزور دفاعی صلاحیتیں اور لوگوں اور اداروں کی دستیاب اہلیتیں وغیرہ) کے تفصیلی معائنے کی بنیاد پر فیصلہ سازی شامل ہے۔ *(ADPC- DMC- 30 -2003ء)*

آفات کے اندیشے کا انتظام وانصرام ایک وسیع موضوع ہے۔اس کے لیے ایک وسیع پیمانے پر متحرک افرادی قوت اور وسائل کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تمام وسائل محض غیر سرکاری سطح پر حاصل نہیں کیے جاسکتے۔ بلکہ حکومتوں کو اپنے وسائل بروئے کار لانے پڑتے ہیں۔آفات کے انتظام وانصرام میں ہنگامی امداد کے معیاری انتظامات سے لے کر آفات کی پیشگی روک تھام کے اقدامات کرنا شامل ہوتا ہے۔مختصراً آفات کے انتظام وانصرام میں مندرجہ ذیل اقدامات کیے جاتے ہیں۔

- خطرے کے خدشے کی شناخت اور جانچ پڑتال۔
- کمزور دفاعی صلاحیتوں کا تجزیہ۔
- خطرات میں کمی کے لیے ترتیب دیے گئے منصوبوں اور اقدامات کا منظّم اطلاق۔

وضاحت

اگر خطرہ (Hazard) ہے تو خدشہ (Risk) ہے۔اگر خطرہ (Hazard) نہیں تو کسی قسم کا خدشہ (Risk) بھی نہیں رہتا۔لہٰذا آفات کے مضمون میں سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کسی مخصوص علاقے کو کس قسم کے خاص خطرے یا خطرات کا سامنا ہے۔خطرات کی جانچ پڑتال کے بعد اس بات کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس مخصوص علاقے کی کونسی چیزوں کو زیادہ خدشات لاحق ہیں۔اسی عمل کے دوران کمزور دفاعی صلاحیتوں کا تجزیہ (Vulnerability Analysis) کیا جاتا ہے۔اسی کے ساتھ خطرے کا سامنا کرنے والے علاقے کی مختلف اہلیتوں کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔

ہنگامی حالت

ایک آفت مخصوص قسم کے ہنگامی حالات پیدا کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔آفت کی نوعیت کے اعتبار سے ہنگامی حالات کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے۔آفت رونما ہونے کے فوراً بعد ہنگامی حالات پیدا ہو جاتے ہیں جن سے نپٹنے کیلئے مقامی مہارتوں اور بیرونی وسائل کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ہنگامی حالات کے دوران انسانی جانوں کے بچاؤ کا مرحلہ سب سے اہم سمجھا جاتا ہے۔

- ہنگامی حالات میں متاثرہ آبادی کی مقابلہ کرنے کی اہلیتیں بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔
- مقامی افراد یا بیرونی امداد کے توسط سے غیر معمولی اقدامات کے ذریعے ہی ہنگامی حالات کا مقابلہ ممکن ہوتا ہے۔

- آفات رونما ہونے کے بعد 72 گھنٹے انتہائی اہم تصور کیے جاتے ہیں اور زیادہ تر ہنگامی امدادی سرگرمیاں انہیں اوقات میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔

پیشگی اطلاع

خطرات زدہ علاقوں میں رہائش پذیر لوگوں کو آفت رونما ہونے سے پہلے ہی مطلع کیا جاتا ہے جس کی بنیاد پر انخلاء کا عمل شروع ہوتا ہے۔ پیشگی اطلاع میں آفت رونما ہونے کا ممکنہ وقت اور دورانیہ بھی بتایا جاتا ہے۔

انخلاء

آفات کے رونما ہونے سے چند گھنٹے یا چند دن پہلے لوگوں کو خطرات زدہ علاقے سے نکال کر محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے عمل کا نام ''انخلاء'' ہے۔ انخلاء کے عمل میں یا تو لوگ پیشگی اطلاع کی بنیاد پر خود ہی محفوظ مقامات پر منتقل ہو جاتے ہیں یا حکومت اور غیر سرکاری تنظیمیں ان کی مدد کرتی ہیں۔

مشق

سوال۔ کیا آپ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی مثال کے ذریعے وضاحت کر سکتے ہیں کہ انہیں کیسے استعمال کیا جائے؟

1۔ آفات کا انتظام وانصرام

آفات کے انتظام وانصرام میں خطرات کی شناخت سے لے کر خدشات کی جانچ پڑتال، فیصلہ سازی، منصوبہ سازی اور منصوبوں پر عملدرآمد کرنے کے تمام مراحل طے کیے جاتے ہیں۔

....

....

....

....

2۔ غیر قدرتی آفات

وہ خطرات ہیں جو واضح طور پر انسانی فیصلوں اور اقدامات کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔ بم دھماکے، جنگیں، توانائی کی پیداوار کا غیر محفوظ عمل اور صنعتوں سے پھیلنے والی آلودگی غیر قدرتی خطرات کی چند مثالیں ہیں۔ یاد رہے کہ غیر قدرتی خطرات اچانک رونما ہو سکتے ہیں اور سست روی سے بھی جن سے عوام کی جان و مال کا وسیع پیمانے پر ضیاع ہو سکتا ہے۔

....

....

....

3۔ خدشہ

کسی بھی قدرتی یا غیر قدرتی خطرے سے انسانی جانوں کے ضیاع، املاک، جائیداد، ذرائع روزگار اور معاشی سرگرمیوں کے درہم برہم ہونے کا امکان ہوتو وہ خدشہ کہلائے گا۔

....

....

....

کمزور دفاعی صلاحیتیں

اگر خطرے کا سامنا کرنے والی آبادیوں کے پاس خطرات کا مقابلہ کرنے کے مناسب انتظامات نہ ہوں تو وہ خطرات کے مقابلے میں کمزور دفاعی صلاحیتوں کی حامل ہوں گی۔ ایک مخصوص آبادی معاشی، معاشرتی، ماحولیاتی اور ارضیاتی غیرضیکہ کئی حوالوں سے کمزور ہوسکتی ہے۔

....

....

....

اہلیت

وہ تمام علوم، مہارتیں، اقدامات، قوانین اور منصوبے اہلیت کہلائیں گے جو مقامی آبادیوں کو خطرات کا موئثر مقابلہ کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ یعنی خطرات زدہ آبادیوں کی قوت مدافعت اور آفات کے اثرات کم کرسکنے کی صلاحیت ان کی اہلیت کہلائے گی۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

سیشن نمبر 1.4

مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کی اہمیت

مقامی طور پر شہریوں کی شمولیت سے تیار کردہ منصوبہ جات

غیر سرکاری ادارے اور مقامی تنظیمیں ہنگامی امداد کی فراہمی اور بحالی کے عمل میں ایک مرکزی کردار ادا کرتی ہیں۔ اکثر اوقات یہی لوگ سب سے پہلے آفات اور ان کے اثرات میں کمی کی اہمیت سمجھتے ہوئے سرگرمیاں شناخت کرتے ہیں اور پھر ان پر عملدر آمد کرتے ہیں۔ تاہم غیر سرکاری اداروں اور مقامی تنظیموں کی توجہ کا مرکز زیادہ تر غیر تعمیراتی اقدامات ہی ہوتے ہیں۔ غیر سرکاری تنظیمیں اپنی کوششوں کو ایک دوسرے اور حکومت کی کوششوں سے مربوط اور ہم آہنگ کرنے کیلئے آفات یا ان کے اثرات میں کمی کے منصوبہ جات ترتیب دیتی ہیں۔ چونکہ عام طور پر غیر سرکاری تنظیموں کے تیار کردہ منصوبہ جات آفات سے نپٹنے کے دوران حاصل کردہ معلومات کی روشنی میں ترتیب دیے جاتے ہیں اس لئے وہ سائنسی اور منطقی بنیادوں پر کمزور دفاعی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے کی بجائے آفات کے سابقہ واقعات اور اثرات کی روشنی میں کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ تاہم بظاہر پائی جانے والی ان خامیوں کے باوجود غیر سرکاری تنظیموں کے وضع کردہ منصوبہ جات نسبتاً زیادہ لمبے عرصے تک پائیدار اور مستحکم ہوتے ہیں۔ غیر سرکاری تنظیموں کے ترتیب دیئے گئے منصوبہ جات اور حکمت عملیاں اس لیے بھی بہتر ہوسکتی ہیں کہ وہ مقامی آبادیوں کے کمزور دفاعی صلاحیتوں کے تصوّر سے گہرا استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ سابقہ آفات کے تجربات' مقامی مشاہدات اور دوسری ترقیاتی ترجیحات کے ساتھ منسلک ہونے کی وجہ سے نچلی سطح پر کی جانے والی یہ کوششیں انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

شہریوں کی متحرک شمولیت کے ساتھ آفات اور ان کے اثرات میں کمی کیلئے ترتیب دیئے گئے دیگر منصوبہ جات کا مقصد وسیع پیمانے پر عوامی اور سرکاری حمایت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ ان منصوبہ جات کو عرف عام میں ''ایڈووکیسی پلان'' کہا جاتا ہے۔ ان منصوبوں کا مقصد حکومت کی ان حکمت عملیوں کی نشاندہی اور تبدیلی کا مطالبہ ہوتا ہے جو مقامی افراد کی کمزور دفاعی صلاحیتوں کا احاطہ کرنے میں ناکام ہوجاتی ہیں یا ہوسکتی ہیں۔ ایڈووکیسی منصوبہ جات کے تحت نہ صرف عوامی سطح پر آگاہی وشعور کی مہم کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ حکومت کے فیصلہ ساز اداروں پر دباؤ بڑھانے کے لیے مختلف بااثر حکومتی ارکان' منتخب نمائندوں اور بین الاقوامی برادری کو صورت حال سے آگاہ کر کے ان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اگرچہ ایسے منصوبہ جات اپنی اصل روح اور بروقت اطلاق کی وجہ سے مثبت اور گہرے اثرات کے حامل ہوسکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ایسے منصوبہ جات حالیہ آفات سے ہونے والے مادی' معاشرتی ومعاشی نقصانات کے ازالے کے لیے ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ آفات کی شدت میں کمی کیلئے ضروری ہے کہ مقامی سطح پر آفات کا انتظام وانصرام کیا جائے جس میں مقامی افراد اور ادارے متحرک کردار ادا کریں۔

آفات اور ان کے اثرات میں کمی کے لیے مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مقامی افراد کی شمولیت اور حمایت کے باعث لوگوں کے رویوں میں تبدیلی کا رجحان پیدا کیا جاسکتا ہے۔ تاہم نچلی یا مقامی سطح پر آفات اور ان کے اثرات میں کمی کی جدوجہد میں چند وجوہات کی بنا پر خامیاں بھی ہوسکتی ہیں۔ مقامی تنظیمیں اور شہری آفات اور ان کے اثراث میں کمی کے لیے تعمیراتی اقدامات اٹھانے سے قاصر رہتے

ہیں۔اس کے علاوہ مسلسل، مستحکم اور طویل المدت جدوجہد میں سرمایہ کاری کرنے کیلئے انہیں وسائل کی کمی کا سامنا بھی ہوتا ہے۔وہ یہ تو کر سکتے ہیں کہ ایک مخصوص واقعہ کی وجہ سے یا ایک مخصوص واقعہ کے دوران سامنے آنے والی کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے پر توجہ مرکوز کریں لیکن طویل المدت منصوبہ سازی ان کے دائرہ اختیار سے باہر ہوتی ہے۔یوں تو کئی غیر سرکاری تنظیمیں صرف ایک مخصوص موضوع پر کام کرتی ہیں جس سے ان کی پیشہ وارانہ صلاحیتیں اور اہلیتیں ایک مخصوص شعبے میں مضبوط ہونا شروع ہو جاتی ہیں، لیکن عمومی طور پر ایک معاشرے میں پائے جانے والے انتہائی اہم مسائل اور ترجیحات کا انتخاب ناگزیر ہوتا ہے۔نتیجتاً ایک غیر سرکاری تنظیم بیک وقت مختلف موضوعات اور شعبوں میں کام کر رہی ہوتی ہے۔خاص طور پر وہ ممالک، علاقے یا شہر جو پہلے ہی غربت کا شکار ہیں وہاں ذرائع روزگار کے حصول، صحت، تعلیم، ماحولیات اور زندگی کی دیگر بنیادی سہولیات جیسے اہم موضوعات کو نظر انداز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔نتیجتاً مقامی تنظیموں کا آفات کی طرف رویہ زیادہ تر ہنگامی حالات سے نپٹنے تک محدود رہتا ہے۔جبکہ دوسری طرف آفات اور ان کے اثرات میں کمی کا موضوع دیگر موضوعات (غربت اور بنیادی سہولیات) کی طرح مسلسل، مستحکم اور طویل المدت منصوبہ سازی کا متقاضی ہے۔لہٰذا غیر سرکاری تنظیموں کو دیگر مسائل و ترجیحات اور آفات کے موضوع کے درمیان انتخاب کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حکومت کے تیار کردہ منصوبہ جات

عوام کے تحفظ کی ضامن ہونے کی حیثیت سے مقامی، صوبائی اور مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آفات یا ان کے اثرات میں کمی کی بنیادی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کرے۔

اس حوالے سے ریاست کی چیدہ چیدہ ذمہ داریاں درج ذیل ہیں :

- تعمیراتی ڈھانچے میں قوائد وضوابط (بلڈنگ کوڈز) کی تعمیل کروانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔
- زمین کے استعمال کی محفوظ اور سیاسی مفادات سے پاک منصوبہ سازی۔
- ہنگامی امداد کی فراہمی۔
- صحت، تعلیم، صاف پانی اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی۔

آفات کے انتظام وانصرام کے حوالے سے حکومتی مشینری ایک مضبوط حیثیت رکھتی ہے۔ چونکہ حکومت کے پاس بہتر وسائل، افرادی قوت، سہولیات اور تربیت کے لیے مخصوص فنڈز دستیاب ہوتے ہیں لہٰذا وہ آفات کا انتظام وانصرام بھی موئثر اور بہتر انداز میں کر سکتے ہیں۔اسکے علاوہ مذکورہ اہداف کے حصول کے لیے کئی حکومتی ادارے اور وزارتیں باہمی تعاون سے کام کرتے ہیں۔لہٰذا وہ ملک کے ایک بڑے حصے کے لیے کام کر سکتے ہیں۔حکومت کے تیار کردہ منصوبہ جات ایک سرکاری اور آئینی حیثیت رکھنے کی وجہ سے بھی زیادہ فائدہ مند اور موئثر ہو سکتے ہیں۔

تاہم حکومت کے تیار کردہ منصوبہ جات پر موئثر عملدرآمد کا انحصار وسائل کی فراہمی اور سیاسی تحریک پر ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حکومتی ادارے آفات کے اثرات میں کمی کے سابقہ منصوبہ جات کی کانٹ چھانٹ کر کے ہی نئے منصوبے ترتیب دے لیں یا واضح اور مخصوص مقاصد طے کیے بغیر ہی آفات میں کمی کی حکمت عملی طے کر لیں۔لہٰذا یہ عین ممکن ہے کہ مذکورہ طریقے سے ترتیب دیئے گئے منصوبے اور حکمت عملیاں مقامی مسائل

اور ترجیحات کا احاطہ نہ کرسکیں۔ اگر حکومتی ادارے پرانے اور غیر موثر منصوبہ جات کو ہی نئی حکمت عملیوں سے منسوب کرنے کے ماہر ہوں اور وہ مقامی آبادی کی رائے کو حکمت عملیاں وضع کرنے کے دوران شریک کار نہ کریں تو ایسے منصوبے غیر موثر رہیں گے۔ ایسے منصوبوں میں نہ صرف شفافیت کی کمی ہوسکتی ہے' بلکہ وہ مقامی افراد کو جوابدہ بھی نہیں ہوں گے۔ اگر ایسے منصوبے آفات کے بعد ہنگامی بنیادوں پر بنائے جائیں تو ہوسکتا ہے کہ ہنگامی حالات میں قدرے تسکین کا باعث بنیں لیکن زیادہ اہم اور پیچیدہ مسائل مثلاً بلڈنگ کوڈز وغیرہ کی تعمیل کروانے میں ناکام ہوسکتے ہیں۔ مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کی اہمیت جاننے کیلئے درج ذیل مثال پر غور کریں۔

کیس سٹڈی

جنوب مشرقی انڈیا کی ریاست آندھرہ پردیش کے ضلع کھام میں ایک غیر سرکاری تنظیم نے 2003ء میں سیلاب اور خشک سالی کے اثرات کم کرنے کیلئے پروگرام کا آغاز کیا۔ تنظیم نے مقامی سطح پر آفات کے انتظام وانصرام کے پروگرام کے آغاز میں ابتدائی طور پر کمزور دفاعی صلاحیتوں کے حامل دس دیہات کو منتخب کیا۔ بعدازاں مزید بیس دیہات کو بھی پروگرام میں شامل کر کے مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے ترقیاتی پروگرام کا آغاز کیا۔

ضلع کھام سے سات دریاؤں کا گزر رہتا ہے جس وجہ سے مون سون (جون تا اگست) میں سیلاب کے خطرات بڑھ جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف موسم گرما (اپریل تا جون) میں علاقہ خشک سالی کا شکار ہوتا رہا ہے۔ گزشتہ چار سالوں میں ضلع کھام میں اوسطاً بارشوں کی تعداد ضرورت سے انتہائی کم رہی ہے۔ خشک سالی کے دوران کنوئیں خشک ہوجاتے ہیں جن کی سیرابی کا تمام تر انحصار دریا کے پانی پر ہوتا ہے۔ دوسری طرف مون سون کے موسم میں سیلاب آنے کی وجہ سے نلکوں کا پانی آلودہ ہوجاتا تھا اور دیہاتیوں کو نلکوں کی صفائی اور مرمت پر کافی رقم خرچ کرنی پڑتی تھی۔

کھام کی اہم زرعی اجناس میں مونگ پھلی' مرچیں' تمباکو' کپاس اور چاول ہیں۔ لوگ گزر بسر کیلئے مویشی بھی پالتے ہیں۔ شدید موسم اور مناسب اہلیتیں نہ ہونے کے باعث لوگوں کیلئے خشک سالی اور سیلاب کے خطرات سے نپٹنا روز بروز مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ غیر سرکاری تنظیم نے آفات کے خدشات کم کرنے کیلئے دیہاتیوں کے تعاون سے ایسے ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا جو لوگوں کی کمزور دفاعی صلاحیتوں کو کم کرتے ہوئے ان کی اہلیتوں میں اضافہ کرسکیں۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ہر دس دیہات میں کمیٹی برائے انتظام وانصرام آفات تشکیل دی گئی اور 20 نوجوانوں کو ہنگامی امدادی کارکنوں کے طور پر تربیت دی۔

ہر گاؤں میں خدشات کی جانچ پڑتال کی گئی جس میں کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کی جانچ پڑتال کے بعد اپنی مدد آپ کے تحت خواتین اور کسانوں کے گروپ تشکیل دیئے۔ تربیت فراہم کرنے اور تنظیم سازی کے علاوہ غیر سرکاری تنظیم نے چند ترقیاتی سرگرمیاں بھی انجام دیں۔ انہوں نے سات دیہات میں نلکے لگوائے اور بوقت ضرورت ان کی مرمت وصفائی کیلئے مقامی لوگوں کو تربیت دی اور انہیں ضروری اوزار بھی فراہم کیے۔ غیر سرکاری تنظیم نے علاقے میں کاشت کی جانے والی زرعی اجناس کی ایسی متبادل اقسام بھی متعارف کروائیں جو زیادہ مفید اور کم

وسائل کی متقاضی تھیں بلکہ خشک سالی اور سیلاب کی صورتحال میں بھی زیادہ مناسب تھیں۔انہوں نے دیہات کو ڈیزل انجن پمپ بھی مہیا کیے جس سے 35 کسان خاندان مستفید ہورہے ہیں۔

ان تمام اقدامات کے نتیجے میں 27 دیہات میں کمزور دفاعی صلاحیتیں مضبوط ہوئیں۔ پروگرام نے معاشی، معاشرتی، مادی اور قدرتی حوالوں سے 27 دیہات پر مثبت اثرات مرتب کیے۔تربیتی پروگراموں کے نتیجے میں دیہات تنظیم سازی کے فوائد سے آگاہ ہوئے۔نوجوانوں نے آفات کے دوران بچاؤ اور انخلاء جیسے اہم مقاصد کیلئے متحرک ہوکر کام کیا۔حفظان صحت اور فرسٹ ایڈ پر دی گئی تربیت کے بعد دیہاتی معمولی بیماریوں سے نپٹنے میں خود کو پراعتماد محسوس کرنے لگے۔

اگرچہ مقامی لوگوں کو نلکوں کی مرمت کیلئے اوزار فراہم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے نلکوں کو بہتر حالت میں رکھ سکیں لیکن 2004ء کے دوران 8 افراد نے بتایا کہ وہ فراہم کردہ اوزاروں کو دوسرے لوگوں کے نلکے مرمت کرنے کیلئے بھی استعمال کررہے ہیں جس سے انہیں فی نلکہ مرمت کی مد میں 300 روپے آمدن حاصل ہورہی ہے۔

..................☆☆........................

سٹیزن کمیونٹی بورڈ (CCB) کیا ہے؟

سی سی بی ایک ایسی غیر سرکاری تنظیم ہے جو مقامی آبادی کی ترقی کیلئے کام کرتی ہے۔

غیر سرکاری تنظیموں اور سی سی بیز میں فرق

عام غیر سرکاری تنظیموں کی رجسٹریشن سوشل ویلفیئر ایکٹ، سوسائٹیز ایکٹ یا کمپنیز آرڈیننس کے تحت ہوتی ہے۔ جبکہ سی سی بی کی رجسٹریشن کی ذمے داری مقامی حکومت آرڈیننس 2001ء کے تحت ضلعی حکومت کو سونپی گئی ہے اور سی سی بیز اپنے علاقے میں ترقیاتی کاموں کیلئے یونین کونسل، تحصیل کونسل اور ضلع کونسل سے فنڈ حاصل کرسکتی ہیں۔

یونین کونسل کے کسی محلے، بستی، چک یا گوٹھ کے کم از کم 25 غیر منتخب افراد کا گروہ یا کمیٹی جو مقامی مسائل شراکتی بنیادوں پر حل کرنے کیلئے مقامی حکومتوں سے وسائل حاصل کرنے کی کوشش کرے اور ضلعی حکومت سے رجسٹرڈ/منظور شدہ ہو سی سی بی کہلاتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کی شق نمبر 98 کے تحت حکومت کی جانب سے منظوری اور رجسٹریشن کے بعد غیر منتخب شہریوں کا کوئی گروہ علاقے میں خدمات کی فراہمی میں اضافے یا بہتری کے لیے کمیونٹی کو فعال کرنے کی خاطر سٹیزن کمیونٹی بورڈ قائم کرسکتا ہے۔

سی سی بیز کی اقسام

کسی بھی علاقے کی ترقی کیلئے مقامی سطح پر بنائی گی سی سی بی تین طرح کی ہوسکتی ہیں:

1۔ خواتین کی سی سی بی

جس میں تمام ممبران خواتین ہوتی ہیں۔

2۔ مردوں کی سی سی بی

جو صرف مرد اراکین پر مشتمل ہوتی ہے۔

3۔ خواتین اور مردوں کی مشترکہ سی سی بی

جس میں مرد اور خواتین ممبران دونوں مل کر سی سی بی کی رجسٹریشن کرواتے ہیں۔

سی سی بیز کی خدمات

- سرکاری خدمات اور سہولتوں کی فراہمی میں بہتری اور اضافہ۔
- معذوروں، بیواؤں اور انتہائی غریب خاندانوں کی بہبود۔
- فصلوں کی پیداوار، خرید وفروخت اور صارفین کیلئے امداد باہمی کی تنظیموں کا قیام۔
- ترقیاتی اور بلدیاتی ضروریات کی نشاندہی کے بعد وسائل کا حصول۔
- خدمات کی فراہمی اور نگرانی میں کمیونٹی کی شمولیت کے لیے انجمنوں کی تشکیل۔

سی سی بی کے شعبے

سی سی بی مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا تمام شعبوں میں کام کر سکتی ہے۔

- زراعت
- انفارمیشن ٹیکنالوجی
- کمیونٹی کی ترقی
- تعلیم
- صحت
- خواندگی
- تعمیرات اور خدمات
- دیگر شعبے

..................☆☆..................

سی سی بی پراجیکٹ کی تشکیل، منظوری اور بنک اکاؤنٹ

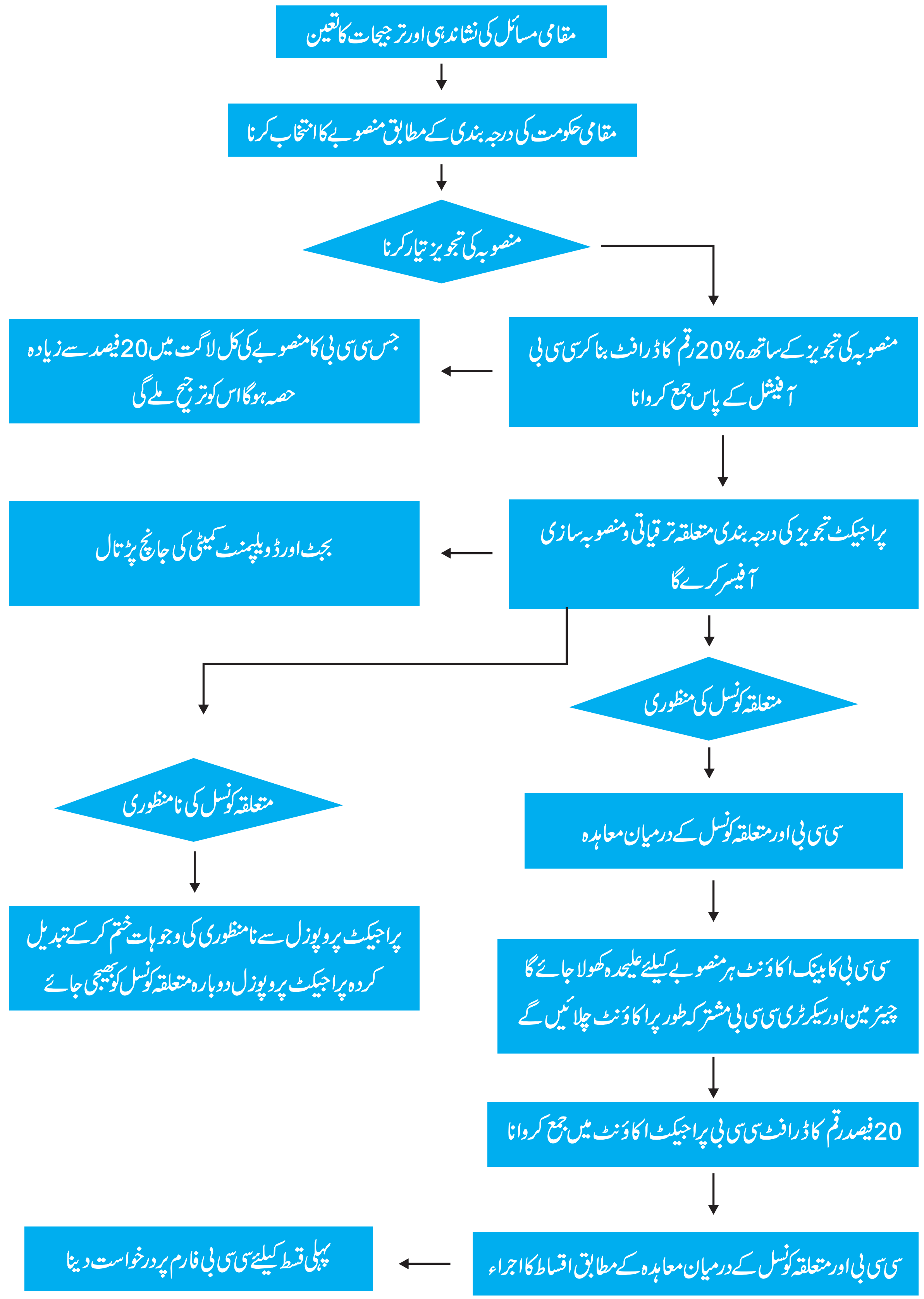

ہینڈ آؤٹ نمبر 1

آفات کے نظام وانصرام کا نمونہ فارم

مقاصد: سیلاب کے خدشات واثرات میں کمی۔

خطرہ: سیلاب، زلزلہ یا دریائی کٹاؤ وغیرہ۔

خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	سرگرمیاں	اوقات کار / ممکنہ دورانیہ	ذمہ دار ادارہ / افراد	وسائل		امدادی ادارہ
				دستیاب	درکار	
	آفات سے پہلے 1۔ 2۔ 3۔ 4۔ 5۔					
	آفات کے دوران 1۔ 2۔ 3۔ 4۔ 5۔					
	آفات کے بعد 1۔ 2۔ 3۔ 4۔ 5۔					

ہینڈ آؤٹ نمبر 2

اچھے منصوبے کی خصوصیات

ایک اچھے منصوبے کو مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دینے چاہئیں:

- منصوبے کا مقصد کیا ہے؟
- اس کا ٹارگٹ گروپ کون ہے (یعنی منصوبے سے کن لوگوں کو فائدہ پہنچے گا)؟
- منصوبے کے تحت کیا سرگرمیاں ہوں گی؟
- سرگرمیوں کیلئے کتنا وقت درکار ہوگا؟
- کس کی کیا ذمہ داری ہوگی؟
- کس قسم کے مسائل درپیش ہو سکتے ہیں؟
- ان مسائل کے حل کیلئے کس قسم کی تیاری درکار ہوگی؟
- کیا وسائل استعمال ہوں گے اور ان کا حصول کیسے ہوگا؟
- نگرانی کا طریقہ کار کیا ہوگا؟
- کامیابی یا ناکامی کی پیمائش کیسے کی جائے گی؟

پاکستان میں آفات کے انتظام وانصرام کا نظام

مقصد :

اس باب کوتحریر کرنے کا بنیادی مقصد شرکاء اور قارئین کو ان سرکاری اداروں اور افراد کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے جو کسی نہ کسی حوالے سے قانونی طور پر آفات وخدشات کی روک تھام کے پابند ہیں۔ باب کا اہم پہلو یہ ہے کہ شرکاء ان اداروں اور افراد کی ذمہ داریوں اور کردار سے آگاہ ہوسکیں گے جو مقامی سطح پر آفات کے اثرات محدود کرنے کے لیے نہ صرف ذمہ دار ہیں بلکہ وسائل واختیارات کے بھی حامل ہیں۔

اس باب کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول صوبہ پنجاب' سندھ' سرحد اور بلوچستان میں منتخب نمائندوں اور سرکاری اداروں کی ذمہ داریوں سے متعلق ہے جبکہ حصہ دوئم میں آزاد کشمیر کے مقامی سرکاری محکموں کے بارے میں چیدہ چیدہ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

سیشن :

حصہ اول

سیشن 2.1 مقامی سطح پر منتخب نمائندوں کی ذمہ داریاں۔
لوکل گورنمنٹ آرڈیننس۔ (پنجاب' سندھ' سرحد اور بلوچستان)

سیشن 2.2 آفات کے انتظام وانصرام کیلئے مقامی سرکاری اداروں کا کردار اور ذمہ داریاں (پنجاب' سندھ' سرحد اور بلوچستان)

حصہ دوئم

سیشن 2.3 آزاد کشمیر میں آفات کا انتظام وانصرام

سیشن نمبر 2.1

مقامی سطح پر منتخب نمائندوں کی ذمہ داریاں

حصہ اول

آفات کے خدشات میں کمی اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس

اگرچہ مقامی حکومتوں کا قانون (Local Government Ordinance) آفات کے انتظام و انصرام کے حوالے سے موئثر اور مرکوز مواقع فراہم کرتا ہے لیکن صوبائی اور ضلعی سطح پر آفات سے نپٹنے کے معاملے میں اس قانون میں چند ایک قانونی اور انتظامی مسائل موجود ہیں۔

ہنگامی امداد اور آفات کے انتظام و انصرام کے حوالے سے ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کے فرائض اور اختیارات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع ناظم

ضلع ناظم کسی قدرتی آفت یا حادثے کی صورت میں ہنگامی امدادی سرگرمیوں کی تیاری اور دیگر انتظامات کرنے کا ذمہ دار ہے۔ ضلع ناظم کا فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع میں کسی بھی آفت یا حادثے سے نپٹنے کے لیے اپنی سربراہی میں ضروری اقدامات کرے تاکہ ہنگامی حالات سے احسن طریقے سے نپٹا جا سکے۔

ضلع کونسل

ضلع کونسل معذوروں، بزرگوں، نشہ کے عادی افراد، جنسی تشدد کا سامنا کرنے والے بچوں، یتیموں، مسکینوں، فاتر العقل افراد، کم سن مجرموں، محتاج اور بیمار افراد اور معاشرے کے لاوارث اور بے سہارا کم سن بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے تجاویز دیتی ہے۔

شہری ضلع[i] کونسل کی آفات سے متعلقہ ذمہ داریاں

شہری ضلع (City District) ہونے کی صورت میں آفات کے حوالے سے ضلع کونسل کے اختیارات اور فرائض درج ذیل ہیں۔

1۔ ضلع کی زمین کے مناسب استعمال کے منصوبے ترتیب دینا جس میں زمین کی درجہ بندی اور درجہ بندی کا دوبارہ جائزہ لینا شامل ہے۔

2۔ شہر کے ماحول کو متوازن و مضبوط رکھنے کے لیے تجاویز منظور کرنا۔

3۔ حلقہ بندی کیساتھ ساتھ ضلع کے لیے بنیادی منصوبہ جات (Master Plan) کی منظوری دینا۔

4۔ قوائد اور ذیلی قوانین کی تعمیل کا جائزہ لینا۔

(i)۔ مقامی حکومتوں کے قانون کے مطابق چند اضلاع کو سٹی ڈسٹرکٹ کا درجہ دیا گیا ہے۔ فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور، ملتان، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ اور کراچی کو شہری اضلاع کا درجہ دیا گیا ہے۔

5۔ زمین کے استعمال، رہائشی کالونیوں، مارکیٹوں، ماحول، سڑکوں، ٹریفک، ٹیکس اور عوام کے استعمال میں آنے والے تعمیراتی ڈھانچے کے لیے وضع کیے گئے قوانین کی تعمیل کا جائزلینا۔

6۔ پانی کے ذرائع، پانی کے ذخائر کو محفوظ کرنے کے نظام، نکاسیٔ آب، کچرے اور گندے پانی کے نکاس کا مناسب انتظام، حفظان صحت اور دیگر بلدیاتی خدمات کے مربوط نظام کو بہتر بنانے کے کام کا جائزلینا۔

تحصیل بلدیاتی انتظامیہ (Tehsil Municipal Administration)

مقامی حکومتوں کے قانون کے تحت تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ تعمیراتی ڈھانچے اور خدمات کو بہتر اور معیاری بنانے کے لیے مسلسل اقدامات کرتی رہے۔

مندرجہ بالا عمومی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کے فرائض منصبی میں درج ذیل اقدامات بھی شامل ہیں۔

1۔ دیہی اور یونین کونسل کے زیر انتظام پانی کے نظاموں کے علاوہ پانی کے ذرائع کو ترقی دینے اور ان کے نظم ونسق کی ذمہ داری بلدیاتی انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔

2۔ نکاسی آب، کوڑا کرکٹ اٹھانا اور اسے محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانا۔ گندے پانی کے نکاس کا بندوبست کرنا۔

3۔ بارشوں کے پانی کی نکاسی کا بندوبست کرنا۔

4۔ آتش زدگی پر قابو پانا۔

تحصیل کونسل

تحصیل کونسل، بلدیاتی انتظامیہ کی طرف سے تجویز کردہ حلقہ بندی، زمین کے استعمال نیز تحصیل کے ترقیاتی اور دستیاب تعمیری ڈھانچے کی مرمت و دیکھ بھال کے لیے بنائے جانے والے بنیادی منصوبوں کی منظوری دیتی ہے۔

نوٹ: مقامی حکومتوں کے قانون کے تحت شہری ضلع میں تحصیل کی جگہ ٹاؤن کونسل مندرجہ بالا فرائض سرانجام دیتی ہے۔

یونین انتظامیہ

قدرتی آفات یا غیر قدرتی حادثات کے دوران کی جانے والی امدادی سرگرمیوں میں متعلقہ محکموں اور اداروں کیساتھ تعاون کرنا یونین انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

زمین دوز نالیوں کی دیکھ بھال اور نالوں کی بھل صفائی میں شمولیت کے لیے مقامی آبادی کو متحرک کرنا بھی یونین انتظامیہ کے فرائض میں شامل ہے۔

یونین ناظم

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے سیکشن 18 شق (f) کے تحت یونین ناظم مندرجہ ذیل صورت میں متعلقہ احکام کو اطلاع دے گا:

1۔ ریاستی اور مقامی سرکاری زمین پر قائم کی جانے والی تجاوزات نیز عمارات اور زمین کے استعمال سے متعلقہ قوانین اور ذیلی قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں یونین ناظم کی ذمہ داری ہے کہ وہ متعلقہ حکام کو آگاہ کرے۔

2۔ ماحولیات اور صحت کو پیش آسکنے والے خطرات کا جائزہ لیتے رہنا اور حکام کو ان کی بروقت اطلاع دینا۔

یونین کونسل

مقامی حکومتوں کے قانون کے تحت یونین کونسل کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقے کے موسم سے مطابقت رکھنے والے زیادہ سے زیادہ درخت اگائے‘ قدرتی مناظر کے مطابق باغ لگائے اور عوامی مقامات کو خوبصورت بنانے کے لیے ان کی تزئین و آرائش کرے۔

دیہی کونسل

دیہی کونسل کی ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ پانی کی فرہمی کے ذرائع کو بڑھانا اور موجودہ ذرائع میں بہتری پیدا کرنا۔
2۔ حفظان صحت‘ صفائی اور جانوروں کی لاشوں کا محفوظ بندوبست کرنا۔
3۔ پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے اقدامات کرنا۔

ضلعی بلدیاتی دفاتر

مقامی حکومتوں کے قانون کے شیڈول اول‘ حصہ (د) میں کہا گیا ہے کہ شہری ضلعی حکومت جامع ترقی اور مندرجہ ذیل خدمات کے انتظامی امور کے لیے‘ ضلعی بلدیاتی دفاتر قائم کرسکتی ہے۔

1۔ نکاسی آب اور حفظان صحت کے اصولوں کے تحت کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگانے کا بندوبست کرنا۔
2۔ بارشوں کے پانی کی نکاسی کا بندوبست کرنا۔
3۔ سیلاب سے بچاؤ کے لیے حفاظتی انتظامات کرنا اور ہنگامی امداد کی فراہمی کے لیے منصوبے ترتیب دینا۔
4۔ قدرتی آفات اور کسی بیرونی حملے کے مقابلے کے لیے شہریوں کی تربیت اور تنظیم سازی کرنا۔
5۔ صنعتوں اور ہسپتالوں کے زہریلے اور خطرناک فاضل مادوں کو ٹھکانے لگانے کا بندوبست کرنا۔
6۔ صوبائی اور وفاقی قوانین اور معیار کے مطابق پانی‘ ہوا اور مٹی کو آلودگی سے بچانے کے لیے اقدامات کرنا نیز ماحولیاتی تحفظ کے منصوبے ترتیب دینا۔

ماحولیاتی تحفظ

مقامی حکومتوں کے قانون کا سیکشن 48 حصہ ششم ماحولیاتی تحفظ سے متعلق ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مقامی حکومتیں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لیے منصوبے ترتیب دے سکتی ہیں نیز ہوا‘ پانی اور مٹی کو آلودگی سے بچانے کے لیے ضروری اقدامات اٹھانے کا اختیار رکھتی ہیں۔

وضاحت

مقامی حکومتوں کا قانون مختلف مقامی اداروں کو یہ سنہری موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ مقامی سطح پر منصوبہ بندی کرتے ہوئے آفات کے انتظام و

انصرام کو بھی مجموعی ترقیاتی منصوبہ سازی میں شامل کریں۔ مثال کے طور پر محلّہ اور یونین کونسل کی سطح پر بنانے جانے والے ترقیاتی منصوبوں میں آفات کے خدشات کو کم کرنے والے اقدامات شامل کرنے کے لیے تحصیل بلدیاتی انتظامیہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر سکتی ہے۔ زمین کے استعمال کی درجہ بندی آفات کے خطرات میں کمی یا اضافے کا سبب بن سکتی ہے لہٰذا اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جانے والی ترقیاتی منصوبہ سازی اور زمین کی تقسیم آفات کے خطرات میں خاطر خواہ کمی کر سکتی ہے۔

تاہم یہ بات بھی درست ہے کہ آفات کے انتظام وانصرام اور امدادی سرگرمیوں سے متعلقہ چند انتہائی بنیادی نوعیت کے مسائل ابھی تک حل طلب ہیں۔ ہنگامی امداد ابھی تک صوبائی قوانین اور حکمت عملی کے تابع ہے۔ اسکے علاوہ تالاب وغیرہ کی کھدائی کے لیے ضلعی حکومت کو اب بھی صوبائی حکومت سے اجازت طلب کرنا پڑتی ہے۔

مقامی حکومتوں کے قانون کی چند دفعات اور شقیں اتنی مبہم ہیں کہ ضلعی ناظم اور ضلعی رابطہ آفیسر (DCO) کے اختیارات اور فرائض کا تعین کرتے ہوئے تنازعے کی سی صورتحال پیدا کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر سیکشن 18 کی شق (k) امدادی اشیاء کی تقسیم کے سلسلے میں ضلعی ناظم کو با اختیار بناتی ہے جبکہ آرڈیننس شیڈول دوئم کی شق نمبر 6 ضلعی رابطہ آفیسر (DCO) کو بھی ویسے ہی اختیارات سونپتی ہے۔

..........................☆☆..........................

سیشن نمبر 2.2

آفات کے انتظام و انصرام میں مقامی سرکاری اداروں کا کردار اور ذمہ داریاں

آفات کے اندیشے کو کم کرنے والے ذمہ دار اداروں کے فرائض کا مختصر جائزہ:

محکمہ موسمیات

محکمہ موسمیات بیک وقت ایک سائنسی اور خدمات فراہم کرنے والا ادارہ ہے۔ یہ ادارہ وزارت دفاع کے تحت کام کرتا ہے۔ یہ ادارہ پورے پاکستان کے موسم کا مشاہدہ و مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ موسم کا حال بتانے کا بھی ذمہ دار ہے۔ موسمی پیشین گوئیوں کے علاوہ محکمہ موسمیات درج ذیل شعبوں کا مطالعہ اور مشاہدہ کرتا ہے:

- کاشت کاری کے لیے مناسب یا نامناسب موسم کا تجزیہ کرنا۔
- زمین میں پائے جانے والے آبی ذخائر اور ان کی خصوصیات کا مطالعہ۔
- اجرام فلکی یعنی سورج، چاند ستاروں کا مطالعہ و مشاہدہ۔
- آسمان میں موجود ستاروں میں ہونے والی تبدیلیوں کی نوعیت اور خواص وغیرہ کا سائنسی بنیادوں پر مطالعہ کرنا۔
- زمین اور دیگر سیاروں کی فضاء کا مطالعہ کرنا۔
- زلزلوں کے امکانات، مقام، شدت اور وجوہات کا مطالعہ کرنا۔
- زمین کی مقناطیسی خصوصیت کا مطالعہ کرنا۔
- برقی توانائی کا مطالعہ کرنا (برقی توانائی کے مطالعے میں آسمانی بجلی، روشنی یا گرمی وغیرہ سے مل سکنے والی توانائی کا مطالعہ شامل ہوتا ہے)
- زمین پر مختلف اطراف سے پہنچنے والی ایسی شعاؤں کا مطالعہ جو عموماً بڑی قوت اور گہرے اثرات رکھتی ہیں۔ اسے کائناتی شعاؤں کا مطالعہ بھی کہا جاتا ہے۔

محکمہ موسمیات کی چند اہم ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

1۔ آفات کی شدت میں کمی کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے زمین اور موسمیاتی تبدیلیوں کی پیشگی اور بروقت اطلاع دینا۔
2۔ زرعی ترقی کے لیے ملک کے موسم کی نوعیت اور اہلیت کا تجزیہ کرنا۔
3۔ موسمیاتی پیشین گوئی کرنا۔

محکمہ آبپاشی

- سیلاب کا موسم آنے سے پہلے ہی تمام حفاظتی تعمیرات کی تسلی بخش مرمت کرنا۔
- سیلاب کے دوران امدادی کاروائیوں کیلئے خریدے گئے سامان کے لیے فوج کو مالی وسائل فراہم کرنا۔
- مقررہ ضابطوں کے تحت پانی کی فراہمی کیلئے منصوبوں کا جائزہ لینا۔
- خطرے کے مقابلے میں کمزور ترین علاقوں سے نزدیکی مقامات پر ضروری سامان اور مشینری جمع کرنا تاکہ ہنگامی صورتحال میں بروقت اور موثر بچاؤ کیا جا سکے۔
- حفاظتی بندوں، نہروں، نالوں اور نالیوں وغیرہ میں پڑنے والے شگافوں اور رخنوں کا معائنہ کرتے رہنا اور حتمی سروے کا اہتمام کرنا بھی محکمہ آبپاشی کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

محکمہ صحت

تمام صوبوں کے محکمہ صحت اپنی اپنی خودمختار حیثیت میں کام کرتے ہیں۔ تاہم مندرجہ ذیل ذمہ داریاں چاروں صوبوں کے صحت کے محکموں پر یکساں طور پر لاگو ہوتی ہیں۔

1۔ کسی بھی آفت یا ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کے لیے بروقت اور موئثر تیاری کا نظام ترتیب دینا نیز ایسے طبی ماہرین کی فہرست بنانا جو خطرے اور ہنگامی حالات سے نپٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہوں۔
2۔ ہسپتالوں میں ہنگامی مراکز قائم کرنا تاکہ آفت کی صورت میں رابطے کا فقدان نہ ہو۔
3۔ کم سے کم وقت میں ڈاکٹروں کی ٹیم کو جائے حادثہ یا آفت سے متاثرہ علاقے میں بھیجنا اور میڈیکل کیمپ لگانے کی تیاری کرنا۔
4۔ آفت زدہ علاقے اور ہسپتال کے درمیان نظام مواصلات کو مؤثر اور یقینی بنانا۔
5۔ ہنگامی طبی امدادی مراکز کو فعال بنانا۔

محکمہ زراعت اور لائیوسٹاک

1۔ آفات کی صورت میں فصلوں، زرعی زمین اور مال مویشیوں کو محفوظ رکھنے کے لیے مدد کرنا۔
2۔ آفات کے متاثرین کو کاشت کاری کے لیے ضروری آلات اور سامان (بیج، کھادیں، زرعی ادویات، مشینری وغیرہ) ادھار دینا۔
3۔ مال مویشیوں اور فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات کی شدت بارے تحقیقی سروے کرنا۔

محکمہ خوراک

1۔ آفات کے دوران حسب ضرورت خوراک کے ذخائر کی دستیابی کو یقینی بنانا۔
2۔ مقامی انتظامیہ کی طرف سے تجویز کردہ مقامات پر راشن ڈپو قائم کرنا۔

کمیونیکیشن اینڈ ورکس

1۔ سڑکوں، پلوں اور دیگر تعمیراتی ڈھانچے کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی مجموعی طور پر دیکھ بھال کرنا۔
2۔ سڑکوں اور تعمیراتی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصانات کی شدت کا اندازہ لگانے کے لیے ہونے والی تحقیق میں معاونت کرنا۔
3۔ عوامی ذرائع آمدورفت کی بحالی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر سڑکوں کی مرمت کرنا۔

ادارہ برائے ترقیاتی منصوبہ سازی

1۔ آفات کی روک تھام اور موثر امدادی سرگرمیوں کے لیے آفات رونما ہونے سے پہلے اطلاعات اور اعداد و شمار حاصل کرنے میں مدد کرنا نیز منصوبہ بندی کے لیے ضروری تجاویز دینا۔
2۔ تباہی اور نقصانات کی جانچ پڑتال میں مدد کرنا۔

فوج

1۔ سیلاب سے بچاؤ کے لیے کیے جانے والے اقدامات کا معائنہ کرنا۔
2۔ فوری امداد اور لوگوں کے محفوظ انخلاء کے لیے وسائل کا اندازہ لگانا۔
3۔ سیلاب سے حفاظت اور امدادی سرگرمیوں کے منصوبوں کا جائزہ لینا اور ضروری تبدیلیاں کرنا۔
4۔ آفت کی صورت میں خوراک کے ذخیروں، فوجوں اور اسلحہ کی نقل و حرکت کا تجزیہ کرنا۔ اس کے علاوہ طبی امداد اور خیموں کی فراہمی نیز فوجی دستوں کی نقل و حرکت کے لیے شہریوں کے ساتھ مل کر اطلاعات اور دیگر ضروری اقدامات کرنا بھی فوج کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔
5۔ ہر کور ہیڈکوارٹر میں سیلاب سے نپٹنے کے لیے ہنگامی مراکز قائم کرنا بھی فوج کی ذمہ داری ہے۔

محکمہ پولیس

پولیس کے اطلاعات کے نظام کے ذریعے تمام متعلقہ اداروں اور محکموں کو سیلاب اور دیگر آفات کی ہنگامی صورت حال سے آگاہ کرنا پولیس کا کام ہے۔

- ہنگامی صورت حال میں جرائم پر قابو پانا۔
- سیلاب کی پیشگی اطلاع، فوری امداد و بچاؤ اور لوگوں کے انخلاء کی سرگرمیوں میں مدد فراہم کرنا۔

..................☆☆..................

سیشن نمبر 2.3

آزاد کشمیر میں آفات کا انتظام وانصرام

آزاد کشمیر میں طرز حکومت پارلیمانی ہے' صدر ریاست کا آئینی سربراہ ہے۔ جب کہ وزیر اعظم چیف ایگزیکٹو ہے۔ جس کی مدد ایک کابینہ کرتی ہے۔ آزاد کشمیر کی اپنی سپریم کورٹ' اپنی ہائی کورٹ اور اپنی قانون ساز اسمبلی ہے جو اڑتالیس ارکان پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چالیس براہ راست منتخب کیے جاتے ہیں۔ جب کہ آٹھ نشستوں پر بالواسطہ انتخاب ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک ایک ٹیکنو کریٹس' مشائخ' بیرون ملک مقیم کشمیریوں اور پانچ خواتین کے لئے مخصوص ہیں۔ وزارت امور کشمیر وشمالی علاقہ جات حکومت پاکستان اور حکومت آزاد کشمیر کے درمیان رابطہ کا کام کرتی ہے۔

انتظامی ڈھانچہ

آزاد کشمیر کو دو ڈویژنوں مظفر آباد' میر پور اور آٹھ انتظامی اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مظفر آباد ریاست کا دارالحکومت ہے۔ مظفر آباد ڈویژن میں مظفر آباد' باغ' پونچھ اور سدھنوتی جب کہ میر پور ڈویژن میں میر پور' کوٹلی اور بھمبر کے اضلاع شامل ہیں۔ سیاسی عمل میں عوام کی شرکت منتخب بلدیاتی اداروں کے ذریعے یقینی بنائی گئی ہے۔ ان میں 202 یونین کونسلیں' 10 ٹاؤن کمیٹیاں' 50 مرکز کونسلیں' 2 میونسپل کارپوریشنیں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں 19 ڈویژن (تراڑکھل بھی ایک مجوزہ ڈویژن ہے) اور 1646 دیہات ہیں۔

کیمپ مینجمنٹ آرگنائزیشن

اس ادارے کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی آفت کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے افراد کو ہنگامی امداد فراہم کرے۔ یہ ادارہ کنٹرول لائن پر فائرنگ کی زد میں آنے والے مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے آنے والے مہاجرین کو بھی امداد فراہم کرتا ہے۔

محکمہ زراعت

یہ ادارہ زمین اور ذرائع آب کی پائیدار مینجمنٹ کا ذمہ دار ہے۔ گہری تحقیق کے ذریعے ایسی زرعی اجناس متعارف کروانے کی ذمہ داری بھی محکمہ زراعت پر ہے جو مقامی ماحول' موسم اور زمین سے مطابقت رکھتی ہوں۔ اسکے علاوہ محکمہ زراعت کی ذمہ داری ہے کہ وہ زرعی اجناس کو مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے اقدامات کرے۔ آفات کے بعد محکمہ زراعت زرعی اجناس کو مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے اقدامات کرے۔ آفات کے بعد محکمہ زراعت زرعی اجناس اور مال مویشیوں کو پہنچنے والے نقصانات کی تخمینہ سازی بھی کرتا ہے۔

محکمہ جنگلات

- موجودہ جنگلات کے تحفظ وانتظام کے ساتھ ساتھ لکڑی کی پیداوار بڑھانے کیلئے نئے جنگلات لگانے کا ذمہ دار ہے۔
- مال مویشیوں کی تعداد بڑھانے کیلئے چراگاہوں کی انتظام وانصرام بھی کرتا ہے۔
- شجر کاری پر عوامی آ گہی مہم مرتب کرنے اور اسکی تشہیر کا ذمہ دار ہے۔
- زمین کی زرخیزی میں اضافہ اور زمین وذرائع آب کے تحفظ کا ذمہ دار بھی ہے۔

صحت عامہ

- محکمہ صحت کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کیلئے تیار رہے اور اپنے سٹاف کی ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلئے تربیت کرے۔
- کسی بھی آفت کی صورت میں متاثرین کو فوری طبی امداد فراہم کرے نیز دیگر طبی خدمات کی فراہمی کے لیے دیگر محکموں سے تعاون کرے۔
- وبائی امراض کے سدّباب کیلئے انتظامات کرے۔

شہری دفاع

- کسی بھی ناگہانی صورت حال میں اپنے رضا کاروں کو متحرک کرے۔
- تلاش اور بچاؤ کے لئے رضا کاروں کو تربیت فراہم کرے۔
- آفات کے دوران محکمہ شہری دفاع کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ممکن حد تک قیمتی جانوں کو بچانے کی کوشش کرے، زخمیوں کو طبی امداد فراہم کرے اور انہیں قریبی ہسپتالوں میں منتقل کرے۔

لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقی

- یہ ادارہ فراہمی آب اور نکاسی آب کی سکیمیں متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ دیگر ترقیاتی فنڈز اور ترقیاتی منصوبوں کا ذمہ دار بھی ہے۔ یہ ادارہ ماحولیاتی تحفظ اور ذرائع آب کو محفوظ رکھنے کا بھی ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ بنیادی تعلیم کے لیے عمارات تعمیر کرنا، سڑکوں کی تعمیر بھی اسی ادارہ کی ذمہ داری ہے۔

- اس ادارے کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ عوام کے لیے مختلف تربیتی پروگرام تشکیل دے اور عوامی شعور اور آ گہی میں اضافہ کرے۔
- آفات کی صورت میں بحالی وتعمیر نو کے منصوبے تشکیل دے اور متاثرین کے بارے میں اعداد وشمار اکٹھا کرے۔

منصوبہ بندی وترقیات

- یہ ادارہ ترقیاتی سکیموں کی نگرانی اور تجزیے کا ذمہ دار ہے یعنی آیا منظور شدہ ترقیاتی منصوبے اپنے اہداف مکمل کر رہے ہیں یا نہیں۔
- دیگر ادارے ترقیاتی منصوبے محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات میں جمع کرواتے ہیں جن کا جائزہ لینا اس محکمے کی ذمہ داری ہے۔
- یہ ادارہ ریاست کیلئے ترقیاتی منصوبے اور حکمت عملیاں ترتیب دیتا ہے۔

وضاحت:

کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک اس میں آفات کا پہلو شامل نہ کیا جائے۔ خاص طور پر خطرات زدہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبے تمام خدشات کو مدنظر رکھ کر بنائے جاتے ہیں تاکہ وہ موجودہ خطرات میں کمی کا باعث بن سکیں۔ لہٰذا محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی ذمہ داری ہے کہ وہ خطرات کو کم کرنے والے ترقیاتی منصوبے متعارف کروائے۔

محکمہ پولیس

- محکمہ پولیس آفات کے دوران اور بعد میں جرائم کی صورتحال پر قابو پانے کا ذمہ دار ہے۔ نیز محکمہ پولیس خطرات سے دیگر محکموں کو خبردار بھی کرتا ہے۔

محکمہ خوراک

- آفات کے دوران حسب ضرورت خوراک کے ذخائز کو یقینی بنائے۔
- مقامی انتظامیہ کی طرف سے تجویز کردہ مقامات پر راشن ڈپو قائم کرنا۔

..................☆☆.........................

مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال

مقصد :

اس باب کا بنیادی مقصد مقامی افراد کو خطرات' خدشات' کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتو ں کا اندازہ لگانے کے لیے تکنیک اور مہارتیں فراہم کرنا ہے۔ بنیادی تصوّرات کی مختصر تعریف پیش کرنے کے بعد خدشات کی شناخت' تجزیے اور جانچ پڑتال کے طریقہ کار پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس باب کے اختتام تک شرکاء اشترا کی انداز میں مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال کر سکیں گے۔

اس باب میں 4 سیشن شامل کیے گئے ہیں۔ جن میں خدشات کی جانچ پڑتال کا تعارف اور خطرات' کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتو ں کی جانچ پڑتال کو تکنیکی لحاظ سے بیان کیا گیا ہے

سیشن :

سیشن 3.1	خدشات کی جانچ پڑتال اور انفرادی تصورات
سیشن 3.2	خطرات کی جانچ پڑتال
سیشن 3.3	کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال
سیشن 3.4	اہلیتو ں کی جانچ پڑتال
سیشن 3.5	فیلڈ وزٹ اور خطرات و خدشات کی نقشہ سازی

سیشن نمبر 3.1

خدشات کی جانچ پڑتال اور انفرادی تصورات

خدشات کی جانچ پڑتال اور انفرادی تصوّرات کیا ہیں؟

معمول کی زندگی میں لوگوں کو مختلف خدشات کا سامنا ہوتا ہے اور وہ انفرادی اور بعض اوقات اجتماعی طور پر ان خدشات میں کمی کی کوششیں بھی کرتے ہیں۔مثال کے طور پر دل کے مریض مختلف خدشات میں گھرے ہوتے ہیں لیکن تمبا کو نوشی ان کو درپیش خدشات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ دوسری طرف کینسر کے مریضوں کو لاحق خدشات کی نوعیت مختلف ہوتی ہے اور احتیاطی تدابیر بھی مختلف ہوتی ہیں۔اسی طرح ہر خطرے سے بھی ایک جیسے خدشات لاحق نہیں ہوتے بلکہ خطرات کی نوعیت سے خدشات کی نوعیت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو جاتی ہے۔اسی طرح مختلف مما لک اور علاقوں میں رہنے والے افراد بھی مختلف خدشات سے دوچار ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر زلزلے کی فالٹ لائن کے گردونواح میں رہنے والے لوگوں کو زیادہ اور سنجیدہ خدشات کا سامنا ہوتا ہے جبکہ نسبتاً دور رہنے والے لوگوں کے خدشات کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے۔اسی طرح غیر معیاری طور پر تعمیر شدہ گھروں میں رہنے والے لوگوں کے خدشات فالٹ لائن کے قریب لیکن معیاری اور لکڑی کے استعمال سے تعمیر ہونے والے گھروں میں رہائش پذیر افراد سے زیادہ اور مختلف ہوتے ہیں۔

خدشات کی جانچ پڑتال سے پہلے خدشے کے امکان کا بھرپور تجزیہ کیا جاتا ہے یعنی کوئی مخصوص علاقہ یا آبادی کس قسم کے خدشات سے دوچار ہے۔انسانی جانوں کے ضیاع کا زیادہ خدشہ ہے یا زرعی اجناس کی تباہی بڑا خدشہ ہے۔

کمیونٹی کو مختلف اقسام کے خدشات درپیش ہوتے ہیں لہٰذا آفات سے درپیش خدشات کئی دیگر خدشات سے متاثر ہوتے رہتے ہیں۔بلکہ بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ لوگ آفات کے خدشات پر خاطر خواہ توجہ نہیں دے پاتے کیونکہ ان کو معمول کی زندگی میں کئی محاذوں پر خدشات کا سامنا ہوتا ہے جو ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں لہٰذا وہ نمایاں خدشات کو ہی زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور آفات سے جڑے ہوئے نسبتاً اہم اور زیادہ تباہ کن خدشات نظر انداز ہوتے رہتے ہیں۔مثال کے طور پر پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے دیہات تواتر سے سیلاب' لینڈ سلائیڈنگ اور زلزلے سے متاثر ہوتے رہتے ہیں لیکن آفات کا انتظام و انصرام ان کی ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ان کے نزدیک غربت' بیماریاں اور نظام آبپاشی کی عدم موجوگی زیادہ بڑے خدشات ہیں۔خدشات کی جانچ پڑتال آفات کے انتظام و انصرام کی بنیاد ہے لہٰذا اس کے تصوّر کو گہرائی میں جا کر سمجھنا از حد ضروری ہے۔اس کے ساتھ ساتھ خدشات کے بارے میں یہ انفرادی قسم کے تصوّرات بھی آفات کے انتظام و انصرام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ایک متوقع وقت کے دوران' کسی خاص علاقے اور وہاں رہائش پذیر افراد کو درپیش خطرے کی اشتراکی انداز میں جانچ پڑتال کرنے کے ساتھ

ساتھ خطرے کے امکانات' نوعیت' شدت اور منفی اثرات کا جائزہ لینا آفت کے خدشے کی جانچ پڑتال کہلاتا ہے۔ یہ عمل خطرے کی زد میں آنے والے عناصر (لوگ' گھر' تعمیراتی ڈھانچے' سہولیات یعنی سکول' ہسپتال' خدمات' ذرائع روزگار اور دیگر) کو پہنچ سکنے والے نقصانات اور منفی اثرات کا اندازہ لگانے میں مدد دیتا ہے۔ آفت کے خدشے کی جانچ پڑتال کے عمل میں اس بات کا بھی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ایک مخصوص گروہ' ایک خاص خطرے کے سامنے زیادہ کمزور کیوں ہے؟ جبکہ ایک دوسرا گروہ اسی خطرے کے سامنے نسبتاً کم کمزور کیوں ہے؟ مقابلہ کرنے کے نظام اور دستیاب وسائل کی شناخت بھی آفات کے خدشے کی جانچ پڑتال کا حصہ ہیں۔ خدشات کی جانچ پڑتال کسی علاقے کو درپیش خطرات کے بارے میں باوثوق تحقیقی اعدادوشمار اور گہرے مشاہدے کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ اگرچہ خطرات کے بارے میں مقامی علم بھی اہم ہے لیکن اگر ماضی میں کسی علاقے میں کوئی آفت رونما نہ ہوئی ہو تو ان حالات میں تحقیق پر مبنی اعدادو شمار مزید اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔

خدشات کی جانچ پڑتال کیوں کی جاتی ہے؟

- خدشات کی جانچ پڑتال کے ذریعے خاص طور پر آفات سے متعلقہ ''ابتدائی اعدادوشمار'' حاصل کیے جاتے ہیں۔ جنہیں بعد ازاں منصوبہ سازی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- خدشات کی جانچ پڑتال سے موئثر ہنگامی امداد کے انتظامات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جبکہ اس عمل سے حاصل ہونے والے ابتدائی اعدادوشمار ہنگامی امداد کی فراہمی کیلئے ممکنہ مادی نقصانات' ضروریات اور اہلیتوں کی جانچ پڑتال کیلئے مفید ہوسکتے ہیں۔
- آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال ایسے امکانات کا اظہار کرتی ہے جو اموات' بیماریوں' معاشی اور ماحولیاتی نقصانات کی وجہ بن سکتے ہیں۔ آفات کے اندیشوں کی جانچ پڑتال کا عمل مندرجہ ذیل چار مراحل سے باہم مربوط ہے۔

1۔ خطرات کی جانچ پڑتال۔
2۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال۔
3۔ اہلیتوں کی جانچ پڑتال۔
4۔ حقیقی منصوبہ سازی۔

خدشات کی زد میں آنے والے عناصر

یوں تو خدشات کی زد میں آنے والے عناصر کی فہرست کافی طویل ہوسکتی ہے اور ہر خطرے سے مختلف قسم کے خدشات وابستہ ہو سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر انسانی زندگی سے وابستہ پانچ اہم عناصر کو سامنے رکھ کر خدشات کی جانچ پڑتال کرنی چاہیئے ۔ ممکنہ خطرات کا شکار ہوسکنے والے یہ عناصر انسانی زندگی سے وابستہ مختلف اثاثہ جات اور وسائل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اثاثہ جات اور وسائل سے مراد وہ عناصر ہیں جو انسان کی بودوباش اور بہتر معیار زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان عناصر کو مدنظر رکھنے سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خطرات انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ خدشات کی جانچ پڑتال میں ان عناصر کو استعمال کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہر طرح کی کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کی جانچ پڑتال ہو سکے اور کوئی بھی پہلو نظرانداز نہ ہو۔

خدشات کی جانچ پڑتال کا زیادہ انحصار تجربہ کار سہولت کار پر ہوتا ہے لیکن اس امکان کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ سہولت کار کا تجربہ اور تعلیمی پس منظر خدشات کی جانچ پڑتال پر اہم اثرات چھوڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ایسا سہولت کار جو سوشل ورک میں مہارت اور تجربہ رکھتا ہے۔ تعمیراتی پہلوؤں کو نظر انداز کر سکتا ہے اور ایک ماہر تعمیرات ماحولیاتی خدشات کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ اسی طرح انجینئر حضرات مقامی علوم اور مہارتوں کی اہمیت سمجھنے میں پس و پیش سے کام لے سکتے ہیں۔ لہٰذا تجویز کیا جاتا ہے کہ خدشات کی جانچ پڑتال میں مندرجہ ذیل پانچ اہم عناصر کو مدنظر رکھا جائے۔

معاشی اثاثہ جات۔

اس سے مراد ایک گھرانے کی سطح پر حاصل ہونے والی آمدن، اخراجات اور وہ اثاثہ جات ہیں جو وقت پڑنے پر رقم میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مال مویشی، زرعی آلات وغیرہ ایسی اشیاء ہیں جو انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں کام آ سکتی ہیں۔ اس میں بینکوں میں موجود بچت وغیرہ بھی شامل ہے۔

قدرتی اثاثہ جات / وسائل

اس میں جنگلات، دریا، چراگاہیں، پینے کا پانی، زمین، جنگلی پھل اور جڑی بوٹیاں شامل ہیں۔ دیکھا جاتا ہے کہ آیا مقامی علاقے میں قدرتی وسائل دستیاب ہیں یا نہیں اور اگر ہیں تو کن افراد کی ان تک رسائی ہے۔ جنگلات کا کٹاؤ اور زرخیز زمین کم ہوتی ہوئی پانی کی سطح پر گفتگو کی جا سکتی ہے۔

تعمیراتی اثاثہ جات

اس میں بنیادی ڈھانچے یعنی مکانات، سڑکوں، سکولوں، ہسپتالوں اور مواصلات کے نظام پر گفتگو کی جاتی ہے۔ اگرچہ زیادہ تر بنیادی ڈھانچہ حکومتی ملکیت اور اس کے زیر انتظام ہوتا ہے لیکن لوگ اس کو تواتر سے استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا اس میں پائی جانے والی کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کا احاطہ کرنا ازحد ضروری ہے۔

انفرادی اثاثہ جات

اس میں مقامی افراد کی مہارتیں، معلومات، کام کرنے کی صلاحیت، جسمانی صحت اور قوت مدافعت شامل ہے۔ اس میں دیکھا جاتا ہے کہ آیا مقامی افراد میں یہ اہلیتیں موجود ہیں یا نہیں۔ مختلف قسم کے دباؤ انفرادی صلاحیتوں کو متاثر کرتے ہیں اور اسی طرح مختلف انفرادی اہلیتیں مجموعی طور پر معاشرے میں مثبت تبدیلیوں کا باعث بھی بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر زیادہ بچوں پر مشتمل گھرانے کو ممکنہ طور پر زیادہ وسائل کی ضروت ہوتی ہے لیکن بچوں کی ذمہ داریوں کی وجہ سے بھی تمام لوگ کام نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف کھیتی باڑی میں مہارت اور دلچسپی رکھنے والے افراد اپنے مختلف اقدامات کے باعث قدرتی وسائل کے ضیاع یا تحفظ کا سبب بن سکتے ہیں۔ لوگوں کے انفرادی اعتقادات قریبی لوگوں کی اہلیتوں یا کمزور دفاعی صلاحیتوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔

معاشرتی اثاثہ جات

معاشرے میں موجود مختلف گروپوں کے درمیان اچھے یا برے تعلقات لوگوں کی کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں پر ہر دو طرح سے اثر انداز ہو سکتے ہیں لیکن اس پہلو کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ قبیلہ یا خاندان اس عنصر میں اہم ترین اثاثہ ہو سکتا ہے۔ خاندانی تنازعات کے حل کے ساتھ ساتھ خاندان یا قبیلہ مشکل حالات میں خاندان کے افراد کی بھرپور مدد کرتا ہے۔ مختلف نیٹ ورک کی رکنیت حاصل کرنے سے لوگوں کی اطلاعات تک آسان رسائی ممکن ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کے مختلف گروہوں کے مابین اچھے تعلقات سے باہمی تعاون اور ایک دوسرے کے وسائل سے استفادہ کرنے کا رواج پروان چڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ معاشرتی اثاثہ جات لوگوں کی اہلیتوں میں اضافہ کر سکتے ہیں لیکن معاشرتی مسائل کی وجہ سے کمزور دفاعی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

خدشات کی حقیقی جانچ پڑتال سے پہلے ضروری ہے کہ مطالعہ کرنے والے افراد اور ورکشاپ کے شرکاء مندرجہ ذیل پی آر اے ٹولز کا بغور مطالعہ کریں۔

خطرات کی نقشہ سازی

خدشات کی جانچ پڑتال کے دوران کیے جانے والے ارضیاتی، جغرافیائی اور تاریخی معلومات کے تجزیے کی روشنی میں خطرات کی نقشہ سازی کی جاتی ہے۔ خطرات کی نقشہ سازی میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کون سا علاقہ کس مخصوص خطرے کی زد میں ہے۔ اس خطرے کی نوعیت، شدت اور اثرات کیا ہو سکتے ہیں؟ نیز کون کون سے عناصر کو زیادہ نقصانات پہنچنے کا احتمال ہے۔

تاریخی حوالے (Time line) یعنی ماضی میں آنے والی آفات نے لوگوں کو کس طرح متاثر کیا؟

- آپکے علاقے میں آخری آفت کب آئی؟
- سب سے ہولناک اور تباہ کن آفت کب آئی؟
- کیا آپکے علاقے کو درپیش خطرات بڑھ رہے ہیں؟ کم ہو رہے ہیں؟ یا ان میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی جا رہی؟ (یاد رکھیں کہ بڑھتے ہوئے عالمی درجہ حرارت کی وجہ سے موسم سے متعلقہ خطرات میں تبدیلیاں آ رہی ہیں)

تعداد و ترتیب: یعنی خطرات رونما ہونے کے امکانات کا جائزہ

- عام طور پر خطرات کتنے عرصے بعد رونما ہوتے ہیں؟
- خطرات رونما ہونے سے کتنی دیر پہلے اطلاع مل جاتی ہے؟
- خطرات رونما ہونے کی رفتار کتنی تیز ہے؟
- پیشگی اطلاعات کے کون سے اشارے اور علامتیں دستیاب ہیں؟
- لوگوں کو کیسے معلوم ہوتا ہے کہ خطرہ اپنی انتہائی حد تک پہنچ گیا ہے؟

علاقہ: خطرات زدہ علاقوں کی نشاندہی کرنا

- کون سا اور کتنا علاقہ آفات و خطرات کی لپیٹ میں ہے؟
- کون سے علاقہ جات آفات سے متاثر ہوئے؟

دورانیہ:

- عموماً شناخت کردہ خطرے کا دورانیہ کیا ہوتا ہے یا کیا ہوسکتا ہے؟
- مثال کے طور پر زلزلے کے بعد آنے والے جھٹکے کتنے دن ہفتے یا سال تک جاری رہتے ہیں یا رہیں گے؟
- سیلاب کا پانی کتنے دن بعد اترتا ہے؟

آفات کی جانچ پڑتال کیلئے چند اہم پی۔آر۔اے ٹولز۔

تاریخی حوالے (Timeline)

یہ پی۔آر۔اے ٹول ماضی میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور موجودہ صورتحال کو بہتر انداز میں سمجھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سال	مقام	آفت	اثرات	ثانوی خطرات	شدت
2000ء	بدین	سمندری طوفان			
2001ء	سیالکوٹ	سیلاب			
2002ء	چولستان	خشک سالی			
2003ء	جھنگ	سیلاب			
2004ء	مانسہرہ	زلزلہ			
2005ء	کشمیر	زلزلہ			
2006ء	سکردو	برفانی تودے			

موسمیاتی کیلنڈر (Seasonal Calendar)

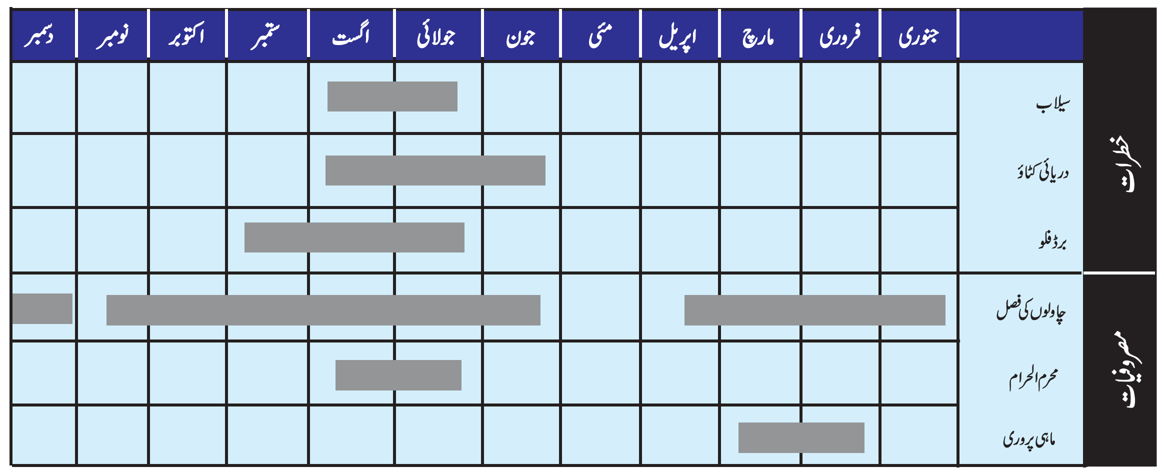

درجہ بندی اور ترجیحی خطرات کی نشاندہی

وضاحت:

ایک علاقے کو بیک وقت کئی طرح کے خطرات اور نقصان کے خدشات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک علاقہ زلزلے' سیلاب' لینڈ سلائیڈ اور بیماریوں کے خدشات میں گھرا ہوا ہے تو مقامی لوگوں کی رائے کے تناظر میں اہم ترین خطرے کی شناخت انتہائی ضروری ہے۔ اسی طرح شدید ترین خطرے سے لے کر درمیانے اور نسبتاً کم درجے کے خطرے کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجیحات طے کی جاتی ہیں۔ یہ ٹول انتہائی اہم ہے کیونکہ ترجیحات کا عمل ہی ایسی ممکنہ حکمت عملیوں کے لیے فیصلہ سازی کی راہ ہموار کرتا ہے جو مختلف خدشات سے نپٹنے کے لیے ضروری ہیں۔

نمونہ سوالات

خدشات وخطرات کی حقیقی ترجیحات طے کرنے کیلئے مندرجہ ذیل فارم نمونے کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ (مقامی حالات وصورتحال کے مطابق سوالات میں ردوبدل کیا جا سکتا ہے)۔

فارم نمبر 1

آپکے علاقے میں کون سی آفت کا خطرہ سب سے زیادہ شدید ہے؟

سیلاب ☐ خشک سالی ☐ لینڈ سلائیڈنگ ☐ آگ ☐

سمندری طوفان ☐ صنعتی حادثات ☐ دیگر ☐

فارم نمبر 2

آپ کو کون سے درمیانی درجے کے خطرات کا سامنا ہے؟

سیلاب ☐ خشک سالی ☐ لینڈ سلائیڈنگ ☐ آگ ☐

سمندری طوفان ☐ صنعتی حادثات ☐ دیگر ☐

فارم نمبر 3

آپ کو کون سے معمولی نوعیت کے خطرات کا سامنا ہے؟

سیلاب ☐ خشک سالی ☐ لینڈ سلائیڈنگ ☐ آگ ☐

سمندری طوفان ☐ صنعتی حادثات ☐ دیگر ☐

درجہ بندی کا طریقہ

خطرات اور کمزور دفاعی صلاحیتوں یا اہلیتوں کی درجہ بندی ایک لمبی مشق ہے کیونکہ لوگوں کے خیالات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور ایک خاص نتیجے پر پہنچنے کیلئے ایک لمبی بحث کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس بحث کو نسبتاً مختصر وقت میں بھی مکمل کیا جا سکتا ہے۔

عام طور پر خطرات' کمزور دفاعی صلاحیتوں' اہلیتوں اور سرگرمیوں کی درجہ بندی کیلئے کئی ایک طریقہ کار استعمال کیے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ

1۔ چارٹ پر مقامی علاقے کو درپیش تین خطرات لکھیں۔
2۔ ہر فرد کو پانچ بیج یا پتے وغیرہ فراہم کریں۔
3۔ ہر شخص کو کہیں کہ وہ اپنی پہلی ترجیح کیلئے تین بیج' دوسری ترجیح کیلئے دو بیج اور تیسری ترجیح کیلئے ایک بیج مناسب چارٹ پر رکھیں۔
4۔ ہر ایک چارٹ پر رکھے گئے بیجوں کو گنیں اور نتیجے کا اعلان کریں۔

دوسرا طریقہ

1۔ جس موضوع پر ترجیحات طے کرنا مقصود ہوں اس کے مطابق مختلف خطرات وخدشات' کمزور دفاعی صلاحیتوں' اہلیتوں' سرگرمیوں کو کارڈز پر تحریر کریں۔
2۔ گروپ سے کہیں کہ وہ بحث وتمحیص کر کے اپنی ترجیحات طے کریں۔ شدید ترین خطرے' خدشے' کمزور دفاعی صلاحیت یا اہم ترین اہلیت اور سرگرمیوں کا کارڈ سب سے اوپر لگائیں۔ اسی طرح درجہ بہ درجہ تمام موضوعات پر مبنی دوسرے اور تیسرے درجے کی ترجیح کا تعین کریں۔

تیسرا طریقہ

1۔ خطرات کی شناخت کے لیے شرکاء میں فارم نمبر 1 تقسیم کریں۔
2۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں یا اہم ترین مسئلے کی شناخت کیلئے فارم نمبر 2 تقسیم کریں۔
3۔ فارم پُر کرنے سے پہلے شرکاء کو بحث کی دعوت دیں۔
4۔ شرکاء سے پوچھیں کہ آپ کے علاقے کو درپیش اہم ترین خطرہ کون سا ہے یا خطرات سے نپٹنے کی راہ میں سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے۔
5۔ شرکاء کو بھرپور بحث کا موقع دیں۔ ممکن ہے کہ بحث کے دوران کچھ لوگوں کی ترجیحات تبدیل ہو جائیں۔
6۔ بحث ختم ہونے کے بعد آپ شرکاء سے کہیں کہ وہ اپنا اپنا فارم پُر کریں۔

اس دوران چارٹ یا وائٹ بورڈ پر مندرجہ ذیل خاکہ لکھیں۔

خطرات	ووٹ	درجہ بندی
زلزلہ		

7۔ جب شرکاء فارم پُر کرلیں تو انہیں کہیں کہ جن لوگوں کی پہلی ترجیح زلزلہ ہے وہ ایک گروپ میں کھڑے ہو جائیں۔ اسی طرح جن کی پہلی ترجیح سیلاب یا خشک سالی یا کوئی بھی دوسرا خطرہ ہے تو وہ علیحدہ گروپوں میں کھڑے ہو جائیں۔
8۔ موضوعات کے حوالے سے تمام گروپوں کی گنتی کریں اور بورڈ پر ووٹوں کا اندراج کریں۔
9۔ دوسری اور تیسری ترجیح کی شناخت کیلئے سرگرمی نمبر 7 اور 8 دہرائیں۔

تمام لوگوں کی ترجیحات جاننے کے بعد بورڈ پر بنائے گئے فارم کا خاکہ کچھ یوں ہوگا۔

خطرات	ووٹ			درجہ بندی		
	پہلی ترجیح	دوسری ترجیح	تیسری ترجیح	پہلا	دوسرا	تیسرا
زلزلہ	10	03	07	زلزلہ	سیلاب	وبائی امراض
لینڈ سلائیڈنگ	07	05	08			
سیلاب	03	12	05			
خشک سالی	03	12	05			
سمندری طوفان	03	12	05			
وبائی امراض	03	12	05			

خطرات کی جانچ پڑتال کا فارم

خطرہ	سیلاب
تاریخی حوالے	1970ء سے دریا پر بند باندھنے کی وجہ سے سیلابوں میں اضافہ ہوا ہے۔
تعداد وترتیب	ہر سال
رفتار	کبھی کبھار ایک ہفتے کی موسلا دھار بارش کے بعد سیلاب آتے ہیں لیکن عام طور پر چند گھنٹوں کے اندر سیلاب آ جاتا ہے
مقام	ضلع جنگ کے دیہات
دورانیہ	دو ماہ سے زیادہ
شدت	یہ انتہائی شدت کے سیلاب ہوتے ہیں جس سے کئی مکانات گر جاتے ہیں۔ جبکہ کئی افراد پانی میں ڈوب جاتے ہیں

خطرات کی نقشہ سازی

خطرات کی زد میں آنے والے عناصر کی شناخت میں مددگار ہوسکتی ہے

زیادہ سے زیادہ افراد سے رابطہ

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی بہتر سمجھ بوجھ کے لیے زیادہ سے زیادہ افراد اور مقامی اداروں سے رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ اس طریقہ کار سے معاشرے کی ہیئت اور نوعیت سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جبکہ معاشی اور مادی کمزور دفاعی صلاحیتوں کے بارے میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے زیادہ سوالات کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

موسمی کلنڈر

موسموں کی ترتیب، شدت، موسمی بیماریوں کے بارے میں حقائق سے آگاہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

مشق

سوال۔ خدشات کی جانچ پڑتال کے کتنے مراحل ہیں؟

سوال۔ خطرات کی جانچ پڑتال کیلئے کون سے پی آر اے ٹولز مناسب ترین ہیں؟

سوال۔ خطرات کی زد میں آسکنے والے پانچ اہم عناصر کون سے ہیں؟

سیشن نمبر 3.2

خطرات کی جانچ پڑتال

خطرات کی جانچ پڑتال' خدشات کی جانچ پڑتال کا پہلا مرحلہ ہے۔ایک علاقے کو بیک وقت کئی خطرات کا سامنا ہوسکتا ہے۔مثال کے طور پر اگرایک علاقہ زلزلے' سیلاب' لینڈ سلائیڈنگ اور بیماریوں کے خطرات سے دوچار ہے تو مقامی لوگوں کی رائے کے تناظر میں اہم ترین خدشے کی شناخت ضروری ہے۔اسی طرح بتدریج تمام خطرات کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔یعنی شدید خطرے سے لے کر درمیانے اور کم درجہ کے خطرے کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجیحات طے کی جاتی ہیں۔

اگرچہ خطرات کی جانچ پڑتال کا زیادہ تر دارومدار تاریخ میں آنے والی آفات کے تجزیے پر ہوتا ہے تاہم نئی اقسام کے ایسے خطرات کے امکانات کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے جن کا مقامی افراد کو کوئی تجربہ نہیں۔ بدلتے ہوئے موسمیاتی' معاشی' معاشرتی اور سیاسی رجحانات نے کئی طرح کے نئے خطرات کو بھی جنم دیا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ پیدا ہونے والے نئے خطرات پر غوروفکر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی۔لیکن نئے پیدا ہونے والے خطرات کسی بڑی اور تباہ کن آفت کا روپ دھار سکتے ہیں۔مثال کے طور پر گروہی تنازعات' صنعتی خطرات' گیس سٹیشنوں پر آگ اور مختلف بیماریوں کے خطرات وغیرہ۔

خطرات کی شناخت

خطرات کی جانچ پڑتال میں خطرات کی شناخت پہلا مرحلہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ خطرات قدرتی بھی ہوسکتے ہیں اور غیرقدرتی بھی۔مثال کے طور پر زلزلہ ایک قدرتی خطرہ ہے لیکن ڈیم ٹوٹنے یا بند ٹوٹنے سے اچانک آنے والا سیلاب غیر قدرتی خطرہ کہلائے گا۔اپنی نوعیت اور اثرات کے اعتبار سے شدید ترین خطرے کی شناخت کے بعد خطرات کے تجزیے کا مرحلہ شروع کیا جائے گا۔

خطرات کی جانچ پڑتال

شناخت کردہ خطرے کی جانچ پڑتال کے دوران خطرے کے رونما ہونے کے امکانات' ممکنہ اثرات' دورانیے' متاثر ہوسکنے والے علاقے اور مختلف عناصر کی شناخت پی آر اے ٹولز کے ذریعے کی جاتی ہے۔

خطرات کے بھرپور تجزیے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے پس پردہ کارفرما قوتوں اور ان کی زد میں آسکنے والے عناصر کا جائزہ لیا جائے۔
خطرات کی نوعیت اور شدت کو سمجھنے کیلئے مندرجہ ذیل نکات زیرغور لائیں۔

پس پردہ قوتیں

گو کہ انسان بہت سی فطری قوتوں سے مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہے، تاہم کچھ فطری قوتیں ایسی بھی ہیں جن کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ خطرات کی شدت اور نوعیت کے گہرے تجزیے کے لیے ضروری ہے کہ ان خطرات کے پس پردہ کارفرما قوتوں کو سمجھا جائے۔ مختلف خطرات کے پیچھے کئی قوتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ جب یہ قوتیں ایک خاص انداز اختیار کرلیں تو خطرات آفات میں تبدیل ہو جاتے ہیں لہٰذا خطرات کی جانچ پڑتال کے عمل میں مذکورہ قوتوں کا گہرا مطالعہ کرنا بھی شامل ہے۔ مختلف قوتیں اور ان سے متعلقہ خطرات کیلئے نیچے دیا گیا جدول ملاحظہ فرمائیں۔

پس پردہ قوتیں	بنیادی خطرات	ثانوی خطرات	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	کمزور دفاعی صلاحیتیں			اہلیتیں
				کمزور بنیادی ڈھانچہ	معاشرتی وسیاسی	معاشی	
پانی	سیلاب	ماحولیاتی آلودگی، وبائی امراض، ڈیموں کا ٹوٹنا سانپوں کا ڈسنا۔	انسانی آبادیاں، ذرائع روزگار، زرعی اجناس، بنیادی تعمیراتی ڈھانچہ، مواصلات کا نظام (سڑکیں، سکول، بجلی، پانی وغیرہ۔	غیر معیاری تعمیرات، خطرناک جگہوں پر رہائش، بنیادی سہولیات تک محدود رسائی، انخلاء کا بندوبست نہ ہونا۔	مختلف گروہوں کے درمیان تناؤ، رابطے کا فقدان، طرز حکومت، کمزور خاندانی ڈھانچہ، قوت فیصلہ کی کمی، کمزور گروہ سے تعلق (بچے، بوڑھے، عورتیں) کم علمی، صنفی امتیاز۔	☆ غربت، وسائل کی کمی، سوشل سیکیورٹی کی عدم موجودگی، متبادل انتظامات کا نہ ہونا۔ ☆ غیر محفوظ ذرائع روزگار	روایتی مقامی علم، مقامی تنظیمیں، سرکاری امداد، مثبت رویے، محفوظ تعمیرات، مقامی افراد کی شمولیت، رضا کار، درکار وسائل کی شناخت کا نظام وغیرہ۔
	شدید بارشیں	آسمانی بجلی شہری سیلاب ندی نالوں میں طغیانی وبائی امراض (ملیریا وغیرہ)۔	دیہاڑی دار مزدور، نشیبی علاقے، تیار فصلیں، بجلی کا نظام، سڑکیں، ریلوے، سکول، خوراک، پانی، کچی آبادیاں وغیرہ۔	نکاسی آب کا غیر معیاری بندوبست، خوراک اور صحت کی سہولتوں کی عدم دستیابی، غیر محفوظ تعمیرات۔	بارشوں کے منفی اثرات سے نپٹنے کے منصوبہ جات کی عدم دستیابی، منفی رویے، طرز حکومت۔	وسائل کی کمی، قوت خرید کا نہ ہونا، مہنگائی، قوت مدافعت کی کمی، جانوروں کے لیے خوراک کی کمی۔ ذرائع روزگار کی عدم دستیابی۔	سرکاری وسائل، غیر سرکاری تنظیمیں، عوام میں آفات کے بارے میں معلومات، بروقت اطلاعات فراہم کرنے کا نظام۔
	ڈیموں کا ٹوٹنا	اچانک اٹھنے والا سیلاب، زمین کی اندرونی سطح پر دراڑیں۔	دیہی آبادی، مال مویشی، انسانی جانیں، زرعی اجناس، خدمات وسہولیات کا بنیادی ڈھانچہ، صنعتیں، پاور پلانٹس وغیرہ۔	کمزور بنیادی ڈھانچہ، ملحقہ علاقوں میں متبادل انتظامات کی عدم موجوگی، پیشگی اطلاعات کا نظام نہ ہونا، لوگوں کے محفوظ انخلاء میں مشکلات۔	غیر ذمہ دارانہ حکومتی رویہ، سیاسی چپقلش، بے اعتباری، گروہوں کے درمیان تنازعات۔ بیرونی امداد کے حصول میں مشکلات، نظریاتی اختلافات، سیاسی الزام تراشی۔	ذرائع روزگار کی عدم دستیابی اور غیر محفوظ ذرائع روزگار، بحالی کی قوت کا نہ ہونا، غیر معیاری ہنگامی امداد، مقامی حکومتوں کے پاس وسائل کی کمی، طبی سہولیات کے لیے وسائل کی کمی۔	ایسی صورتحال سے نپٹنے کے لیے دستیاب مقامی وسائل، کشتیوں کی دستیابی، ماہر افرادی قوت، رضا کار تنظیمیں، پیشگی اطلاعات کا موثر نظام۔

پس پردہ قوتیں	بنیادی خطرات	ثانوی خطرات	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	کمزور دفاعی صلاحیتیں			اہلیتیں
				کمزور بنیادی ڈھانچہ	معاشرتی وسیاسی	معاشی	
ہوا اور پانی	سمندری مدوجزر، طوفان، سائیکلون، ٹائی فون وغیرہ۔	زرخیز زمین کا بنجر ہونا، شدید آندھی کا خطرہ، تیل بردار جہازوں کی تباہی سے سمندری حیات کو درپیش خطرات۔	ساحلی علاقہ جات، بندرگاہیں، سمندر میں محوسفر جہاز، مواصلات کا نظام، انسان، جانور، ترقیاتی منصوبے وغیرہ۔	قبل از وقت اطلاعات کے نظام کی عدم موجودگی، غیر موثر ہنگامی امداد، صحت اور خوراک کے محدود ذرائع، پناہ گاہوں کی کمی۔	رابطے کا فقدان، سرکاری عدم تعاون، متحرک اور ماہر افرادی قوت کی کمی۔ کمزور اعتقادات، رسم و رواج	غیر محفوظ ذرائع روزگار یعنی ماہی گیری وغیرہ، آفات سے نپٹنے کے نظام کی عدم موجودگی، غربت۔	ہنگامی امداد کی صورتحال، پیشگی اطلاعات کا نظام، محفوظ پناہ گاہیں بیرونی دنیا سے رابطے کا نظام، ماہر افرادی قوت، کشتیوں وغیرہ کا بندوبست۔
چٹانی پلیٹوں کی حرکت	زلزلے سونامی	لینڈ سلائیڈ، ماحولیاتی ابتری، وبائی امراض، خشک ساحلی علاقہ جات میں تباہ کن سیلاب، چٹانوں کی منتقلی وغیرہ۔	لوگ، عمارات، مواصلات کا نظام (فون، سڑکیں، ذرائع نقل وحمل) بجلی کا نظام، سکول، ہسپتال وغیرہ۔	محدود قوت مدافعت، غیر محفوظ تعمیرات، فطری ماحول سے مطابقت نہ رکھنے والے ترقیاتی منصوبے۔	غیر محفوظ ذرائع روزگار، معاشی عدم تحفظ۔ سیاسی ترجیحات کا نہ ہونا، معلومات کی کمی، امن عامہ کی ابتر صورتحال۔	متبادل ذرائع روزگار کی عدم موجودگی، کم آمدن، خوراک کے ذخائر کی کمی۔	قبل از وقت اطلاعات کا مناسب انتظام، متحرک مقامی، صوبائی ومرکزی حکومتیں، قوت مدافعت، ماہر افرادی قوت، بیرونی امداد کے حصول کا شفاف بندوبست۔

مشق:

1۔ اپنے علاقے کو درپیش مختلف خطرات تحریر کریں۔

....

....

....

2۔ کیا آپ اپنے شناخت کردہ خطرات کی زد میں آنے والے عناصر اور خطرات کے اثرات بیان کر سکتے ہیں؟

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

سیشن نمبر 3.3

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال

باب نمبر 1 میں آپ کمزور دفاعی صلاحیتوں اوران کی مختلف اقسام کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ اگر آپ اپنے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لیں تو کمزور دفاعی صلاحیتوں کا تصورمزید واضح ہوجائے گا۔ مثال کے طور پر ایک ہی خاندن کے افراد خطرات' عادات واطوار اور نفسیات کی وجہ سے بیرونی یا اندرونی معاملات سے مختلف انداز میں متاثر ہوتے ہیں۔ خاندان کے کچھ افراد ذراسی موسمی تبدیلیوں سے بیمار ہوجاتے ہیں جبکہ کچھ پر موسم زیادہ اثر اندازنہیں ہوتا۔ اسی طرح مختلف پس منظر رکھنے والے لوگ بھی مختلف نفسیاتی دباؤ کا مقابلہ اپنی سوچ' تعلیمی پس منظر اور وسائل کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف انداز میں کرتے ہیں۔ بچوں میں شدید موسم کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بڑوں کے مقابلے میں نسبتاً کم ہوتی ہے۔ انسان بہت کچھ کرنا چاہتا ہے لیکن کبھی خاندانی مجبوریاں' کبھی معاشرے کا دباؤ اور کبھی وسائل انسانی خواہشات کے آڑے آجاتے ہیں۔ تصوّر کیجئے کہ آپ اپنے بچے کو اعلیٰ تعلیم دلوانا چاہتے ہیں لیکن آپ کے وسائل اس کی اجازت نہیں دیتے یا آپ ایک صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں لیکن آپ کے علاقے میں پانی کی آلودگی حد سے بڑھ چکی ہے تو یہ تمام علامات آپ کی کمزور دفاعی صلاحیتوں میں شمار ہوں گی۔

آفات کے مضمون میں کمزور دفاعی صلاحیتوں کی تعریف کچھ یوں کی جاسکتی ہے:

> خطرات کا سامنا کرنے والی آبادیوں کے وہ معاشی' معاشرتی' ارضیاتی' ماحولیاتی مسائل جو خطرات کے اثرات میں اضافے کا باعث بنتے ہیں اس علاقے کی کمزور دفاعی صلاحیتیں کہلائیں گی۔

جب ایک خطرہ آفت کا روپ دھار لیتا ہے تو خطرے کی زد میں آنے والے عناصر (لوگ' عمارات' زرعی اجناس' خدمات اور سہولیات) نقصانات اور تباہی سے دوچار ہوسکتے ہیں۔ یہ عناصر آفت کے رونما ہونے کے بعد مادی' ماحولیاتی' معاشی ومعاشرتی نقصانات کی تخمینہ سازی کے دوران شناخت کیے جاتے ہیں۔ عام طور پر ضروریات اور نقصانات کی تخمینہ سازی ہنگامی بنیادوں پر امدادی اشیاء کی تقسیم اور ازالے کے لیے کی جاتی ہے۔ یہ عمل آفات رونما ہونے کی وجوہات کا احاطہ ہرگز نہیں کرتا۔ لہٰذا متاثرہ علاقہ مستقبل میں اسی یا اس سے مختلف نوعیت کی آفت کا شکار ہوسکتا ہے۔

آفات کے بعد کی جانے والی ضروریات کی جانچ پڑتال معاشرے کے مختلف عناصر پر پڑنے والے فوری اثرات کا احاطہ کرتی ہے جبکہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال خطرے کی زد میں آنے والے عناصر کو پہنچنے والے یا ممکنہ نقصانات کی وجوہات شناخت کر کے ان کی قوت مدافعت میں اضافے کے لیے تجاویز پیش کرتی ہے۔

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کے عمل میں خطرے کی زد میں آسکنے والے عناصر کی شناخت کے ساتھ ساتھ ان میں پائی جانے والی اہلیتوں میں کمی کی وجوہات کا ماہرانہ جائزہ لیا جاتا ہے۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کے عمل میں کسی خاص علاقے کی ممکنہ خطرات کا موثر مقابلہ نہ کرسکنے کی وجوہات جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ مقامی ادارے اور معاشرتی نظام آفات کے نتیجے میں کس حد تک فعال رہ سکتے ہیں اور اگر فعال نہیں رہ سکتے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال میں یہ سوال انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ ایک ہی خطرے سے دوچار ایک ہی علاقے کے لوگ ایک دوسرے سے نسبتاً زیادہ یا کم کمزور کیوں ہوتے ہیں۔

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کب کی جاتی ہے؟

عام طور پر کمزور دفاعی صلاحیتوں کا علم کسی آفت رونما ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ 8 اکتوبر 2005ء میں آنے والے زلزلے کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ایک ہولناک تباہی کے بعد حکومت اور عوام کو احساس ہوا کہ زلزلے میں زمین بوس ہونے والی عمارات غیر معیاری اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کی حامل تھیں جو ایک خاص شدت کے زلزلے کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھیں۔ لیکن کمزور دفاعی صلاحیتوں کی شناخت کا یہ طریقہ مستقبل میں کسی تحفظ کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال ایک مسلسل عمل ہے تاکہ خطرات کا بروقت بندوبست کیا جاسکے۔

قدرتی اور غیر قدرتی خطرات کے شکار علاقوں میں کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال پہلی ترجیح ہونی چاہیئے۔ حکومت اور عوام کو مل کر اس بات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ایک خاص علاقہ کس قسم کی کمزور دفاعی صلاحیتوں کا شکار ہے۔

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کیسے کی جائے؟

بلاشبہ یہ سوال انتہائی اہم ہے لیکن اس کا جواب بہت سادہ ہے۔ آپ چند سوالات کے جوابات تلاش کرکے اپنے گھرانے، قبیلے، گلی یا محلے کی سطح پر بھی کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی ایسے علاقے میں رہائش پذیر ہیں جو سیلاب کے خطرے سے دوچار ہے تو گھرانے کی سطح پر آپ غور کریں گے کہ آپ کا مکان سیلابی ریلے سے کس حد تک متاثر ہوسکتا ہے؟ آپ کا مکان سیلابی ریلے سے متاثر کیوں ہوگا؟ کیا وہ انتہائی نشیب میں واقع ہے؟ کیا سیلابی ریلہ پہلے بھی آپ کے مکان کو نقصان پہنچاتا رہا ہے؟ ایسا کیوں ہے؟ آپ کے علاقے میں سیلاب کیوں آیا اور اس کو نظر انداز کیوں کیا گیا؟ سیلاب سے آپ کے مکان کا کون سا حصہ سب سے زیادہ متاثر ہوسکتا ہے؟ گھر میں رہنے والے افراد میں مقابلہ کرنے کی کون سی اہلیتیں ہیں؟ مثال کے طور پر آپ کے خاندان میں بزرگ، خواتین اور بچے زیادہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کے حامل ہوں گے؟ غرضیکہ اسی نوعیت کے سوالات کے جوابات تلاش کرنے کا نام کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال ہے۔
اب انہیں سوالات کا دائرہ وسیع کرکے دیکھیں تو آپ ایک علاقے کی کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کرسکتے ہیں۔

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال میں بعض نکات ابہام پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یعنی ایک گروپ کے نزدیک جو چیز اہلیت ہے دوسرا گروپ اسے کمزور دفاعی صلاحیت سے تعبیر کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر روزگار کی تلاش میں مردوں کی بیرون ملک ہجرت عورتوں کے نزدیک معاشرتی کمزور دفاعی صلاحیت ہوسکتی ہے جس سے ایڈز جیسی بیماری پھیلنے کا خدشہ بھی ہوسکتا ہے۔ جبکہ یہی معاشرتی کمزور دفاعی صلاحیت مردوں

کے نزدیک معاشی اہلیت تصور ہوگی۔ اسی طرح ایک علاقے کو محفوظ رکھنے کیلئے تعمیر کردہ حفاظتی بند دوسرے علاقے میں سیلاب کا باعث بن سکتا ہے۔ اس طرح کی صورتحال میں جب کمزور دفاعی صلاحیتیں اور اہلیتیں باہم گڈ مڈ ہو رہی ہو تو مختلف اور مشترک عناصر کو بیان کرنے والے دائروں سے مدد لی جاسکتی ہے۔ جیسے عرف عام میں وین ڈائیگرام بھی کہتے ہیں۔

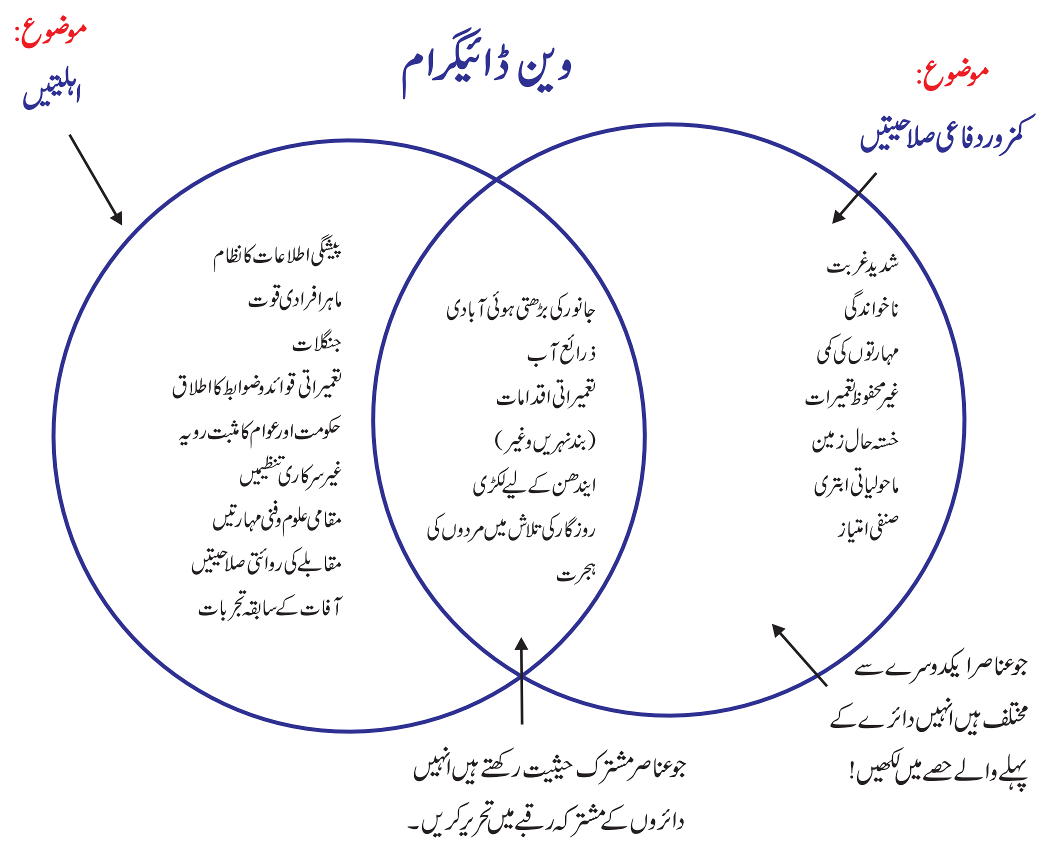

ایک علاقے کی سطح پر کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کو مندرجہ ذیل پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جن کی وضاحت خدشات کی جانچ پڑتال کے سیشن میں کی گئی ہے۔

	خطرے کی زد میں عناصر	کمزور دفاعی صلاحیتوں کے اسباب	متفرق دباؤ/پس پردہ وجوہات
معاشی اثاثہ جات			
قدرتی اثاثہ جات			
تعمیراتی اثاثہ جات			
انفرادی اثاثہ جات			
معاشرتی اثاثہ جات			

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کیلئے مندرجہ ذیل پی آر اے ٹول استعمال کریں۔

معاشی اثاثہ جات	موسمیاتی کیلنڈر
قدرتی اثاثہ جات	خطرات کی نقشہ سازی، زیادہ سے زیادہ افراد اور اداروں سے رابطہ
تعمیراتی اثاثہ جات	خطرات کی نقشہ سازی، زیادہ سے زیادہ افراد سے رابطہ
انفرادی اثاثہ جات	خطرات کی نقشہ سازی، موسمیاتی کیلنڈر، زیادہ سے زیادہ افراد سے رابطہ
معاشرتی اثاثہ جات	زیادہ سے زیادہ افراد سے رابطہ، وین ڈائیگرام

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کیلئے مندرجہ ذیل فارم اور سوالات سے مدد لیں۔

معاشی / مالی اثاثہ جات :-

آپ کے علاقے کی موسمی سرگرمیاں کیا ہیں، اور یہ کب واقع ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر زرعی سرگرمیاں، عام مزدوری، ذرائع روزگار کے لیے ہجرت اور سیاحوں کی آمد وغیرہ۔

- سال کا سب سے شدید اور مشکل ترین موسم کون سا ہے؟
  (یہ سردیوں کا موسم بھی ہوسکتا ہے جس میں کئی قسم کے خطرات لوگوں کے ذرائع روزگار کو متاثر کرتے ہیں یا شدید گرمی کا موسم بھی)
- مردوں، عورتوں اور بچوں کی ذمہ داریاں اور کردار کیا ہے؟
- معاشی سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی آمدن کتنی ہے؟
- لوگ اپنی پیداوار کو منڈی میں فروخت کرتے ہیں یا صرف ذاتی استعمال میں لاتے ہیں؟
- کیا لوگ رقم بچا سکتے ہیں؟ اگر بچاتے ہیں تو اس کا مقصد کیا ہے؟
- کیا لوگ قرضہ جات حاصل کرتے ہیں؟ اگر ہاں، تو شرح سود کیا ہے؟
- کیا لوگوں کو زمین کے ملکیتی حقوق حاصل ہیں یا وہ دوسروں کی زمین پر کام کرتے ہیں؟

مزید مرکوز سوالات کے لیے مندرجہ ذیل خاکے سے مدد لیں:

خطرے کے ممکنہ اثرات کیا ہو سکتے ہیں	کمزور دفاعی صلاحیتوں کے اسباب	متفرق دباؤ	پس پردہ وجوہات
خطرات کے ممکنہ اثرات کیا ہو سکتے ہیں؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر آفات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کون پیدا کر رہا ہے؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں؟
کونسی معاشی سرگرمی یا اثاثہ جات خطرات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں؟	خطرات معاشی سرگرمیوں کو ابتر کیوں کرتے ہیں۔	**اہم نکات:** کام کے مواقع اور تنخواہیں قرضے اور بچت کے مواقع	کیا لوگوں کو کام کے مواقع میسر نہیں ہیں؟ کیوں نہیں ہیں؟ کیا لوگوں کو مناسب تنخواہیں اور کام دستیاب ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا لوگوں کی قرضہ جات تک رسائی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا قرضہ جات آسان شرائط پر دستیاب ہیں؟
کیا لوگ اپنے اثاثہ جات فروخت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں؟ ☆ لوگ کون سی اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3۔	ایسا کیوں ہوتا ہے اور کیا اثاثہ جات کی فروخت سے کوئی مستفید ہوتا ہے؟		
کون کون سی بنیادی ضروریات متاثر ہوتی ہیں اور ان کا دورانیہ کیا ہے؟ مثلاً (خوراک اور پانی) کیا خطرات کے دوران قرضہ جات کا حصول مشکل ہے؟	آفات کے دوران لوگ اپنی بنیادی ضروریات پوری کیوں نہیں کر سکتے؟ قرضہ جات کے حصول میں مشکلات کیوں ہیں؟		

کیا لوگوں کے اعتقادات معاشی اثاثہ جات اور سرگرمیوں کو متاثر کرتے ہیں؟

کیا مساجد اور مذہبی راہنما کمزور دفاعی صلاحیتوں پر قابو پانے میں کوئی کردار ادا کرتے ہیں؟ اگر ہاں! تو کیا؟

قدرتی اثاثہ جات:۔

- ☆ لوگ کون سے قدرتی وسائل اور اثاثہ جات استعمال کرتے ہیں؟
- ☆ پینے کا پانی
- ☆ زمین (زراعت، مویشیوں کے چارے وغیرہ کے لیے)
- ☆ ایندھن، تعمیرات اور دیگر استعمال کے لیے لکڑی۔
- ☆ لکڑی کے علاوہ استعمال ہونے والا ایندھن مثلاً گھاس پھونس اور گوبر۔
- ☆ لوگوں کے نزدیک اپنے علاقے کی جغرافیائی حیثیت اور محل وقوع کی کیا اہمیت ہے؟

خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	کمزور دفاعی صلاحیتوں کے اسباب	متفرق دباؤ	پس پردہ وجوہات
خطرات کے ممکنہ اثرات کیا ہوسکتے ہیں؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر آفات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں پیدا کرنے کا باعث کون ہے؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں؟
کون سے قدرتی وسائل خطرات سے متاثر ہوتے ہیں؟ یہ کس طرح متاثر ہوتے ہیں؟	مذکورہ قدرتی وسائل خطرات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟ آفت رونما ہونے کے بعد قدرتی وسائل کو بحالی کے لیے کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے؟ کیا آپ کے علاقے میں قدرتی وسائل کی کمی ہے؟ اس سے لوگوں پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟	اہم نکات: مقامی حکام زمیندار جنگلات کا کٹاؤ صنعتیں، ماحولیاتی آلودگی بڑے پیمانے پر ہونے والی زراعت بڑھتی ہوئی آبادی	قدرتی وسائل کم کیوں ہیں؟ لوگوں کی قدرتی وسائل تک رسائی کیوں نہیں ہے؟

لوگوں کے اعتقادات قدرتی وسائل پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟ مذہبی راہنماؤں کا کیا کردار ہے؟

تعمیراتی اثاثہ جات:۔

☆ تعمیراتی منصوبوں کی تفصیل کیا ہے؟ آپ کے علاقے میں کون سے تعمیراتی اثاثہ جات دستیاب ہیں؟
مثال کے طور پر گھر، سکول، ہسپتال، مواصلات (ٹیلی فون، سڑکیں، ذرائع نقل وحمل وغیرہ)

خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	کمزور دفاعی صلاحیتوں کے اسباب	متفرق دباؤ	پس پردہ وجوہات
خطرات کے ممکنہ اثرات کیا ہو سکتے ہیں؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر آفات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کون پیدا کر رہا ہے؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں؟
عمارات میں کس طرح کا تعمیراتی سامان استعمال کیا گیا ہے؟ جیسے گارا، مٹی، سریا، سیمنٹ، اینٹیں، لکڑی وغیرہ۔ عمارات کو آفات سے کس قسم کا نقصان پہنچتا ہے؟ (مکمل تباہی، ضمنی نقصانات، دراڑیں وغیرہ) پانی کی فراہمی کے ذرائع خطرات سے کیسے متاثر ہوتے ہیں؟ مشینری اور آلات خطرات سے کیسے متاثر ہوتے ہیں؟ سرکاری اور غیر سرکاری تعمیرات خطرات سے کیسے متاثر ہوتی ہیں؟ مواصلات کا نظام خطرات سے کیسے متاثر ہوتا ہے؟ بجلی اور توانائی کا نظام خطرات سے کیسے متاثر ہوتا ہے؟	تعمیرات آفات سے متاثر کیوں ہوتی ہیں؟	اہم نکات: زمین کی ملکیت مقامی حکام مذہبی گروہ تعمیرات سے متعلقہ قوائد وضوابط۔ عوامی عمارات تک رسائی	لوگ عمارات کو پہنچنے والے نقصانات کی روک تھام کیوں نہیں کر سکتے؟ عمارتوں کے مالکان مدد کیوں نہیں کرتے اور اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟

اعتقادات تعمیراتی اثاثہ جات پر کیا اثرات مرتب کرتے ہیں؟

انفرادی اثاثہ جات :-

مقامی افراد کے پاس کس قسم کی معلومات' مہارتیں اور انفرادی قوت مدافعت ہے؟

خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	کمزوردفاعی صلاحیتوں کے اسباب	متفرق دباؤ	پس پردہ وجوہات
خطرات کے ممکنہ اثرات کیا ہو سکتے ہیں؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر آفات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟	کمزوردفاعی صلاحیتیں کون پیدا کر رہا ہے ؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟	کمزوردفاعی صلاحیتیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں؟
سب سے زیادہ آسانی سے متاثر ہونے والے گروہ کون سے ہیں۔ (عورتیں' بچے' بوڑھے اور خطرناک جگہوں پر رہائش پذیر افراد وغیرہ) آفات کے دوران آفات کے بعد لوگوں پر کس قسم کے اثرات مرتب ہوتے ہیں مثلاً انسانی اموات' زخمی' بیماریاں' بے گھر' نفسیاتی دباؤ۔	ان لوگوں کے زیادہ متاثر ہونے کا خدشہ کیوں ہے۔ ۔نقل وحرکت ۔صحت ۔مہارتیں ۔تعلیم اور تربیت کیا ان کے پاس آفات سے نپٹنے کے بارے میں معلومات ہیں؟	اہم نکات: طبی سہولیات معاشرتی خدمات تعلیم وتربیت	اہم نکات: صحت کی سہولتوں تک رسائی معاشرتی سہولیات تک رسائی تعلیمی منصوبے' حکمت عملیاں اور نصاب

لوگوں کے اعتقادات انفرادی اثاثہ جات پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟

معاشرتی اثاثہ جات :-

کمزوردفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کے لیے عمومی سوالات۔

مندرجہ ذیل گروہوں کے درمیان کس طرح کے تعلقات اورروابطے ہیں؟

- ☆ ایک نسلی گروہ کا دوسرے سے
- ☆ دوسرے معاشروں سے
- ☆ ملازمین کا مالکان سے
- ☆ غیرسرکاری ادارے
- ☆ مذہبی گروہ
- ☆ طاقت اوراختیارات رکھنے والے لوگ (سرکاری اہلکار)

خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	کمزوردفاعی صلاحیتوں کے اسباب	متفرق دباؤ	پس پردہ وجوہات
خطرات کے ممکنہ اثرات کیا ہوسکتے ہیں؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر آفات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟	کمزوردفاعی صلاحیتیں کون پیدا کر رہاہے ؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟	کمزوردفاعی صلاحیتیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں؟ اورانہیں نظرانداز کیوں کیا جاتا ہے
مشکل حالات میں مختلف گروہوں کے مابین تعلقات کی نوعیت کس طرح تبدیل ہوتی ہے؟ ان تبدیلیوں کے کیا نتائج نکلتے ہیں؟ عورتوں اورمردوں کے مابین تعلقات کیسے تبدیل ہوتے ہیں؟ تبدیل شدہ تعلقات کی نوعیت کیا ہوتی ہے۔	دوران بحران کچھ گروہوں کے درمیان تعلقات انتہائی خراب کیوں ہوجاتے ہیں؟ ان کی مدد کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں؟ کیا مشکل حالات میں کوئی بڑا تنازعہ یا تصادم رونما ہوتا ہے؟ کیا مشکل حالات میں راہنمائی کی کمی ہوتی ہے؟	اہم نکات: مقامی بااختیار گروہ مقامی حکام روایتی لیڈر/ گروہ معاشرتی گروہ مذہبی گروہ	کیا لوگوں کی ان تمام گروہوں تک رسائی ہے جن سے وہ رابطے کے خواہشمند ہیں؟ آفات کے دوران حکام اورسرکردہ افراد کی فیصلہ سازی میں لوگوں کی شمولیت کی کیا صورتحال ہے؟ کیا لوگ فیصلہ سازی کے عمل میں کوئی اہمیت رکھتے ہیں؟

لوگوں کے اعتقادات معاشرتی اثاثہ جات پرکس طرح اثرانداز ہوتے ہیں؟

کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کے دوران حاصل کی گئی معلومات کو درج ذیل طریقے سے لکھا جا سکتا ہے۔ تاہم خاکہ میں ردّ و بدل کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی حالات کے مطابق نئے طریقے بھی ایجاد کیے جا سکتے ہیں۔

خطرے کی زد میں آنے والے عناصر	کمزور دفاعی صلاحیتوں کے اسباب	متفرق دباؤ	پس پردہ وجوہات
خطرات کے ممکنہ اثرات کیا ہو سکتے ہیں؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر آفات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کون پیدا کر رہا ہے؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں؟
معاشی اثاثہ جات/وسائل زرعی اجناس کی تباہی مال مویشیوں کو پہنچنے والے نقصانات اثاثہ جات فروخت کرنے پر مجبور۔	ذرائع روزگار کا موسم پر انحصار شدید غربت زمین کی زرخیزی میں کمی	**وزارت صحت** طبی سہولیات کی محدود فراہمی **وزارت تعلیم** بنیادی تعلیم کے محدود ذرائع، سکولوں کی کمی	طرز حکومت (جمہوریت، آمریت) سرکاری زمین، کرپشن، احتساب اور شفافیت کی کمی، اشتراکی نظریہ کے تحت ترقیاتی منصوبہ سازی کی کمی، غریب عوام سے لاتعلقی، علاقائی تنازعات۔
قدرتی وسائل اور اثاثہ جات پانی کی کمی زمین کا کٹاؤ خودرو جنگلی خوراک کی کمی خشک سالی	ناقابل اعتبار موسم اور بارشیں ماحولیاتی ابتری جنگلات کا نہ ہونا۔	**وزارت خوراک و زراعت** کسانوں کی محدود امداد متبادل زرعی اجناس کی عدم فراہمی وغیرہ	معاشی حکمت عملیاں متبادل ذرائع روزگار کی کمی، مہنگائی، نامناسب تجارتی شرائط۔ دوسروں کے وسائل پر قبضے کے رجحانات اعتقادات، ثقافت نامناسب اعتقادات، روایات اور رسم و رواج۔
تعمیراتی اثاثہ جات دریائی بندوں میں شگاف مواصلات کے نظام کی تباہی **انسانی اموات**	تعمیرات کے قوائد وضوابط سے لاعلمی ماہر افرادی قوت کی کمی غیر معیاری تعمیراتی سامان فطری ماحول سے عدم مطابقت رکھنے والی تعمیرات	**بڑے بزرگ** زیادہ بچوں کی حمایت آبادی میں اضافہ	
انفرادی اثاثہ جات اموات میں اضافہ نفسیاتی دباؤ میں اضافہ غربت میں اضافہ مثبت رویوں میں کمی صنفی امتیاز	سیاسی بنیادیوں پر کی جانے والی تعمیرات عوام کی عدم شمولیت قدرتی وسائل کے انتظام وانصرام بارے محدود علم خراب صحت خاندانی منصوبہ بندی سے لاتعلقی۔ طرز حکومت اور طریقہ کار انسانی حقوق کی عدم دستیابی ناخواندگی فنی مہارتوں کی کمی	**مرکزی حکومت** ترقیاتی منصوبہ سازی اور بجٹ زمین کی ملکیت ماحولیاتی حکمت عملی آفات کا انتظام وانصرام اور غربت میں کمی کے منصوبے وغیرہ غیر سرکاری تنظیمیں ترقیاتی حکمت عملیاں اور تعمیل میں ابہام عالمی تجارتی تنظیم (WTO) تجارتی شرائط عالمی مالیاتی ادارے قرضہ جات	
معاشرتی اثاثہ جات خاندانوں اور قبائل کے درمیان تنازعات مختلف گروہوں کے اندرونی اختلافات تعلیم کا سلسلہ منقطع ہونا ہجرت میں اضافہ	تعلیم پر آنے والی لاگت بچوں کی زیادہ تعداد وسائل کیلئے مقابلہ بازی صنفی امتیاز کمزور سول سوسائٹی کئی ثقافتی اور مذہبی تہوار		

مشق

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔

1۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں سے کیا مراد ہے؟

....

....

....

....

....

....

2۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کی جانچ پڑتال کیوں ضروری ہے؟

....

....

....

....

....

....

....

3۔ اپنے علاقے کو درپیش خطرات کو سامنے رکھتے ہوئے ممکنہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی فہرست مرتب کیجئے۔

....

....

....

....

....

....

....

..........☆☆..........

سیشن نمبر 3.4

اہلیتوں کی جانچ پڑتال

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کیوں ضروری ہے؟

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کے ذریعے خطرات کا شکار آبادیاں مجموعی وسائل کی نوعیت اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے مختلف طریقے شناخت کر سکتی ہیں۔ دستیاب مہارتوں اور وسائل کے بارے میں ادراک کی بنیاد پر ہی ایک محفوظ مستقبل کی منصوبہ سازی کی جاسکتی ہے۔ اہلیتوں کی جانچ پڑتال کے دوران حاصل ہونے والی معلومات آفات کی روک تھام کیلئے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اہلیتوں کی جانچ پڑتال میں دستیاب وسائل اور درکار وسائل کی شناخت بھی آسانی سے کی جاسکتی ہے جو نہ صرف مقامی سطح پر منصوبہ سازی کیلئے مددگار ہوتی ہے بلکہ بیرونی اداروں کی بھی ایک واضح تصویر فراہم کرتی ہے۔

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کیسے کی جاتی ہے؟

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلیتوں کی جانچ پڑتال کسی معاشرے میں دستیاب وسائل' مہارتوں اور ان فنی علوم کی شناخت کا عمل ہے جو آفات کے اثرات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ اہلیت، خطرے میں گھرے ہوئے علاقوں کی قوت مدافعت اور اس ممکنہ قابلیت کو بھی کہا جاسکتا ہے جو آفات کا مقابلہ کرتے ہوئے نقصانات کے حجم کو کم کر سکے۔ غرضیکہ اہلیتوں کی جانچ پڑتال کے ذریعے آفات کے انتظام و انصرام' اثرات میں کمی اور روک تھام کے لیے معاشرے میں دستیاب وسائل اور مقابلہ کرنے کی جدید وقدیم طریقہ کار شناخت کیے جاتے ہیں۔

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کا مرحلہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کے بعد آنا چاہیئے تا کہ لوگ کسی ابہام کے بغیر مسائل اور مواقع کی شناخت کر سکیں۔ تاہم یہ کوئی حتمی اصول نہیں ہے اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کے دوران اہلیتوں کی جانچ پڑتال بھی کی جاسکتی ہے۔

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کے اہم نکات

محفوظ عناصر۔	ان عناصر کی شناخت جو آفات سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔
قوت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر۔	بچاؤ کے اسباب کون پیدا کر رہا ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے۔
پس پردہ مثبت محرکات۔	ان سیاسی نظریات' معاشی اصول اور روائتوں کا تعین کرنا جو بچاؤ کے اسباب پیدا کرنے والے عناصر کو متحرک کر رہے ہیں۔
اعتقادات۔	ان اعتقادات کا تعین جو اہلیتوں میں اضافے اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کا باعث ہیں۔

اہلیتوں کی جانچ پڑتال ایک پیچیدہ عمل ہے۔ کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ لوگ اپنی اہلیتوں کو عیاں کرنے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کریں۔ خاص طور پر جہاں امداد پر انحصار کی روایت مضبوط ہو چکی ہو وہاں لوگ بیرونی امداد حاصل نہ کر سکنے کے خوف کی وجہ سے اپنی اہلیتوں کو چھپانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اہلیتوں کی جانچ پڑتال کا براہ راست تعلق حقیقی سرگرمیوں سے ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں کے پاس اپنی اہلیتوں کا اظہار کرنے کی واضح وجوہات موجود ہوں۔

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کیلئے مندرجہ ذیل پی آر اے ٹول استعمال کریں:

معاشی اثاثہ جات	موسمی کیلنڈر، آفات کی تاریخ کا مطالعہ
قدرتی وسائل/اثاثہ جات	آفات کے خدشات کی نقشہ سازی، زیادہ سے زیادہ لوگوں سے رابطہ
تعمیراتی اثاثہ جات	خدشات کی نقشہ سازی، زیادہ سے زیادہ افراد سے رابطہ
انفرادی اثاثہ جات	خدشات کی نقشہ سازی، موسمیاتی کیلنڈر
معاشرتی اثاثہ جات	زیادہ سے زیادہ افراد سے رابطہ، وین ڈائیگرام۔

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کیلئے مندرجہ ذیل فارم اور سوالات سے مدد لیں۔

معاشی اثاثہ جات:

محفوظ عناصر	بچاؤ کے اسباب	قوت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر	پس پردہ مثبت محرکات
خطرات کے ممکنہ اثرات کیا ہو سکتے ہیں؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر آفات سے متاثر کیوں ہوتے ہیں؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کون پیدا کر رہا ہے ؟ یہ کس طرح ہوتا ہے؟	کمزور دفاعی صلاحیتیں کیوں پیدا کی جاتی ہیں؟
کونسی معاشی سرگرمیاں اور اثاثہ جات آفات سے انتہائی کم متاثر ہوئے؟ کون سے اثاثہ جات کو انتہائی مشکل حالات میں بھی فروخت کرنے کی نوبت نہیں آتی؟ کیا بوقت ضرورت آسان شرائط پر قرضوں کا حصول ممکن ہے؟	مخصوص معاشی سرگرمیاں اور اثاثہ جات آفات سے متاثر کیوں نہیں ہوئے۔ لوگ مخصوص اثاثہ جات کو فروخت کرنے پر مجبور کیوں نہیں تھے؟ لوگ دوران آفات اپنی بنیادی ضروریات کیسے پوری کرتے ہیں؟ (خوراک اور پانی وغیرہ) کیا مشکل حالات کے لیے رقم اور غذا کے محفوظ ذخائر موجود ہیں۔ یاد رکھیں کہ چند معاشی اہلیتیں غیر قانونی بھی ہو سکتی ہیں جیسے مال مویشوں کی چوری وغیرہ	کونسی تنظیمیں اور ادارے موجود ہیں (مقامی تنظیمیں، حکومت اور مذہبی تنظیمیں) بحران میں یہ مقامی افراد کی مالی امداد کس طرح کرتے ہیں؟ (مثلاً قرضہ جات یا روزگار کے مواقع فراہم کر کے یا چندہ اور خیرات دے کر)	کونسے سیاسی نظریات اور حکمت عملیاں مدد گار ہیں؟ کونسے معاشی اصول مددگار ہیں؟ کونسی ثقافتی سرگرمیاں اور اعتقادات مددگار ہیں؟ کیا لوگوں کو بہتر ذرائع روزگار فراہم کیے جاتے ہیں؟ اگر ہاں! تو کیوں؟ کیا لوگوں کو مناسب اجرت دستیاب ہے؟ کیا لوگوں کی قرضوں تک رسائی ہے؟ کیا رقم آسان شرائط پر فراہم کی جاتی ہے؟

قدرتی وسائل اور اثاثہ جات :-

محفوظ عناصر	بچاؤ کے اسباب	قوت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر	پس پردہ مثبت محرکات
وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں آفات نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر کن اہلیتوں کے باعث آفات سے محفوظ رہے؟	بچاؤ کے اسباب پیدا کرنے میں کون مدد کر رہا ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟	بچاؤ کے اسباب کیوں پیدا کیے جا رہے ہیں؟
کون سے قدرتی وسائل آفات سے متاثر نہیں ہوئے؟ (مثلاً درخت، پانی، چراگاہیں وغیرہ) کیا کچھ قدرتی وسائل کو آفات سے فائدہ پہنچا؟	کچھ قدرتی وسائل آفات سے متاثر کیوں نہیں ہوئے؟ کچھ قدرتی وسائل آفات سے مستفید کیوں ہوتے ہیں؟ کون سے قدرتی وسائل آفات کے بعد تیزی سے بحال ہوئے؟ کیوں؟ کیا کچھ قدرتی وسائل آفات کے دوران زیر استعمال آئے؟ (جنگلی پھل، جڑی بوٹیاں، مچھلی وغیرہ) کیا کچھ قدرتی وسائل لوگوں کی حفاظت کے لیے استعمال ہوئے؟ (مثلاً سیلاب کے دوران لکڑی کے شہتیر وغیرہ)	مقامی طور پر قدرتی وسائل کا مالک کون ہے؟ اور وہ کس کے زیر انتظام ہیں؟ کیا آفات کے دوران لوگوں کو قدرتی وسائل تک رسائی ہے؟	کون سے سیاسی نظریات مددگار ہیں؟ کون سے معاشی اصول مددگار ہیں؟ کون سی ثقافتی سرگرمیاں اور اعتقادات مددگار ہیں؟

تعمیراتی اثاثہ جات :-

محفوظ عناصر	بچاؤ کے اسباب	قوت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر	پس پردہ مثبت محرکات
وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں آفات نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر کن اہلیتوں کے باعث آفات سے محفوظ رہے؟	بچاؤ کے اسباب پیدا کرنے میں کون مدد کر رہا ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟	بچاؤ کے اسباب کیوں پیدا کیے جا رہے ہیں؟
کون سی عمارات آفات سے متاثر نہیں ہوئیں؟ کیا فراہمی آب کے ذرائع آفات سے محفوظ رہے؟ کیا مشینری اور آلات آفات سے محفوظ رہے؟ کیا لوگوں کے گھر اور سرکاری عمارات آفات سے محفوظ رہے؟ کیا مواصلات کا نظام آفات سے محفوظ رہا؟ کیا بجلی اور دیگر توانائی کے نظام آفات سے محفوظ رہے؟	عمارات اور دیگر تعمیرات آفات سے متاثر کیوں نہیں ہوئیں؟ تعمیراتی اثاثہ جات آفات سے کیسے محفوظ رہے؟ کیا عمارات کو کسی خاص مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا؟ (مثلاً پناہ گاہوں اور ذخائر محفوظ کرنے کے لیے) آفات سے پہلے؟ آفات کے دوران؟ آفات کے بعد؟ کیا لوگوں میں اپنے گھروں اور عمارتوں کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہے؟ (جیسے سیلاب سے بچاؤ کے لیے اونچی جگہوں پر گھر بنانا یا مٹی ڈال کر اونچے چبوترے وغیرہ بنانا) کیا سڑکوں کی تباہی کی صورت میں سفر کے متبادل انتظامات موجود ہیں؟ کیا بجلی منقطع ہونے کی صورت میں توانائی کے متبادل ذرائع موجود ہیں؟	مشکل حالات میں محفوظ عمارات کس کے زیر انتظام ہوتی ہیں؟ یا محفوظ عمارات کا مالک کون ہے؟ (حکومت یا لوگ) گاڑیوں اور کشتیوں کا مالک کون ہے اور وہ کس کے زیر انتظام ہیں؟ ٹیلی فون یا ریڈیو تک کن لوگوں کو رسائی حاصل ہے؟ کیا مشکل حالات میں غریب لوگوں کو محفوظ پناہ گاہوں اور عمارات تک آسان رسائی ہے؟ کیا مشکل حالات میں غریب لوگوں کے لیے سفری اور مواصلات کی سہولیات موجود ہیں؟	کونسے سیاسی نظریات مددگار ہیں؟ کونسے معاشی اصول مددگار ہیں؟ کونسی ثقافتی سرگرمیاں اور اعتقادات مددگار ہیں؟

انفرادی اثاثہ جات :-

محفوظ عناصر	بچاؤ کے اسباب	قوت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر	پس پردہ مثبت محرکات
وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں آفات نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر کن اہلیتوں کے باعث آفات سے محفوظ رہے؟	بچاؤ کے اسباب پیدا کرنے میں کون مدد کر رہا ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟	بچاؤ کے اسباب کیوں پیدا کیے جا رہے ہیں؟
وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں آفات نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا؟ کن لوگوں کو آفات سے سب سے کم نقصان پہنچا؟	یہ لوگ سب سے کم متاثر کیوں ہوئے؟ ۔نقل وحرکت ۔صحت ۔مہارتیں ۔تعلیم وتربیت، خواندگی ۔روایتی مقامی علم ۔کیا لوگ جانتے ہیں کہ انہیں آفات رونما ہونے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ ۔کیا کچھ لوگ یا گروہ آفات کے دوران دوسروں کی مدد کیلئے کوئی خاص کردار ادا کرتے ہیں؟ کیا کردار ادا کرتے ہیں؟	کون سے لوگ یا گروہ آفات سے نپٹنے کی مہارتیں اور معلومات رکھتے ہیں؟ مہارتیں اور معلومات دوسروں کو کیسے منتقل کی جاتی ہیں؟ کیا پیشگی اطلاعات کو دوسروں تک منتقل کرنے کا کوئی نظام موجود ہے؟	کون سے سیاسی نظریات مددگار ہیں؟ کون سے معاشی اصول مددگار ہیں؟ کون سی ثقافتی سرگرمیاں اور اعتقادات مددگار ہیں

معاشرتی اثاثہ جات :-

محفوظ عناصر	بچاؤ کے اسباب	قوت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر	پس پردہ مثبت محرکات
وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں آفات نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر کن اہلیتوں کے باعث آفات سے محفوظ رہے؟	بچاؤ کے اسباب پیدا کرنے میں کون مدد کر رہا ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟	بچاؤ کے اسباب کیوں پیدا کیے جا رہے ہیں؟
وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں آفات نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا؟ کون سے گروہ آفات سے سب سے کم متاثر ہوئے؟ کیا کچھ تعلقات کو آفات کی وجہ سے تقویت حاصل ہوئی؟	کچھ گروہ اور قبائل آفات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیتیں کیوں رکھتے ہیں؟ کچھ تعلقات مشکل حالات میں مضبوط کیوں ہوئے؟ رشتہ داروں نے کیا کردار ادا کیا؟	بحران میں کس نے راہنمائی کی اور انتظامات سنبھالے؟ کس نے متاثرین کی سب سے زیادہ مدد کی (حکومت، غیر سرکاری تنظمیں، افراد) کیا تمام متاثرین کو بغیر کسی امتیاز اور تنصیب کے مدد فراہم کی گئی؟ کیا انتہائی غریب ضرورت منداور کمزور لوگوں کو کوئی مخصوص سہولتیں فراہم کی گئیں؟ کیا راہنماؤں نے بحران میں واضح ہدایات فراہم کیں؟ (سیاسی، مذہبی راہنما)	کون سے سیاسی نظریات مددگار ہیں؟ کون سے معاشی اصول مددگار ہیں؟ کون سی ثقافتی سرگرمیاں اور اعتقادات مددگار ہیں؟ آپ کے رسم و رواج کے مطابق لوگ ایک دوسرے کی مدد کس طرح کرتے ہیں؟

اہلیتوں کی جانچ پڑتال کے بعد حاصل ہونے والی معلومات کا خاکہ :-

تاہم مندرجہ ذیل خاکے میں دی گئی اہلیتیں مقامی اعتبار سے تبدیل کی جاسکتی ہیں۔

محفوظ عناصر	بچاؤ کے اسباب	قوت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر	پس پردہ مثبت محرکات
وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں آفات نے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا؟	خطرے کی زد میں آنے والے عناصر کن اہلیتوں کے باعث آفات سے محفوظ رہے؟	بچاؤ کے اسباب پیدا کرنے میں کون مدد کررہا ہے؟ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟	بچاؤ کے اسباب کیوں پیدا کیے جارہے ہیں؟
معاشی اثاثہ جات کچھ زرعی اجناس کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا (زرعی اجناس کی نوعیت اور نام) کچھ اقسام کے جانوروں (لائیوسٹاک) کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا؟ (مچھلیاں' شہد کی مکھیاں وغیرہ) دستکاری (ہاتھ سے بنی ہوئی روائتی اشیاء) کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ **قدرتی وسائل اور اثاثہ جات** جنگلی جڑی بوٹیاں درخت' چراگاہیں اور چند سزیاں **تعمیراتی اثاثہ جات:** ہسپتال' دیہی ڈسپنسریاں دیہی پرائمری سکول تعمیراتی قوائد وضوابط کے تحت تعمیر کیے گئے گھر' سکول اور کمرشل مارکیٹ وغیرہ۔ **انفرادی اثاثہ جات:** فنی مہارتیں معلومات مزدوری (اگرچہ مواقع محدود ہیں) **معاشرتی اثاثہ جات:** غیر سرکاری تنظیمیں مذہبی گروہ فلاحی تنظیمیں مضبوط خاندانی ڈھانچہ	مختلف اقسام کی زرعی اجناس کاشت کرنے کا رجحان۔ ۔مختلف اقسام کے جانور پالنے کا رجحان ۔زمین کرایہ پر دی جاسکتی ہے۔ ۔خاندان کے چند اثاثہ جات کو فروخت کیا گیا۔ ۔دستکاری کا فن ۔غیر رسمی بچت سکیمیں وغیرہ۔ متنوع المزاج قدرتی وسائل ۔سیکھنے کی شدید خواہش ۔محدود خوراک کے ساتھ گزارا کرنے کی اہلیت۔ ۔جنگلی خوراک تلاش کرنے کی مہارت اور معلومات ۔کھیتی باڑی کرنے کی روائتی مہارتیں ۔ہجرت اور کام کرنے کی اہلیت ۔نوجوانوں میں زیادہ شرح خواندگی ایک دوسرے کو کام کے مواقع اور جانور فراہم کرنے کا رجحان۔ مثبت تعلقات ایک دوسرے سے ہمدردانہ رویہ مشکل حالات میں تنازعات کو پس پشت ڈالنے کی روایت وغیرہ	۔اقوام متحدہ اور غیر سرکاری تنظیمیں امدادی اشیاء تقسیم کرتی ہیں۔ ۔غیر رسمی رقوم ۔مقامی طور پر قرضہ فراہم کرنے والے گروہ یا افراد ۔مضبوط اور موئثر مقامی راہنما ۔مقامی حکومتوں کے غرباء کے لیے مختلف منصوبے۔	۔مضبوط معاشرت اور ثقافت ۔اتحاد ۔ایک دوسرے کو مہارتیں اور معلومات فراہم کرنے کا رجحان۔

آفات کے خدشات کا تجزیہ

خطرات، کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کی جانچ پڑتال کے بعد آفات کے ممکنہ خدشات کا تجزیہ انتہائی ضروری ہے۔ آفات کے خدشات کا تجزیہ کرنے سے مقامی حکام اور عوام مختلف آفات کے ممکنہ اثرات کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

آفات کے خدشات کے تجزیے کی بنیاد خطرات سے متعلقہ دستیاب معلومات پر ہے۔ یعنی ایک خطرے کی شدت، تعداد اور ترتیب کیا ہو سکتی ہے نیز کون سے عناصر براہ راست خطرات کی زد میں ہیں۔ خدشات سے دوچار مختلف عناصر پر خطرات مختلف انداز میں اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ آفات کے خدشات کے تجزیے کے دوران خطرے کی زد میں آنے والے مختلف عناصر پر خطرات کے مختلف اثرات کو شناخت کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اثرات کی شدت کا اندازہ بھی لگایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اندازاً کتنے لوگ ہلاک ہو سکتے ہیں؟ کتنے افراد زخمی ہو سکتے ہیں؟ زمین کا کتنا رقبہ منفی انداز میں متاثر ہو سکتا ہے؟

ہو سکتا ہے کہ ایک مخصوص علاقے کو کئی طرح کے خدشات کا سامنا ہو۔ اس طرح کے علاقہ جات میں مختلف خدشات کے ممکنہ اثرات کو شناخت کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ مختلف خدشات میں گھرے عناصر پر مختلف اثرات ڈالیں۔ مثال کے طور پر زلزلے سے وسیع پیمانے پر انسانی اموات ہو سکتی ہیں اور لوگ زخمی ہو سکتے ہیں جبکہ سیلاب سے زلزلے کے مقابلے میں کم جانی نقصان کا خدشہ ہے۔ دوسرے طرف زلزلے زرعی اجناس پر کم اثر انداز ہوتے ہیں جبکہ سیلاب تیار فصلوں کو تباہ و برباد کر ڈالتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال کے عمل کو مندرجہ ذیل مرحلوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلا مرحلہ:

خدشات کی شناخت

- خطرات کی جانچ پڑتال
- کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال
- اہلیتوں کی جانچ پڑتال

دوسرا مرحلہ:۔

آفات کے خدشات کا تجزیہ

- خطرات کی زد میں آنے والے عناصر پر پڑنے والے اثرات کی نوعیت اور شدت۔

تیسر مرحلہ:۔

آفات کے خدشات کی جانچ پرکھ

- اندیشوں کی ترجیحات طے کرنا اور فیصلہ سازی۔

سیشن نمبر 3.5

فیلڈ وزٹ اور خطرات وخدشات کی نقشہ سازی

مقامی سطح پر خدشات کی نقشہ سازی کے راہنما اصول

مندرجہ ذیل راہنما اصولوں کی مدد سے کمیونٹی، مقامی تنظیمیں اور دلچسپی رکھنے والے گروپ مقامی سطح پر خدشات کی نقشہ سازی کر سکتے ہیں۔ خطرات و خدشات کی نقشہ سازی کے ذریعے درپیش خطرات سے موثر انداز میں نپٹنے کی حکمت عملی وضع کر سکتے ہیں۔

خدشات کی نقشہ سازی کیا ہے؟

بنیادی طور پر خدشات کی نقشہ سازی ایک ایسی ڈرائینگ ہے جو مقامی سطح پر شدید خطرات وخدشات سے دوچار علاقوں، وہاں موجود تعمیرات اور بنیادی ڈھانچے کی شناخت میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ خطرات وخدشات کی نقشہ سازی میں ان مقامات کی نشاندہی کی جاتی ہے جو خطرات سے دوچار ہیں مثال کے طور پر آبادی کے ایک حصے میں موجود سکول، ہسپتال، سرکاری عمارتیں اور دیگر نمایاں مقامات کے ذریعے یہ بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ علاقہ کتنے شدید خطرات کی زد میں ہے۔ نمایاں مقامات کی نشاندہی سے نہ صرف مقامی بلکہ بیرونی تنظیمیں بھی یہ جان پاتی ہیں کہ ایک مخصوص کمیونٹی کے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں کون سا حصہ زیادہ توجہ کا متقاضی ہے اور کون سا نسبتاً کم۔

خطرات وخدشات کی نقشہ سازی کی اہمیت

- خطرات وخدشات کی نقشہ سازی کے عمل کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مقامی افراد کی شمولیت یقینی بنائی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ اس عمل سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مقامی لوگ خطرات کے بارے میں کیا تصورات رکھتے ہیں۔
- خطرات وخدشات کی نقشہ سازی کے ذریعے ہم حقیقی معنوں میں جان جاتے ہیں کہ درپیش خطرات کی نوعیت اور حجم کیا ہے؟ جس کی بنیاد پر حفاظتی تدابیر اور دیگر اقدامات شناخت کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔
- اس عمل سے ہم یہ بھی جان پاتے ہیں کہ کون سے انسانی اقدامات خطرات میں تبدیل ہو رہے ہیں یا ہو سکتے ہیں یعنی ہم کمیونٹی کو درپیش قدرتی اور غیر قدرتی خطرات کا احاطہ کر سکتے ہیں۔
- خطرات کی نقشہ سازی سرکاری، غیر سرکاری، مقامی اور غیر مقامی تنظیموں کو آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کیلئے ایک مشترکہ دائرہ کار فراہم کرتی ہے جس کی بنیاد پر زمینی حقائق کے قریب تر فیصلہ سازی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔
- خطرات وخدشات کی نقشہ سازی کے ذریعے ماضی میں آنے والی آفات اور ان کے اثرت کا احاطہ بھی کیا جاتا ہے۔ ماضی میں پیش آنے والی آفات سے حاصل ہونے والی معلومات مستقبل میں آفات یا ان کے اثرات کم کرنے کی حکمت عملیوں کو وضع کرنے میں مدد ملتی ہے۔

کون شامل ہوسکتا ہے؟

خطرات وخدشات کی نقشہ سازی میں ہم سب ہی شریک ہو سکتے ہیں۔اس عمل میں کسی خاص گروپ کو اثر انداز نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے ایک اجتماعی عمل تصور کرتے ہوئے مکمل کیا جانا چاہیئے ۔اس عمل کیلئے قدرے زیادہ وقت اور وسائل درکار ہوتے ہیں تا کہ تمام فریقین برابری کی سطح پر شریک ہوسکیں۔خطرات وخدشات کی نقشہ سازی میں مقامی سرکاری اہلکاروں، مقامی تنظیموں کے نمائندوں، غیر سرکاری تنظیموں، مقامی ہیلتھ ورکرز، اساتذہ، طلباء، پبلک و پرائیویٹ سیکٹر سے وابستہ پیشہ وارانہ مہارتیں رکھنے والے افراد اور کمیونٹی کے دیگر گروپوں کو لازمی طور پر شریک ہونا چاہیئے ۔

مقامی سطح پر خدشات وخطرات کی نقشہ سازی کی وضاحت

مقامی سطح پر خدشات وخطرات کی نقشہ سازی کو مختلف مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور تمام مراحل میں مخصوص سرگرمیاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات بھی اہم ہے کہ ان مختلف مراحل کا انحصار مقامی آبادی پر ہی ہوتا ہے کہ وہ کتنی منظّم ہے۔اسکے علاوہ درپیش خطرات وخدشات کی نوعیت بھی نقشہ سازی کے مختلف مراحل کا تعین کرتی ہے۔اس بات کا فیصلہ بہرحال کمیونٹی کو ہی کرنا ہے کہ مقامی حالات و وسائل کی نوعیت سے نقشہ سازی کا کون سا طریقہ کار بہترین اور غیر متنازعہ ہے۔

نقشہ سازی کے مختلف مراحل درج ذیل ہیں:

ابتدائی معلومات کا حصول اور تنظیم

سب سے پہلے کمیونٹی کو منظّم ہو کر نقشہ سازی کیلئے درکار معلومات کا تعین کرنا چاہیئے جس کیلئے مندرجہ ذیل طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا ہے۔

- ایک میٹنگ کا اہتمام کریں جس میں مقامی تنظیموں، سرکاری اداروں اور مقامی افراد کو مدعو کریں۔
- شرکاء کو میٹنگ کے مقاصد سے آگاہ کریں۔اس دوران آفات سے نپٹنے کی منصوبہ سازی کی اہمیت اور ہنگامی حالات کی تیاری کی اہمیت ضرور اجاگر کریں۔
- سابقہ آفات و تجربات کا تجزیہ کریں تا کہ شرکاء کو ماضی میں پیش آنے والے ہنگامی حالات اور مشکلات یاد آ جائیں۔اس طریقہ کار سے لوگ ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریوں کی اہمیت سمجھ کر متحرک ہو جائیں گے اور اکھٹے کام کرنے کی اہمیت بھی جان پائیں گے۔

کمیونٹی کو درپیش خطرات وخدشات پر بحث ومباحثہ

ابتداء میں خطرے، خدشے، کمزور دفاعی صلاحیتوں، اہلیتوں اور آفات کی اصطلاحات اور تصورات بیان کریں تا کہ تمام شرکاء بنیادی تصورات کو سمجھ سکیں۔آپ اس مقصد کیلئے باب نمبر 1 سے مدد لے سکتے ہیں۔ یہ تمام معلومات فیلڈ ورک کے دوران مددگار ثابت ہوں گی۔

- اہم ترین خطرے کا تعین کریں۔یعنی کمیونٹی کو درپیش مختلف خطرات میں سے اہم ترین خطرہ کون سا ہے جو دیگر خطرات کی نسبت زیادہ منفی اثرات کا باعث بن سکتا ہے۔

مشاہدے اور معلومات کے حصول کیلئے راہنما اصولوں کا تعین

خطرات وخدشات کی بہتر نقشہ سازی کیلئے راہنما اصولوں کا تعین بھی ضروری ہے تا کہ فیلڈ میں جانے سے پہلے شرکاء اس بات سے آگاہ ہوں کہ انہوں نے کون سی معلومات حاصل کرنا ہیں اور اس کیلئے مناسب طریقہ کار کیا ہوگا۔

اس مقصد کیلئے مندرجہ ذیل اور اسی نوعیت کے سوالات پوچھے جا سکتے ہیں:

1۔ اگر منتخب کردہ علاقہ سیلاب زدہ رہا ہے تو:

- کمیونٹی کے کونسے حصے زیادہ متاثر ہوئے؟
- مستقبل میں کن علاقہ جات کو زیادہ خطرات لاحق ہیں؟
- کونسا محلّہ، گلی یا گروپ زیادہ متاثر ہوا اور کیوں؟
- کونسے مقامات (ہسپتال، سکول، تھانے، مساجد، چرچ) کو سیلاب سے شدید نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔
- کن مقامات پر سیلاب کی وجہ سے آلودگی پھیلنے کا خطرہ ہو سکتا ہے (ذرائع آب) وغیرہ۔

2۔ اگر منتخب کردہ علاقہ زلزلے کے حوالے سے حساس ہے تو:

- کیا زلزلے تواتر سے آتے ہیں؟
- عمومی طور پر کس شدت کے زلزلے آتے ہیں؟
- نقصانات کی نوعیت کیا ہوتی ہے؟
- کس قسم کا تعمیراتی ڈھانچہ زیادہ متاثر ہوتا ہے؟
- کون سا گروپ زیادہ متاثر ہوتا ہے اور کیوں؟
- تعمیراتی ڈھانچہ یعنی پل، سڑکیں یا عمارات وغیرہ متاثر ہو سکتی ہیں اور کیوں؟

حقیقی فیلڈ وزٹ

مندرجہ بالا تمام نکات پر غور وخوص کرنے کے بعد خطرات وخدشات بارے معلومات حاصل کرنے کی غرض سے کمیونٹی کا دورہ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ دورے کے دوران ان مقامات کا جائزہ لینا نہ بھولیں جو آفات کی صورت میں پناہ گاہ یا زخمیوں کو طبی امداد دینے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں یا کی جا سکتی ہیں۔

- گروپ بندی کرنے کے بعد ہر گروپ میں ایک مخصوص موضوع اور علاقہ تقسیم کر دیں۔ ہر گروپ پانچ افراد پر مشتمل ہونا چاہیے تاہم یہ کوئی حتمی اصول نہیں ہے۔ ممبران کی تعداد پانچ سے زیادہ یا کم بھی ہو سکتی ہے۔
- ابتدا میں ہی طے کر لیں کہ کمیونٹی کے دورے کا دورانیہ کیا ہوگا اور تمام گروپ کس مقام پر اور کس وقت اکٹھے ہوں گے۔
- ہر گروپ کو مشاہدے کے راہنما اصولوں کی ایک ایک کاپی ضرور فراہم کریں۔ یاد رہے کہ تمام گروپ پہلے سے طے شدہ ایک ہی خطرے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔

☆ معلومات اور اعداد وشمار حاصل کرنے کے بعد گروپ، معلومات پر بحث ومباحثہ کرے اور دوسرے گروپوں سے ملنے سے پہلے معلومات کو حتمی شکل دے۔

ابتدائی نتائج پر گفتگو اور تجزیہ

جب تمام گروپ دورہ مکمل اور مطلوبہ معلومات حاصل کر چکے ہوں تو پہلے سے طے شدہ مقام پر بروقت میٹنگ کا اہتمام کریں۔ میٹنگ میں حاصل شدہ معلومات اور اعداد وشمار پر سیر حاصل بحث کریں اور ان کا تجزیہ کریں نیز ترجیحات کا تعین بھی کریں۔

مندرجہ ذیل نکات پر ضرور غور کریں:

- O ہر گروپ حاصل شدہ معلومات کو دوسرے گروپوں کے سامنے پیش کرے۔ ہر گروپ کو چاہیئے کہ وہ اپنے شناخت کردہ خطرات وخدشات سے دیگر گروپوں کو آگاہ کرے۔
- O حاصل شدہ معلومات پر اس وقت تک گفتگو کریں جب تک آپ کسی ابتدائی نتیجے پر نہیں پہنچ جاتے کہ اہم ترین خطرات وخدشات کیا ہیں۔

نوٹ:

اگر آپ ورکشاپ کے شرکاء کی حیثیت سے کمیونٹی کا دورہ کر رہے ہیں تو ورکشاپ کے دوران خدشات کی جانچ پڑتال سے حاصل ہونے والی معلومات سے ضرور استفادہ کریں۔ خدشات کی جانچ پڑتال کے چارٹس پر درج معلومات کا موازنہ دورے کا دوران حاصل ہونے والی معلومات سے کریں۔ اگر آپ کسی تنظیم سے وابستہ ہیں اور کسی خاص کمیونٹی کو درپیش خطرات وخدشات کی جانچ پڑتال کر رہے ہیں تو زیادہ سے زیادہ سیکنڈری ڈیٹا کا تجزیہ کرنے بعد کمیونٹی کا دورہ کریں۔

باقاعدہ نقشہ سازی کرنا

خطرات وخدشات کی نقشہ سازی کے دو ممکنہ طریقے ہیں:

1۔ آپ میں سے جو بھی ڈرائنگ میں مہارت رکھتا ہے وہ چارٹ پر کمیونٹی کا ایک عمومی نقشہ بنائے۔ نقشے میں مشرق، مغرب، شمال جنوب کی سمتوں کا تعین کرنا نہ بھولیں۔ نقشے پر اہم مقامات (مقامی طور پر مشہور سڑکیں، سکول، ہسپتال وغیرہ) کی نشاندہی ضرور کریں۔ اس کے بعد خطرات کے مختلف درجات کی نشاندہی کی جائے گی۔ جب تمام فریقین اس بات پر متفق ہو جائیں کہ نقشے میں خطرات کے مختلف درجات کی نشاندہی کر دی گئی ہے تو حتمی ڈرافٹ تیار کریں۔

2۔ ہر گروپ کمیونٹی کے اس علاقے کا نقشہ بنائے جس کا انہوں نے اہم ترین خدشات کی شناخت کیلئے دورہ کیا ہے۔ اسکے بعد تمام نقشوں کو اکٹھا کر لیں اور تجزیہ کریں کہ ہر حصے میں کن اقسام کے خدشات شناخت کیے گئے ہیں۔ ابتدائی حتمی نقشہ تمام گروپوں کے مشاہدے کی بنیاد پر ترتیب دیا جائے گا۔

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ تمام مراحل حتمی نہیں ہیں۔ مقامی لوگ اپنی سہولت کے مطابق اس میں تبدیلیاں کر سکتے ہیں۔

اہم ترین پہلو یہ ہے کہ خطرات وخدشات کی نقشہ سازی میں زیادہ سے زیادہ فریقین شمولیت اختیار کریں۔ نقشہ سازی کرنے والے ادارے یا گروپ کو یہ بات ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ نقشہ سازی کی تمام تر اہمیت کے باوجود ان کا مقصد محض ایک نقشے کا حصول نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقصد اس سے کہیں بڑا ہے جس میں آفات کی روک تھام؛ اثرات محدود کرنے اور آفات سے نپٹنے کی تیاریوں کی مقامی سطح پر اہمیت اجاگر کرنا اور لوگوں کو بنیادی تصورات سے آگاہی دینا ہے۔

..................☆☆..................

باب نمبر - 4

ہنگامی حالات، مقامی سطح پر تیاری اور امدادی سرگرمیاں

مقصد :

اس باب کا مقصد شرکاء اور قارئین کو آفات سے نپٹنے کی ضروری تیاریوں کی اہمیت اور طریقہ کار سے روشناس کروانا ہے۔ اس باب میں 5 سیشن شامل کیے گئے ہیں۔ جن میں آفات کے دوران پیدا ہونے والی ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کے لیے درکار مہارتوں پر گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ معلومات و اطلاعات کی ضرورت و اہمیت، ہنگامی امداد کے مرکز کو سنبھالنے کے طریقہ کار، محفوظ انخلاء، نقصانات اور ضروریات کی تخمینہ سازی پر مرحلہ وار گفتگو کی گئی ہے۔

اس باب کے اختتام تک شرکاء نقصانات اور فوری ضروریات کی تخمینہ سازی کے چند بنیادی اصول سیکھنے کے علاوہ یہ بھی جان سکیں گے کہ ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریوں کے ذریعے نقصانات کا حجم ایک مناسب حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ حقیقی نقصانات اور فوری ضروریات کی تخمینہ سازی کے ذریعے متاثرین کو سہولت پہنچانے کے ساتھ ساتھ بحالی اور تعمیر نو کا راستہ ہموار کیا جا سکتا ہے۔

سیشن :

سیشن 4.1	ہنگامی امداد کیا ہے؟
سیشن 4.2	اطلاعات کی فراہمی اور آگہی مہم
سیشن 4.3	مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد کا قیام و انتظام
سیشن 4.4	خطرات زدہ علاقوں سے فوری انخلاء کی منصوبہ سازی
سیشن 4.5	مادی، معاشی و معاشرتی اہلیتوں اور ضروریات کی تخمینہ سازی

سیشن نمبر 4.1

ہنگامی امداد کیا ہے؟

کسی بھی قسم کی آفت رونما ہونے کے بعد پیدا ہونے والے ہنگامی حالات سے نپٹنا کسی کڑے امتحان سے کم نہیں۔ ہنگامی حالات امیر' غریب' ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں رہنے والے افراد پر کم وبیش یکساں نفسیاتی دباؤ کا باعث بنتے ہیں اور ایک خوف وافراتفری کی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ تاہم مختلف علاقہ جات اور ممالک میں ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلیئے کی گئی پیشگی تیاریاں نقصانات کے حجم میں کمی کا باعث بنتی ہیں۔ ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلیئے بھر پور تیار عوام اور سرکار تمام تر خوف اور نفسیاتی دباؤ کے باوجود انسانی جانوں کے تحفظ میں کامیاب رہتے ہیں جبکہ ہنگامی حالات کی تیاریوں کی اہمیت سے نابلد سرکار اور عوام نہ صرف زیادہ نقصانات کا سامنا کرتے ہیں بلکہ شدید نفسیاتی دباؤ کا شکار بھی ہو جاتے ہیں جس سے ثانوی نوعیت کے مسائل جنم لیتے ہیں۔

انفرادی واجتماعی تحفظ

ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلیئے پیشگی تیاریوں کے ذریعے آپ نہ صرف خود کو نقصانات سے بچا سکتے ہیں بلکہ اپنے خاندان اور گردونواح کے لوگوں کی بھی بھرپور مدد کر سکتے ہیں۔ ہنگامی حالات سے نپٹنے کے مختلف مراحل کے بارے میں آ گاہی حاصل کرنا ہر شہری کا فرض ہے کیونکہ اس کا مقصد ہر قسم کے خطرات سے جان و مال کا تحفظ کرنا ہے۔ ہنگامی حالات کے دوران آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنی ذات اور اپنے خاندان کا تحفظ کریں۔ یہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب آپ ہنگامی حالات سے پہلے' دوران اور بعد میں اٹھائے جا سکنے والے مختلف اقدامات اور ان کے طریقہ کار سے آ گاہوں گے۔

مقامی سطح پر ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریوں کے مندرجہ ذیل تین مراحل ہو سکتے ہیں۔

1۔ ہنگامی حالات سے پہلے

پاکستان میں آفات سے ہنگامی بنیادوں پر نپٹنے کا رجحان رہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آفات کے انتظام وانصرام کا کوئی ایسا منصوبہ منظر عام پر نہیں آسکا جو ملک کے تمام شہریوں کے لیے یکساں طور پر مفید ہو۔ بدقسمتی کی بات تو یہ ہے کہ آفات سے ہنگامی بنیادوں پر نپٹنے کے رجحان کے باوجود سرکاری یا غیر سرکاری سطح پر کوئی ایسا وسیع اور جامع منصوبہ سامنے نہیں آیا جو لوگوں کو ہنگامی حالات سے نپٹنے کی پیشگی تیاریوں کی اہمیت وضرورت باور کروا سکے۔ ہنگامی حالات سامنے آنے کی صورت میں ملک کے بیشتر گروپ اور عوام بھرپور جوش و جذبے سے ہنگامی امداد فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے ہنگامی حالات کا خوف بھی کم ہوتا جاتا ہے اور لوگ دوبارہ اپنے معمولات زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس طرح مستقبل میں پیش آسکنے والے ہنگامی حالات کے خدشات کی جگہ روزمرہ پیش آنے والے مسائل لے لیتے ہیں۔ اس طرز عمل سے ماضی کے تجربات سے سبق حاصل کر کے مستقبل کی پریشانیوں کو کم کرنے کا رجحان سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا اور اسی

دوران کسی نئی ہنگامی صورت حال سے واسطہ پڑ جاتا ہے۔

اس سارے منظر کو بیان کرنے کا مقصد آفات سے پہلے ہنگامی حالات کی تیاری کی اہمیت باور کروانا ہے۔یعنی جب تک آپ آفات کے رونما ہونے سے پہلے ضروری انتظامات نہیں کرتے آفات کے دوران اور بعد میں اٹھائے جانے والے اقدامات بھرپور مثبت نتائج کے حامل نہیں ہو سکتے۔کسی بھی قسم کی ہنگامی صورتحال سے موثر انداز میں نپٹنے کیلئے ضروری ہے کہ مقامی سطح پر درپیش خطرات کی نوعیت اور شدت کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں جس میں عوامی سطح پر معلومات کی فراہمی' اطلاعات کی تشہیر اور آگہی کا نظام شامل ہو۔

بروقت معلومات کا حصول اور فراہمی' ہنگامی امداد کی تیاریوں کیلئے ایک بنیاد فراہم کرتا ہے۔جس کے بل بوتے پر ہنگامی حالاتے سے نپٹنے کیلئے منصوبہ سازی کی جاتی ہے۔مزید یہ کہ پیشگی اطلاعات کے نظام کو موثر بنانا بھی آفات سے پہلے کا عمل ہے۔

آفات سے پہلے ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریوں کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1۔انفرادی

2۔اجتماعی

1۔ انفرادی سطح پر

ملک کے ہر شہری کو اس قابل ہونا چاہیئے کہ:

- وہ ممکنہ خطرات اور خدشات کے اشاروں اور علامات کو سمجھ سکے۔
- معلوم ہونا چاہیئے کہ آفت کی صورت میں آپ کو کس طرح کے نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔
- خطرے کی نوعیت کے اعتبار سے طے کیجئے کہ اگر ایسا ہوا تو آپ کیا کریں گے۔
- ابتدائی طبی امداد کا بکس ہمیشہ تیار رکھیے۔
- اپنے بچوں اور خاندان کے دیگر افراد کو ہدایات دیجئے کہ انہیں ہنگامی حالات کی صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔
- سرکاری اداروں کی طرف سے فراہم کی جانے والی آفات کی پیشگی اطلاعات کو نظر انداز نہ کیجئے۔
- اپنے علاقے کے موسم' سیاسی اور سماجی حالات سے باخبر رہیئے اور خاندان کو بھی باخبر رکھیں۔
- دوسروں کی مدد کے لیے تیار رہیئے۔

2۔ اجتماعی سطح پر

- مقامی حکومت یا شہریوں کے گروپ کے ساتھ مل کر ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریوں کی منصوبہ سازی کیجئے۔
- ماضی میں پیش آنے والے ہنگامی حالات کا تجزیہ کیجئے اور جانیے کہ ماضی میں ہنگامی حالات سے کس طرح نپٹا گیا تھا۔ اس وقت کیا مسائل درپیش تھے اور کن پیشگی انتظامات کی وجہ سے ہنگامی حالات پر احسن طریقے سے قابو پایا گیا تھا۔
- جدید معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی طریقہ کار کی افادیت کو بھی مدنظر رکھیں۔

- مقامی اداروں کے تعاون سے ہنگامی حالات سے نپٹنے کے طریقہ کار کے بارے میں آگاہی مہم کا آغاز کیجئے۔
- مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد قائم کیجئے اور مقامی حکومت سے درخواست کریں کہ وہ مرکز کو سہولیات اور وسائل فراہم کرے۔
- انتہائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انخلاء کی منصوبہ سازی کیجئے۔
- گاہے بگاہے ہنگامی امدادی مشقوں کا انعقاد کریں۔

2- ہنگامی حالات کے دوران

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ ہنگامی حالات ہر طبقے کے لیے یکساں طور پر پریشان کن ہو سکتے ہیں۔لیکن ماہر افرادی قوت اور وسائل کی کمی کا شکار علاقے ہنگامی حالات کے نتیجے میں زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ہنگامی حالات کا مطلب ایسی صورتحال کا پیدا ہو جانا ہے جو اچانک ہو اور لوگ اس کا مقابلہ کرنے میں شدید مشکلات سے دوچار ہو جائیں۔تمام مشکلات' معاشی مسائل اور ماہر افرادی قوت کی کمی کے باوجود ہنگامی امداد کو موثر بروقت اور مناسب ہونا چاہیئے۔

ہنگامی حالات کے دوران اٹھائے جانے والے اقدامات کا انحصار ہنگامی حالات سے پہلے کی گئی تیاریوں پر ہے۔اگرچہ یہ حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ ہر خطرے کی پیشین گوئی ممکن نہیں اور ہمارے ہاں اکثر و بیشتر خطرات بے خبری میں ہی انسان کو گھیر لیتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہنگامی حالات کے مقابلے کیلئے کی گئی منصوبہ سازی ہی پیچیدہ حالات میں موثر ہنگامی امداد کی فراہمی کا باعث بن سکتی ہے۔

وضاحت:

اگرچہ پاکستان میں آفات کی تاریخ کافی پرانی ہے لیکن آفات کے انتظام وانصرام کا موضوع نسبتاً نیا ہے اس لئے عام طور پر تصور کیا جاتا ہے کہ ہنگامی حالات کے دوران ہوش وحواس برقرار رکھنا اور ہدایات کو یاد رکھنا انتہائی کٹھن ہے۔8 اکتوبر 2005ء کے تباہ کن زلزلے میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جب متاثرین نے ایک دوسرے کو مدد فراہم کی۔لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہنگامی حالات سے نبرد آزما ہونا ایک فطری عمل بھی ہے جس کا انحصار افراد کی انفرادی سوچ اور ہمت پر ہے۔ذرا سوچیے کہ اگر اسی انفرادی سوچ اور ہمت کو تربیت کے ذریعے ایک منظم جدوجہد میں بدل دیا جائے تو کتنی قیمتی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔

2005ء کے زلزلے میں زیادہ جانی نقصان کی وجہ صرف زلزلہ نہیں تھا بلکہ ماہر افرادی قوت کی کمی اور پیشگی منصوبہ سازی کی عدم موجودگی کی وجہ سے کئی ایسی قیمتی جانیں بھی ضائع ہوئیں جن کو بچایا جا سکتا تھا۔

ہنگامی حالات کے دوران مقامی علوم اور مہارتیں بھی بروئے کار لائی جا سکتی ہیں۔

> مئی 2007ء میں ضلع ایبٹ آباد میں چھانگلہ گلی کے مقام پر ایک ویگن کھائی میں گر گئی۔مقامی لوگوں نے بیرونی امداد پہنچنے سے پہلے لاشوں اور زخمیوں کو ہاتھوں کی زنجیر بنا کر سڑک پر پہنچایا جہاں سے انہیں ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال پہنچایا گیا۔

3- ہنگامی حالات کے بعد

آفات کے اثرات کئی ماہ سے لے کر کئی سالوں تک دیکھے جاسکتے ہیں لیکن ہنگامی حالات کا دورانیہ نسبتاً کم ہوتا ہے۔ آفات کے ماہرین کے مطابق ہنگامی حالات کے پہلے بہتر (72) گھنٹے انتہائی قیمتی ہوتے ہیں جس میں زیادہ سے زیادہ انسانی جانوں کو بچایا جاسکتا ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے انسانی جانوں کے بچنے کی امیدیں بھی دم توڑتی جاتی ہیں اور ہنگامی حالات سے ریلیف کا سفر شروع ہوجاتا ہے۔

ہنگامی حالات کے بعد مندرجہ ذیل اقدامات اہم تصور کیے جاتے ہیں۔

- انتہائی بنیادی سہولیات وخدمات کو فعال بنانا اور ضروری مرمتیں وغیرہ۔
- متاثرین کو چھت، خوراک اور طبی سہولیات فراہم کرنا۔
- نقصانات اور ضروریات کی تخمینہ سازی۔
- مزید نقصانات سے بچنے کیلئے ضروری اقدامات۔
- ثانوی خطرات کی شناخت اور ان سے بچاؤ کی تدابیر۔

ہنگامی امداد کی فراہمی اور ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلئے چند عناصر اہمیت کے حامل ہیں۔ مندرجہ ذیل عناصر پر عمل کرکے ہی ہنگامی حالات سے نپٹنے کا ایک موثر منصوبہ ترتیب دیا جاسکتا ہے:

- مطلوبہ معلومات کا حصول بنیادی عنصر ہے۔ آپ مندرجہ ذیل جدول کی مدد سے منصوبہ سازی کا آغاز کرسکتے ہیں:

ممکنہ خطرات اور ہنگامی حالات	خدشات کا درجہ شدید/درمیانہ/معمولی	خدشات میں کمی کیسے ممکن ہے
زلزلہ		
لینڈ سلائیڈنگ		
خشک سالی		
سمندری طوفان/سونامی		
بم دھماکے		

..................☆☆..................

سیشن نمبر 4.2

اطلاعات کی فراہمی اور آ گہی مہم

انفرادی سطح پر

حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں خطرے کی نوعیت کے اعتبار سے خاندان کے تمام افراد کو ممکنہ حفاظتی تدابیر اور ہنگامی حالات کی صورت میں ضروری اقدامات اٹھانے کیلئے راہنمائی کریں۔

اجتماعی سطح پر

ہنگامی حالات کا موئثر مقابلہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مقامی سطح پر پوری کمیونٹی خطرات کے بارے میں بنیادی معلومات رکھتی ہو۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ انفرادی طور پر لوگ خطرات کے حوالے سے معلومات رکھتے ہیں لیکن اجتماعی طور پر ان سے مستفید ہونے کا رجحان قدرے کم ہے۔

آفات کے بارے میں بروقت معلومات کی فراہمی ہی مقامی افراد کو ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلئے متحرک کر سکتی ہے۔ تاہم معلومات کے حصول کی تشہیر کا ذریعہ اتنا قابل اعتبار ہونا چاہیئے کہ لوگ کسی ہچکچاہٹ اور افراتفری کا شکار ہوئے بغیر معلومات سے مستفید ہو سکیں۔

آ گہی مہم ترتیب دینے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ آپ کس قسم کی کمیونٹی کو اطلاعات فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا معاشرتی' معاشی' مذہبی' سیاسی اور سماجی پس منظر کیا ہے؟ زیادہ تر افراد تعلیم یافتہ ہیں یا غیر تعلیم یافتہ ؟ علاقے میں کس قسم کی آفات رونما ہوتی رہی ہیں؟ کس قسم کے نقصانات پہنچتے رہے ہیں وغیرہ۔

جب آپ کمیونٹی کے پس منظر سے آ گاہ ہو جائیں تو اسی اعتبار سے معلومات کا تعین کریں۔ اگر ایک کمیونٹی کو لینڈ سلائیڈنگ کا زیادہ خطرہ ہے تو آ گہی مہم بھی لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی جائے گی۔ تاہم کسی اور خطرے پر چند عمومی نوعیت کی ایسی معلومات ضرور شامل کی جاسکتی ہیں جو ہر طرح کے خطرات میں یکساں طور پر کارآمد ہوتی ہیں۔

- معلومات کا تعین کرنے کے بعد معلومات فراہم کرنے کیلئے مختلف ذرائع کا انتخاب کیا جائے گا۔ کسی بھی آ گہی مہم میں معلومات فراہم کرنے کے ذرائع انتہائی اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ہر کمیونٹی پر نسبتاً مختلف ذرائع ابلاغ اثر انداز ہوتے ہیں۔
- ذرائع ابلاغ کی نوعیت سے پیغامات ترتیب دیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ٹیلی ویژن یا ریڈیو کے ذریع نشر کیا جانے والا پیغام پوسٹر یا لیف لیٹ کے پیغام سے مختلف انداز میں ترتیب دیا جائے گا۔
- آ گہی مہم کے ذریعے ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریوں کی اہمیت اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ آفات سے متعلقہ مختلف اصطلاحات کے بارے میں بھی آ گہی ضروری ہے تا کہ لوگ پیغام کو سمجھنے میں ابہام کا شکار نہ ہوں۔ مثال کے طور پر اگر حکومت لوگوں

کوانخلاء کی ہدایت کرتی ہے تو تمام لوگوں کو انخلاء کے حقیقی معنوں سے آ گاہ ہونا چاہیئے یا پیغام میں ایسے الفاظ استعمال کیے جانے چاہئیں جو مقامی افراد آسانی سے سمجھ سکیں۔

- پیغامات کی تیاری کے بعدان کی تشہیر کا مرحلہ آ تا ہے۔اس ضمن میں ایسے ذرائع کا انتخاب کیا جانا چاہیئے جو منتخب کردہ کمیونٹی کی رسائی میں ہو۔

عمومی ذرائع ابلاغ

- ٹیلی ویژن
- ریڈیو
- پوسٹر
- لیف لیٹ
- انٹرنیٹ

متبادل ذرائع ابلاغ

- مقامی مساجد
- چرچ/مندر
- اسکول/اساتذہ
- ہسپتال
- مقامی نمائندے/ کونسلرز
- شاعر/ادیب
- سٹیج ڈرامے
- مقامی تنظیمیں وغیرہ

تشہیری مہم ترتیب دینے کیلئے یاد رکھنے کی باتیں۔

موضوع کا انتخاب/پیغام کیوں بنایا جارہا ہے ؟	کس موضوع پر تشہیری مہم ترتیب دی جائے گی۔ ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاری‘ عمومی حفاظتی اقدامات‘ احتیاطی تدابیر وغیرہ۔
تشہیری مہم کس کمیونٹی کیلئے ترتیب دی جارہی ہے ؟ پیغام کی تشہیر کس کی طرف سے ہوگی؟	آفات کے اثرات میں کمی کا پیغام کس کیلئے بنایا جارہا ہے؟ وہاں کی زبان کیا ہے؟ کمیونٹی کا معاشی‘ سیاسی‘ تعلیمی‘ سماجی اور مذہبی پس منظر کیا ہے؟
تشہیر کے ذرائع کیا ہوں گے؟	حکومت‘ مقامی اداروں‘ غیر سرکاری تنظیم۔ ٹیلی ویژن‘ ریڈیو‘ اخبارات‘ مساجد‘ سکول یا مقامی نمائندے۔
پیغام کا ردعمل کیا ہوسکتا ہے؟	جائزہ لینا کہ پیغام کے اثرات کیا ہوسکتے ہیں یعنی کیا لوگ اس پر عمل کریں گے / نہیں کریں گے / افراتفری کا باعث بنے گا یا لوگوں کی راہنمائی کرے گا۔

سیشن نمبر 4.3

مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد کا قیام وانتظام

مقامی سطح پر قائم کردہ مرکز برائے ہنگامی امداد آفات سے پہلے' دوران اور بعد میں مددگار ہوسکتا ہے۔ یہ مرکز آفات کی پیشگی اطلاعات' ہنگامی حالات سے نپٹنے' ریلیف اور ریکوری کے مراحل میں لوگوں کو ضروری معلومات کی فراہمی میں مددگار ہوتا ہے جبکہ امدادی اشیاء کی تقسیم میں بھی اس کا کردار اہم ہے۔

عام طور پر ایسے مراکز حکومت کی طرف سے قائم کیے جاتے ہیں جن کا مقصد ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلئے ضروری اور فوری نوعیت کے فیصلے کرنا اور ان پر عملدرآمد کروانا ہوتا ہے۔ آفات کی صورت میں جہاں بھی ہنگامی حالات سے نپٹنے کیلئے ٹیم موجود ہوتی ہے اس جگہ کو مرکز برائے ہنگامی امداد تصوّر کیا جاتا ہے۔ یہ کسی سکول میں بھی ہوسکتا ہے اور کسی ہسپتال میں بھی۔ ہنگامی حالات سے نپٹنے کی ذمہ دار ٹیم موقع کی مناسبت سے ضروری فیصلے اور اقدامات کا تعین کرتی ہے۔

مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد کے قیام کا طریقہ کار

مرکز برائے ہنگامی امداد ایک وسیع تنظیمی ڈھانچے کا متقاضی ہوتا ہے جس کے تحت آفات سے پہلے' دوران اور بعد میں مختلف طرز کی ذمہ داریاں ادا کی جاتی ہیں۔عمومی طور پر مرکز برائے ہنگامی امداد قائم کرنے کیلئے نہ صرف بھرپور وسائل کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ ماہر افرادی قوت بھی درکار ہوتی ہے تا کہ خطرات کے تمام مراحل سے بخوبی نپٹا جا سکے۔ مقامی سطح پر قائم کردہ ہنگامی امدادی مراکز کو وسائل کی کمی کا سامنا تو رہتا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ افرادی قوت کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔غور طلب امر یہ ہے کہ خطرات کا شکار آبادیوں کو دستیاب وسائل کے اندر رہ کر ہی نقصانات کے حجم کو کم از کم کرنا چاہیئے۔

مقامی سطح پر مراکز برائے ہنگامی امداد قائم کرنے کیلئے باب نمبر 2 میں دی گئی سی سی بیز کی تفصیلات سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔سی سی بیز کے ذریعے نہ صرف مقامی وسائل متحرک کیے جاسکتے ہیں بلکہ مقامی حکومتوں کے وسائل سے بھی مستفید ہوا جاسکتا ہے۔ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ کمیونٹی کی ترجیحات میں آفات کا انتظام وانصرام بھی شامل ہونا چاہیئے تا کہ دیگر کئی شعبوں کے علاوہ آفات سے تحفظ کے شعبے میں بھی کام کیا جا سکے۔

پاکستان کے جن علاقوں میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا اطلاق نہیں ہوتا وہ مقامی تنظیم سازی کے ذریعے مرکز برائے ہنگامی امداد کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں۔مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد قائم کرنے کیلئے کمیونٹی کی باہمی رضامندی سے ایک رابطہ کار کا انتخاب کیجئے جبکہ رابطہ کار کی مدد کیلئے اسسٹنٹ کوآرڈینیٹر کا انتخاب کیجئے۔مرکز کے دیگر ممبران کی تعداد کا انحصار مقامی کمیونٹی پر ہے کہ کتنے لوگ اپنی روزمرہ مصروفیات سے وقت نکال کر رضاکارانہ طور پر کمیٹی کے ممبر بنتے ہیں۔

مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد کا تنظیمی ڈھانچہ کچھ یوں ہوسکتا ہے:

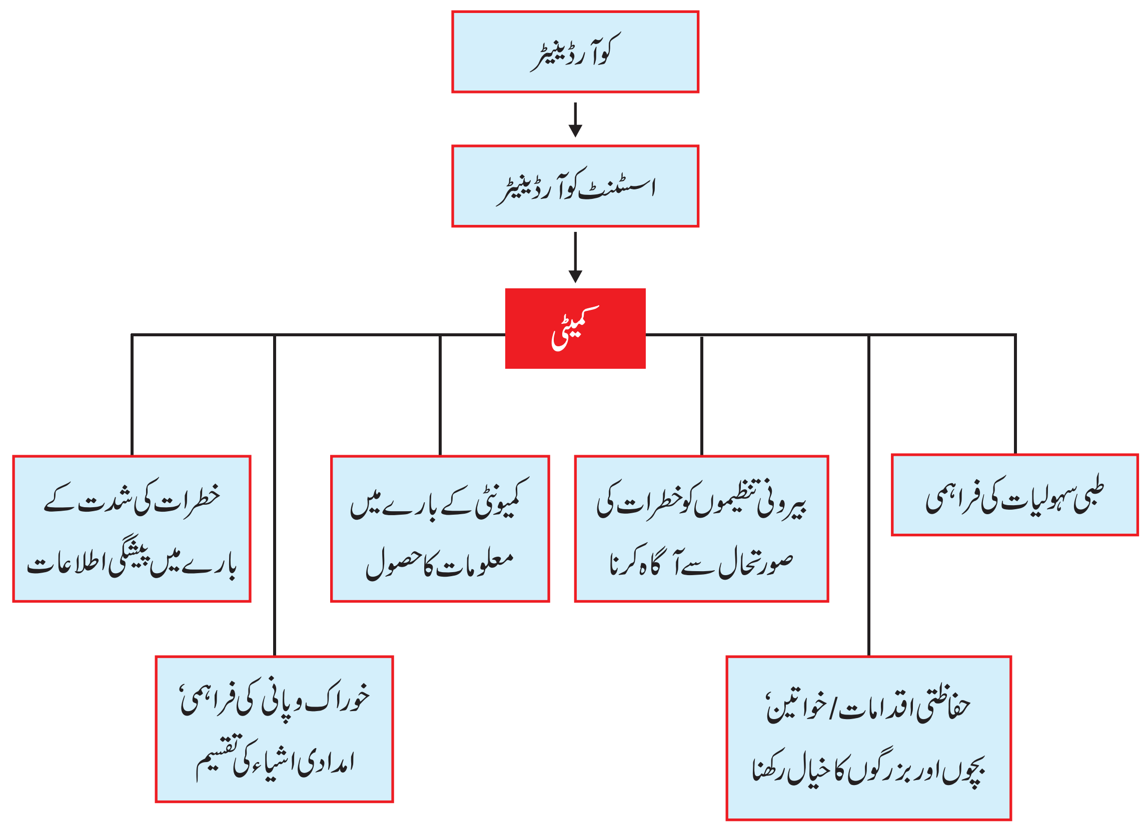

مرکز برائے ہنگامی امداد کی ذمہ داریاں

ہنگامی امداد کے مقصد کیلئے قائم کردہ مراکز کی ذمہ داریاں آفات سے پہلے، دوران اور بعد میں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ کوآرڈینیٹر کی ذمہ داری ہے کہ مختلف سرگرمیوں کے لیے مناسب کارکنوں کا انتخاب کرے بلکہ مناسب یہ ہوگا کہ ایسے رضاکاروں کا انتخاب کیا جائے جو کسی نہ کسی حوالے سے مرکز کے منتخب کردہ شعبہ جات کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں۔ مثال کے طور پر آپ اطلاعات کے حصول اور فراہمی کیلئے کسی مقامی صحافی کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ اسی طرح طبی امداد اور ضروریات کا تعین کرنے کیلئے مقامی ہسپتال میں کام کرنے والے افراد میں سے کسی کو شامل کر سکتے ہیں۔

مقامی سطح پر مرکز برائے ہنگامی امداد کی ذمہ داریاں

آفات سے پہلے	☆ اپنے علاقے کو درپیش خطرات کی نوعیت اور شدت سے آگاہ ہو۔ ☆ اپنے علاقے کے محفوظ اور غیر محفوظ مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ ☆ ضلعی مرکز برائے ہنگامی امداد سے رابطے استوار کرے۔ ☆ اپنے علاقے کی کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں سے واقف ہو۔ ☆ انخلاء کے لیے محفوظ راستوں کا تعین اور تشہیر کرے۔ ☆ مرکز کے کارکنوں کی تربیت کیلئے مواقع تلاش کرے۔ ☆ مرکز کی سرگرمیوں میں خواتین کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرے۔
آفات کے دوران	☆ تلاش و بچاؤ میں مدد کرے۔ ☆ کمیونٹی کو ضروری معلومات فراہم کرے۔ ☆ امدادی اشیاء کی باعزت تقسیم میں مدد کرے۔ ☆ زخمیوں کی دیکھ بھال کرے اور بوقت ضرورت انہیں بہتر طبی مراکز میں منتقل کرنے کا بندوبست کرے۔ ☆ بیرونی امدادی اداروں کو مقامی ضروریات اور ان کی مقدار سے آگاہ کرے۔ ☆ بیرونی امدادی سامان کا نظم و نسق کرے۔
آفات کے بعد	☆ نقصانات اور ضروریات کی تخمینہ سازی میں شریک ہو۔ ☆ ثانوی خطرات سے آگاہ کرے۔ ☆ حکومت کو کمیونٹی کے مسائل سے آگاہ کرے۔ ☆ بحالی اور تعمیر نو کے لیے تجاویز دے۔

مرکز برائے ہنگامی امداد کیلئے ضروری سامان کی فہرست

- ایمبولینس۔
- دوائیاں۔
- ابتدائی طبی امداد کے لیے رضا کار۔
- خطرے کی نوعیت کے اعتبار سے تلاش و بچاؤ کا ضروری سامان یا ضروری سامان کے حامل افراد و اداروں کے رابطہ نمبر وغیرہ۔
- مقامی کمیونٹی کا نقشہ۔
- مقامی آبادی کے بارے میں معلومات۔
- سرکاری اداروں کے رابطہ نمبر / رابطے کے دیگر ذرائع۔
- اشیائے خورد و نوش۔

سیشن نمبر 4.4

خطرات زدہ علاقوں سے فوری انخلاء کی منصوبہ سازی

مطالعہ سے پہلے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

سوال۔ ہنگامی حالات میں آپ کیا کریں گے؟ کیا آپ نے انفرادی سطح پر انخلاء کا منصوبہ ترتیب دیا ہے یا اجتماعی سطح پر انخلاء کے منصوبے کا حصہ ہیں؟

جواب۔ ....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

سوال۔ پیشین گوئی کیا ہے؟ کیا آپ کی حکومت نے کبھی خطرات کی درست پیشین گوئی کی ہے جس سے کمیونٹی کو خاطر خواہ فائدہ ہوا؟

جواب۔ ....

....

....

....

....

....

....

عام طور پر انخلاء کا انحصار خطرات کی پیشین گوئی پر ہوتا ہے۔ جب کوئی خطرہ آفت میں تبدیل ہونے کے قریب ہو اور مقامی یا مرکزی سطح پر پیشین گوئی بھی موجود ہو تو حکومت انخلاء کی ہدایت جاری کرتی ہے۔ لیکن یہ صرف اس وقت ہی ممکن ہوتا ہے جب خطرے کے وقوع پذیر ہونے سے ایک مناسب وقت پہلے ہی اس کی اطلاع مل جائے۔ تاہم یہ کوئی حتمی اصول نہیں ہے اور نہ ہی تمام خطرات کی نوعیت اجتماعی ہوتی ہے۔ آپ جب بھی محسوس کریں کہ کسی بھی خطرے کی وجہ سے آپ یا آپ کا خاندان شدید خدشات کا شکار ہو سکتا ہے تو بغیر وقت ضائع کیے فوری طور پر انخلاء کیلئے تیار ہو جائیں۔

مقامی سطح پر انخلاء کی منصوبہ سازی

آپ کسی کثیر المنزلہ عمارت میں رہتے ہیں یا آپ کے علاقے کو سیلاب کا خطرہ درپیش ہے آپ اپنی انتظامیہ اور غیر سرکاری اداروں سے انخلاء کے بارے میں معلومات ضرور حاصل کریں۔ مقامی سطح پر انخلاء کی منصوبہ سازی کیلئے آفات کے موضوع پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیمیں یا ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے اپنے علاقے کا منصوبہ برائے انخلاء ضرور تشکیل دیں۔

وضاحت

خطرات کے شکار علاقوں میں کسی وقت بھی کوئی قدرتی یا غیر قدرتی آفت رونما ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کو خطرے کی اطلاع بروقت مل جائے لیکن تصور کیجئے کہ جس وقت آپ کو انخلاء کی ہدایات موصول ہوئیں یا آپ نے از خود خطرے کو محسوس کیا اس وقت آپ کے بچے یا بہن بھائی اسکول میں ہیں جب کہ خاندن کے کچھ افراد اپنے دفاتر میں ہیں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کے خاندان کے تمام افراد اکٹھا ہونے کی کوشش کریں تو شائد اتنی دیر میں آفت رونما ہو جائے اور آپ کو دوسری نوعیت کی ہنگامی صورتحال سے واسطہ پڑ جائے۔ لہٰذا وقت سے پہلے خطرات کے بارے میں گفتگو کرنا اور اجتماعی انخلاء کے منصوبے سے باخبر رہنا ضروری ہے۔

مقامی سکول سے معلومات حاصل کریں کہ کیا انہوں نے انخلاء کا منصوبہ ترتیب دیا ہے اور اگر ایسا ہے تو انہوں نے اس کے لیے کیا پروگرام ترتیب دیا ہے۔ اگر سکول والوں نے انخلاء کا منصوبہ ترتیب نہیں دیا تو خطرے کی صورت میں وہ بچوں کا کیا انتظام کریں گے؟

انخلاء کی منصوبہ سازی کو مندرجہ ذیل تین مراحل میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- پیشگی اطلاع
- تیاری
- روانگی

پیشگی اطلاع، انخلاء کی منصوبہ سازی کا اہم پہلو ہے۔ پیشگی اطلاع کے ذریعے عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ رونما ہونے سے پہلے ہی حفاظتی اقدامات کرلیں یا انخلاء کے لیے تیار ہو جائیں۔ پیشگی اطلاعات کے موئثر نظام کے بغیر انخلاء کا منصوبہ مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ پیشگی اطلاع دینے والے ادارے کو اتنا مستند ہونا چاہیئے کہ لوگ اس کی بات پر یقین کرلیں۔

پیشگی اطلاعات کے نظام کو مندرجہ ذیل خوبیوں کا حامل ہونا چاہیئے:

- پیغام واضح اور عام فہم ہو۔
- آ گہی کے ذریعے لوگوں کو پیشگی اطلاعات کے اجتماعی نظام اور اشاروں سے روشناس ہونا چاہیئے۔
- پیشگی اطلاع کسی ذمہ دار ادارے کی طرف سے دی جانی چاہیئے تا کہ لوگ افراتفری کا شکار نہ ہوں۔
- پیشگی اطلاع کے ساتھ ہی ذمہ دار ادارے کی طرف سے ایک ایسا ہدایت نامہ بھی جاری ہونا چاہیئے جس میں احتیاطی تدابیر اور دیگر تفصیلات سے آ گاہ کیا گیا ہو۔
- صورتحال میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کی اطلاع فوری طور پر دستیاب ہونی چاہیئے۔

مقامی سطح پر انخلاء کا منصوبہ ترتیب دیتے وقت مندرجہ ذیل پہلوؤں کو مدنظر رکھیں:

- ☆ اس بات کا تعین کر لیں کے آپ کتنی آبادی کیلئے منصوبہ برائے انخلاء ترتیب دے رہے ہیں۔
- ☆ منصوبہ ترتیب دیتے وقت زیادہ سے زیادہ فریقین کو شامل کریں۔
- ☆ محفوظ راستوں کا تعین کریں اور محفوظ مقام پر پہنچنے کے طریقہ کار کا تعین بھی کریں۔
- ☆ مقامی سطح پر کمیونٹی تن تنہا پورے شہر کا منصوبہ برائے انخلاء تشکیل نہیں دے سکتی لہٰذا اس مقصد کے حصول کیلئے اپنے منتخب کردہ نمائندوں سے مدد حاصل کریں۔

مثال کے طور پر اگر آپ ایک سکول کا منصوبہ برائے انخلاء تشکیل دے رہے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل پہلوؤں کو مدنظر رکھیں گے۔

- ☆ بچوں کی کل تعداد کیا ہے؟
- ☆ بچوں کی عمریں کیا ہیں؟
- ☆ بچوں کا تعلق کن علاقوں سے ہے؟
- ☆ اساتذہ کی تعداد کیا ہے؟ مرد/عورتیں۔
- ☆ دیگر سٹاف کی تعداد کیا ہے؟
- ☆ سکول کی عمارت ایک منزلہ، دومنزلہ یا سہ منزلہ ہے۔
- ☆ سکول کے داخلی اور خارجی راستے کون سے ہیں؟
- ☆ کیا سکول میں الارم کا بندوبست ہے؟
- ☆ تمام افراد کو بلڈنگ سے باہر نکلنے میں کتنا وقت درکار ہے؟
- ☆ باہر نکل کر تمام افراد کہاں جائیں گے؟ محفوظ مقام کا تعین کریں۔
- ☆ کیا سکول کے تمام افراد کے خاندان والے پہلے سے طے شدہ محفوظ مقام کے بارے میں جانتے ہیں؟
- ☆ انخلاء کے دوران اساتذہ اور دیگر سٹاف کی ذمہ داریاں کیا ہوں گی؟
- ☆ کیا محفوظ مقام تک پہنچنے کیلئے سواری درکار ہے یا وہاں تک پیدل جایا جا سکتا ہے؟
- ☆ کیا ہر کلاس روم میں ابتدائی طبی امداد کا سامان موجود ہے؟

☆ اگر نہیں تو اس کا کیا انتظام ہے اور ذمہ دار کون ہوگا؟

مندرجہ بالا نکات کو سامنے رکھتے ہوئے انخلاء کا منصوبہ ترتیب دیں۔ سکول کے بچوں اور ان کے والدین کو انخلاء کے منصوبہ کی تفصیلات سے آ گاہ کریں۔

گاہے بگاہے مشقیں کرتے رہیں۔ مثال کے طور پر آپ کسی مخصوص دن میں الارم بجائیں اور دیکھیں کہ تمام سٹاف اور بچے مندرجہ ذیل مراحل سے بخوبی گزرتے ہیں یا افراتفری کا شکار ہوتے ہیں۔

مرحلہ نمبر 1

پیشگی اطلاع (الارم) موصول ہونے کے بعد کیا سب انخلاء کے لیے منظّم طور پر تیار ہو گئے۔ یعنی کیا ابتدائی طبی امداد کا باکس ساتھ لیا گیا وغیرہ؟

مرحلہ نمبر 2

کیا تمام بچے اور سٹاف کے لوگ مقررہ وقت کے دوران گراؤنڈ میں جمع ہو گئے؟

مرحلہ نمبر 3

کیا تمام لوگ مقررہ وقت کے دوران منظّم طریقہ سے محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے۔

یاد رکھیں کہ اگر سکولوں کی سطح پر انخلاء کے منصوبوں کی بھرپور مشقیں کی جائیں تو بچوں میں ہنگامی حالات کے دوران منظّم رہنے کا رویہ پروان چڑھے گا جو آفات کے حوالے سے مستقبل کے بہت سے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا۔

انخلاء کی ہدایات ملنے کے بعد کیا کرنا چاہیئے۔

اصولی طور پر ہر علاقے کو درپیش خطرات کی نوعیت' مقامی وسائل اور طرزِ زندگی کو مدِنظر رکھتے ہوئے انخلاء کے لیے ضروری ہدایت نامہ ترتیب دیا جانا چاہیئے۔ خاص طور پر پاکستان کے زیادہ تر علاقہ جات بنیادی سہولیات سے محروم ہیں اور چند علاقوں کے انتہائی دشوار گزار ہونے کی وجہ سے بھی انخلاء کے عمل میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ تاہم انخلاء کی صورت میں چند عمومی نوعیت کی ہدایات ایسی ہیں جو ہر طرح کے علاقہ جات میں موثر ہو سکتی ہیں اور نقصانات کے خدشات میں کمی کا باعث بن سکتی ہیں۔

1۔ اگر خطرہ اچانک رونما ہو جائے اور کسی بھی چیز کو اٹھانے کا وقت نہ ہو تو خطرناک جگہ فوراً چھوڑ دیں تاہم اس بات کا یقین کر لیں کے گھر میں موجود تمام افراد باہر آ گئے ہیں۔

- اگر آپ کو خطرے کی اطلاع چند گھنٹے پہلے موصول ہو چکی ہے تو فوری طور پر قیمتی اشیاء' بچوں کیلئے خوراک' دوائیاں' ضروری کاغذات ایک بیگ میں رکھیں اور خاندان کے تمام افراد کے ساتھ باہر نکل جائیں۔
- ہوسکتا ہے کچھ لوگوں کے پاس اپنی گاڑی موجود نہ ہو ایسی صورت حال سے نپٹنے کیلئے نارمل حالات میں اپنی کمیونٹی کے ساتھ مل کر طے کریں کہ انخلاء کی ہدایات ملنے کے بعد سواری کا بندوبست کیسے کیا جائے گا۔ اگر آپ دیہات میں رہتے ہیں تو ٹریکٹر اور ٹرالی کا فوری سواری کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

..................☆☆..................

سیشن نمبر 4.5

مادی، معاشی ومعاشرتی نقصانات اورضروریات کی جانچ پڑتال وتخمینہ سازی

بنیادی تصورات:۔

- نقصانات کا تخمینہ لگانے کا طریقہ کار' آفت کے معاشرتی' معاشی اثرات کا اندازہ لگانے کی کنجی ہے۔
- مادی تباہی (Damage) کی اصطلاح' آفت کے دوران یا فوراًبعد املاک کو پیش آنے والی مکمل یاضمنی تباہی کی مکمل وضاحت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔
- معاشرتی ومعاشی نقصانات (Loss) کی اصطلاح' معاشی سرگرمیوں بشمول ذرائع روزگار' پیداوار اور خدمات پر پڑنے والے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔مختلف شعبوں کے تباہ شدہ بنیادی ڈھانچے کی مکمل بحالی اور تعمیر نو تک معاشی اور معاشرتی نقصانات (Losses) جاری رہتے ہیں۔
- ضروریات (Needs) کا مطلب ''آفت کے متاثرین کی وہ بنیادی ضروریات ہیں جو زندگی بچانے کے لیے ناگزیر ہوتی ہیں۔مثال کے طور پر تلاش اور بچاؤ' ہنگامی امداد' خوراک' چھت' کپڑے' پانی' ابتدائی طبی امداد وغیرہ۔

تعارف

آفت کے فوراًبعد متاثرین کو بالواسطہ یا بلاواسطہ پہنچنے والے نقصانات اورضروریات کا اندازہ لگانے کے لیے' ہنگامی بنیادوں پر تخمینہ سازی کی جانی چاہیئے۔یہ ضروری ہے کہ تخمینہ سازی متاثرین کی ضروریات کا وسیع پیمانے پر احاطہ کرتی ہو۔آفات کے بعد معاشرتی' معاشی' مادی اور ماحولیاتی نقصانات اور ضروریات کی تخمینہ سازی اہم ترین سرگرمی ہے۔ابتدائی اور فوری تخمینہ سازی کی بنیاد پر ہی قلیل المدت اور درمیان المدت تعمیر نو جبکہ طویل المدت بحالی کی ضروریات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

ضروریات کی جانچ پڑتال

آفت سے مرکوز اور موثر انداز میں نپٹنے کے لیے آفت کے فوراًبعد ضروریات کا اندازہ لگانا ایک فوری انسانی ضرورت ہے۔گو کہ یہ ایک پیچیدہ عمل ہے لیکن مزید نقصانات سے بچنے کے لیے ضروریات کا اندازہ لگانا ناگزیر ہے۔مقامی حکام متاثرین کے تعاون اور مدد سے فوری اور طویل المدت ضروریات کا اندازہ لگاتے ہیں۔محدود پیمانے پر آفت آنے کی صورت میں وسیع پیمانے پر تفصیلی انداز میں ضروریات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔تاہم اگر آفت نے ایک وسیع علاقے کو متاثر کیا ہو تو متاثرین کی فوری ضروریات کا اندازہ لگانے کے لیے ایک مخصوص علاقے میں نمونے کے طور پر ضروریات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔عرف عام میں اسے ''سامپل سروے'' (Sample Survey) کہا جاتا ہے۔آفت رونما ہونے کے بعد ضروریات کا اندازہ لگانے کے عمل میں درج ذیل شعبوں کا احاطہ کیا جاتا ہے:

- تلاش اور بچاؤ۔

- خطرات میں گھرے لوگوں کا فوری انخلاء۔
- زیادہ کمزور دفاعی صلاحیتیں رکھنے والے گروہ بچوں، عورتوں، بزرگوں وغیرہ کو تحفظ فراہم کرنا۔
- طبی امداد اور صحت سے متعلقہ معاملات۔
- چھت اور کپڑے۔
- خوراک۔
- پانی۔
- کچرے اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام۔
- بنیادی نظام جس میں مواصلات، بجلی اور ذرائع نقل وحمل شامل ہیں۔

آفات کے دوران یا بعد میں ہر فرد ضرورت مند متاثرین میں شمار نہیں ہوتا۔ بلکہ متاثرہ علاقے میں ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جنہیں کوئی خاطر خواہ جانی و مالی نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اس کے علاوہ آفات کے دوران ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جو متاثرہ علاقے سے تعلق نہیں رکھتے وہ بھی امدادی اشیاء کے حصول کے لیے متاثرین میں گھل مل جاتے ہیں۔ کسی جامع نظام کی غیر موجودگی میں ایسے افراد کی شناخت ایک مشکل کام ہے۔ خاص طور پر ہنگامی حالات میں متاثرین اور دھوکہ بازوں کے درمیان فرق محسوس کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر 2005ء کے زلزلے کے بعد بہارہ کہو اور دیگر علاقوں میں یہ بات مشاہدے میں آئی کہ کئی بے گھر افراد متاثرین میں گھل مل گئے۔ انسانی بنیادوں پر بے گھر افراد کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس رجحان کی وجہ سے متاثرین کو مطلوبہ امداد حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ متاثرین جانی و مالی نقصانات کی وجہ سے پہلے ہی سے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں لہٰذا امداد کے حصول کے لیے جدوجہد نہیں کر پاتے۔ اس دوران اگر ایسے لوگ جنہیں آفت سے نقصان نہیں پہنچا، چاہے وہ متاثرہ علاقے سے ہوں یا باہر سے آ کر متاثرین میں گھل مل گئے ہوں، نفسیاتی دباؤ سے آزاد ہونے کی وجہ سے نہایت ہوشیاری سے امدادی اشیاء تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ نتیجتاً متاثرین کو امداد کی فراہمی متاثر ہوتی ہے۔

اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے ضروریات کا اندازہ لگانے کی اہمیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ضروریات کا اندازہ لگاتے ہوئے متاثرین کی تعداد اور امدادی اشیاء کی مقدار کا صحیح تخمینہ لگانا ضروری ہے۔ ضروریات کا اندازہ لگاتے ہوئے لوگوں کی مجموعی بنیادی ضرویات پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے صرف آفات کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ضروریات کی شناخت کرنی چاہیئے۔
ضروریات کا اندازہ لگاتے ہوئے ضروری ہے کہ یا تو طے شدہ بین الاقوامی معیارات کو سامنے رکھا جائے یا مقامی طور پر ضروریات کا صحیح اندازہ لگانے کا نظام اور معیارات طے کیے جائیں۔ ضروریات کا اندازہ لگانے کے چند بنیادی اصول درج ذیل ہیں۔

- اندازاً کتنے افراد کو مدد کی ضرورت ہے نیز ترجیحی بنیادوں پر کس قسم کی مدد درکار ہے۔
- ایک فرد کو ایک دن میں درکار پانی کی مقدار۔
- ایک جانور کو فی دن درکار پانی کی مقدار۔

- ہنگامی پناہ گاہ کی صورت میں ایک خیمے میں افراد کی تعداد۔
- اگر آفت موسم سرما میں آئی ہے تو کتنے افراد کو گرم کپڑوں (لحاف، کمبل وغیرہ) کی ضرورت ہے۔
- ایک دن میں ایک ڈاکٹر کتنے مریضوں کا معائنہ کر سکتا ہے۔ اس طریقے سے ایک مخصوص علاقے کی خیمہ بستی میں رہائش پذیر افراد کی تعداد کا تجزیہ کر کے ڈاکٹروں کی مطلوبہ تعداد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔
- کتنے مریضوں کو ہسپتال منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے زخموں کی نوعیت کیا ہے اور ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد انہیں کون سی بنیادی سہولیات کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایسے مریضوں کی تعداد زیادہ ہے جن کی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں تو ہو سکتا ہے متاثرہ علاقے میں ان کے لیے فزیوتھراپی سنٹر قائم کرنے کی ضرورت پڑے۔

مادی، معاشرتی و معاشی نقصانات کی تعریف

قدرتی آفات مثلاً خشک سالی، سمندری طوفان اور سیلاب کے نتیجے میں دو طرح کے اثرات مرتب ہوتے ہیں:

1۔ تعمیراتی ڈھانچے اور انسانی جانوں کو پہنچنے والا نقصان یا مکمل تباہی جسے مادی نقصان (Damage) کہا جاتا ہے۔

2۔ معاشرتی اور معاشی سرگرمیوں پر پڑنے والے منفی اثرات (Losses)۔ اس میں ذرائع روزگار اور پیداواری صلاحیتوں کو پہنچنے والے نقصانات شامل ہیں۔ جبکہ خدمات و سہولیات کی عدم دستیابی بھی معاشی اور معاشرتی اثرات میں شمار ہوگی۔

مادی نقصانات (Damage) کی اصطلاح آفات کے نتیجے میں املاک اور تعمیرات کو پہنچنے والے نقصانات یا مکمل تباہی کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں بنیادی تعمیراتی ڈھانچے، عمارات، مشینری، ذرائع نقل و حمل، زمین، ذرائع آبپاشی، محفوظ ذخیرے اور ماحول کو پہنچنے والے نقصانات اور تباہی شامل ہے۔

معاشرتی و معاشی نقصانات (Losses) کی اصطلاح لوگوں کے ذرائع روزگار، زرعی یا صنعتی پیداوار اور بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ نقصانات کسی آفت زدہ علاقے کی معاشرتی اور معاشی زندگی کی مکمل یا ضمنی تباہی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ان میں زراعت، صنعت، عمارتوں، سڑکوں، سفری سہولیات، مواصلات کے نظام، ہسپتالوں، سکولوں اور سرکاری اداروں کو پہنچنے والے نقصانات شامل ہیں۔ آفات سے زرعی اور صنعتی پیداوار کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ فصلوں، صنعتی یونٹوں اور منڈیوں تک رسائی کے ذرائع کی تباہی کی وجہ سے جہاں پیداوار میں کمی ہوتی ہے وہیں خام مال کی عدم دستیابی کی وجہ سے ضروری اشیاء کی پیداواری لاگت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا معاشرتی و معاشی نقصانات آفات کے کافی عرصہ بعد تک بھی جاری رہ سکتے ہیں۔
معاشرتی اور معاشی نقصانات کے دورانیے کا انحصار متاثرہ شعبوں کی مکمل بحالی اور تعمیر نو کے لیے مطلوبہ مدت پر منحصر ہے۔ دوسرے الفاظ میں جب تک متاثرہ علاقوں میں بحالی اور تعمیر نو کے علاوہ معیشت مکمل طور پر بحال نہیں ہو جاتی معاشرتی اور معاشی نقصانات جاری رہتے ہیں۔
مندرجہ بالا تفصیل کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نقصانات (Losses) کی اصطلاح کو ''معاشرتی و معاشی نقصانات'' کی اصطلاح میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

نقصانات کی جانچ پڑتال اور تخمینہ سازی کی اہمیت اور ضرورت

بین الاقوامی اور بیرونی امداد کے حصول نیز بحالی اور تعمیر نو کی لاگت طے کرنے کے لیے نقصانات کی جانچ پڑتال اور تخمینہ سازی کا عمل ضروری ہے۔ تخمینہ سازی روائتی طور پر مادی نقصانات کی جانچ پڑتال تک محدود ہوتی ہے۔ کیونکہ مادی نقصانات (Damage) کا اندازہ لگانا نسبتاً آسان کام ہے۔ جبکہ معاشرتی اور معاشی نقصانات (Losses) کا اندازہ لگانا قدرے مشکل کام ہے۔ چونکہ معاشرتی اور معاشی تباہی ونقصانات مادی تباہی (Damage) کے مقابلے میں کم نمایاں ہوتے ہیں اس لئے یہ نقصانات ترجیحات کا حصہ بننے سے قاصر رہتے ہیں۔ تاہم معاشرتی اور معاشی نقصانات کا اندازہ لگانا بھی اہم ہے کیوں کہ یہ پورے معاشرے کی مجموعی زندگی کو ایک لمبے عرصے تک متاثر کر سکتے ہیں۔

مادی، معاشرتی ومعاشی نقصانات کی جانچ پڑتال کا وقت

نقصانات کی جانچ پڑتال آفت رونما ہونے کے چند ہفتے بعد کی جاتی ہے۔ آفت رونما ہونے کے چند دن بعد تک کا عرصہ ہنگامی حالات کہلاتا ہے۔ ہنگامی حالات میں فوری امداد اور بچاؤ پہلا مرحلہ ہے جبکہ ہنگامی حالات ہی کا دوسرا مرحلہ ابتدائی طبی امداد کی فراہمی، متاثرین کا انخلاء، عارضی رہائش گاہ کا بندوبست، خوراک، پانی اور ہلاک شدگان کو دفنانے پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات کے پہلے 72 گھنٹوں کو عمومی طور پر انتہائی قیمتی وقت سے تشبیہ دی جاتی ہے کیونکہ پہلے 72 گھنٹے انسانی جانوں کے بچاؤ کے لیے انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ ہنگامی حالات پر مشتمل پہلے چند دنوں کے دوران نقصانات کی جانچ پڑتال کرنا تو درکنار اس کے بارے میں سوچنا بھی ناممکن ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات گزرنے کے بعد ضروریات اور نقصانات کی جانچ پڑتال کا مرحلہ آتا ہے۔ نقصانات کی جانچ پڑتال میں مرحلہ وار ترجیحات طے کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر انسانی استعمال میں آنے والی عمارات کی حفاظت پہلی ترجیح ہونی چاہیئے۔ اس کے فوراً بعد ہر شعبے کے تعمیراتی ڈھانچے اور عمارات کی تعمیر نو کی لاگت کا تخمینہ لگایا جائے گا۔ لاگت کا تخمینہ لگاتے ہوئے، خطرات سے محفوظ تعمیرات پر آنے والی لاگت کا تخمینہ لگانا نہ بھولیں۔ اسی دوران ضمنی طور پر متاثر ہونے والی عمارات کو مضبوط اور سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے مطلوبہ لاگت کا تعین بھی کیا جائے گا، تاکہ وہ مستقبل میں آنے والی آفات کا بہتر طور پر مقابلہ کر سکیں۔

مادی نقصانات کی جانچ پڑتال اور تخمینہ سازی کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور معاشی نقصانات کی جانچ پڑتال اور تخمینہ سازی بھی لازمی طور پر ہونی چاہیئے۔ اس مقصد کے لیے تباہ شدہ ڈھانچے کی مکمل بحالی، تعمیر نو اور معاشی بحالی کے لیے مطلوبہ وقت کی بنیاد پر معاشرتی اور معاشی نقصانات کا دورانیہ طے کیا جانا چاہیئے۔ مادی، معاشرتی ومعاشی نقصانات کی جانچ پڑتال مکمل ہونے پر آفت کے مجموعی معاشی اثرات کا اندازہ لگانے کے لیے نقصانات کا تجزیہ ضرور کرنا چاہیئے۔

مالی نقصانات کی جانچ پڑتال

ہر شعبے میں علیحدہ علیحدہ مالی نقصانات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ نقصانات کی جانچ پڑتال کے عمل میں تباہ شدہ تعمیری ڈھانچے کی تعداد معلوم کرنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ تعمیری لاگت کا تعین بھی کیا جاتا ہے۔ تعمیری لاگت کا تعین کرتے وقت منڈی میں تعمیراتی سامان کی قیمت اور سفری اخراجات کا تخمینہ لگانا بھی ضروری ہے۔ عام طور پر عمارات، مشینری ضروری آلات اور فرنیچر وغیرہ کو پہنچنے والے نقصانات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ تعمیراتی ڈھانچے یعنی سڑکوں، مواصلات کے نظام، بجلی کے نظام، پانی اور سینی ٹیشن کے پائپوں کو پہنچنے والے نقصانات کی جانچ پڑتال

بھی کی جاتی ہے۔نقصانات کی جانچ پڑتال سے یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ آیا ایک مخصوص عمارت' سڑک یا پانی کی فراہمی کا ذریعہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے یا ضمنی طور پر نقصان سے دوچار ہوا ہے۔اگر ایک مخصوص عمارت اس حد تک تباہ ہو چکی ہو کہ مرمت کے قابل نہیں رہی' تو اس کی تعمیر نو پر آنے والی لاگت کا تعین کیا جائے گا۔جبکہ اگر کوئی بھی تعمیراتی ڈھانچہ ضمنی طور پر تباہ ہوا ہے اور مرمت کے قابل ہے تو مرمت پر آنے والی لاگت کا اندازہ لگایا جائے گا۔نقصانات کی جانچ پڑتال ایک تکنیکی عمل ہے لہٰذا صرف تکنیکی ماہرین اور تجربہ کار انجینئر کو نقصانات کی جانچ پڑتال اور تخمینہ سازی کرنی چاہیئے۔

معاشرتی اور معاشی نقصانات کی جانچ پڑتال

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ آفات کے مضمون میں (Damage) کی اصطلاح مالی نقصانات اور (Losses) کی اصطلاح معاشرتی و معاشی نقصانات بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔اگرچہ معاشرتی و معاشی نقصانات میں بھی مالی نقصانات شامل ہوتے ہیں تاہم ان کا دائرکار مادی و مالی نقصانات سے مختلف ہوتا ہے۔

معاشرتی اور معاشی نقصانات کی جانچ پڑتال کے عمل میں دو بنیادی اصولوں پر کاربند رہنے کی ضرورت ہے:

- ہر شعبے کی آفت سے پہلے والی کارکردگی کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کی جائیں۔
- ہر طرح کی متاثرہ املاک اور شعبوں کی مکمل بحالی و تعمیر نو کے لیے درکار وقت کا تعین کیا جائے۔یہ عمل ہر ادارے یا شعبے کو آفت سے پہلے والی پیداواری صلاحیت میں واپس لانے کیلئے درکار وقت کا تعین کرنے میں مدد دے گا۔کسی بھی شعبے یا ادارے کو پہنچنے والے معاشرتی و معاشی نقصان کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں کو یاد رکھیں۔

مثال کے طور پر آپ کھاد کے ایک کارخانے کو پہنچنے والے نقصانات کی جانچ پڑتال کر رہے ہیں:

- آفت سے پہلے کھاد کے کارخانے میں یومیہ کتنی کھاد کی بوریاں پیدا کی جاتی تھیں؟
- کارخانے کو آفت سے پہلے کی پیداواری سطح پر آنے کے لئے کتنا وقت درکار ہے؟
- آفت سے پہلے کارخانے میں فی بوری پیداواری لاگت کیا تھی؟ پیداواری لاگت کا تعین خام مال' مزدوری' بجلی اور پانی وغیرہ کی مد میں ہونے والے خرچہ جات کی بنیاد پر کیا جائے گا۔
- آفت کے بعد کارخانے کی فی بوری پیداواری لاگت کیا ہے؟

فوری رپورٹ کے لیے مجوزہ فارم

1۔ صورتحال

1.1۔ آفت کی قسم۔ ....

1.2۔ تاریخ اور وقت۔ ....

1.3۔ متاثرہ علاقہ (نام)۔ ....

1.4۔ ممکنہ اثرات۔ ....

2۔ اثرات کا ابتدائی اندازہ

2.1۔ ہلاک شدگان۔ ....

2.2۔ زخمیوں کی تعداد۔ ....

2.3۔ لاپتہ افراد۔ ....

2.4۔ پناہ اور کپڑوں کے ضرورت مند افراد (تعداد) ....

2.5۔ خوراک کے ضرورت مند افراد۔ ....

2.6۔ پانی کے ضرورت مند افراد۔ ....

2.7۔ بنیادی سہولیات کا نقصان۔ ....

2.8۔ سینی ٹیشن کے ضرورت مند۔ ....

3۔ بیرونی امداد کی ممکنہ ضرورت

3.1۔ تلاش اور بچاؤ — ہاں / نہیں

3.2۔ انخلاء — ہاں / نہیں

3.3۔ تحفظ (امن وامان کی صورتحال) — ہاں / نہیں

3.4۔ طبی امداد اور صحت — ہاں / نہیں

3.5۔ پناہ اور کپڑے — ہاں / نہیں

3.6۔ خوراک — ہاں / نہیں

3.7۔ پانی — ہاں / نہیں

3.8۔ سینی ٹیشن — ہاں / نہیں

3.9۔ بنیادی سہولیات کے نظام کی مرمت۔ — ہاں / نہیں

4۔ مزید تفصیلات

مزید تفصیلات پر مبنی اگلی رپورٹ مورخہ .... کو بھیجی جائے گی۔ وقت ....۔

ابتدائی رپورٹ کے لیے مجوزہ خاکہ

1۔ صورتحال

1.1۔ آفت کی قسم ....

1.2۔ تاریخ اور وقت ....

1.3۔ متاثرہ علاقہ (نام) ....

1.4۔ ہلاک شدگان کی تعداد (اندازاً) ....

1.5۔ اگلی رپورٹ بھیجنے کی تاریخ اور وقت ....

2۔ تلاش اور بچاؤ

نمبر شمار	مقام (ضلع، ٹاؤن یا گاؤں) مقام، زیر زمین یا بھاری ملبے تلے ہے تو تحریر کریں	لا پتہ افراد کی مجموعی تعداد (اندازاً) مقامی وسائل برائے تلاش	امدادی کاروائیوں کی صورتحال (مقامی وسائل برائے تلاش و بچاؤ کا استعمال)	پوری نہ ہو سکنے والی ضروریات جس کے لیے اضافی وسائل برائے تلاش اور بچاؤ درکار ہیں۔ (تفصیلات فراہم کریں مثلاً ریسکیو ٹیمیں، کشتیاں، مخصوص مہارتیں، بھاری آلات و مشینری وغیرہ)	ترجیحات
1	2	3	4	5	6
2.1					
2.2					
2.3					
مجموعی تعداد					

زیر زمین یا بھاری ملبے تلے انسانی جان کے بچاؤ کیلئے کی جانے والی کاروائی بعض اوقات مزید ملبہ گرنے یا سانس لینے میں مشکلات کے اندیشے سے منسلک ہوتی ہے۔

3۔ خوراک

نمبر شمار	مقام (ضلع، قصبہ یا گاؤں)	لوگوں کی مجموعی تعداد جنہیں خوراک درکار ہے (اندازاً)	امدادی کاروائیوں کی صورتحال (مقامی انتظامات کے تحت مجموعی طور پر کتنے افراد کو خوراک مہیا کی جارہی ہے)۔	پوری نہ ہوسکنے والی ضروریات (لوگوں کی مجموعی تعداد جن کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے بیرونی امداد درکار ہے۔ اگر کھانا پکانے کے آلات اور ایندھن درکار ہے تو تحریر کریں۔	ترجیحات
1	2	3	4	5	6
3.1					
3.2					
3.3					
مجموعی تعداد					

4۔ پانی

نمبر شمار	مقام (ضلع، قصبہ یا گاؤں)	پینے کے پانی سے محروم لوگوں کی مجموعی تعداد (اندازاً)	امدادی کاروائیوں کی صورتحال مقامی انتظامات کے تحت مجموعی طور پر کتنے افراد کو پینے کا پانی فراہم کیا جارہا ہے، فراہمی آب کے نظام کی صورتحال، مرمتی کاموں کی صورتحال ذرائع آب کی دستیابی وغیرہ تحریر کریں۔	پوری نہ ہوسکنے والی ضروریات۔ لوگوں کی مجموعی تعداد جن کے لیے باہر سے پانی درکار ہے۔ اگر پانی صاف کرنے کی سہولت، ٹرک اور کنٹینرز درکار ہیں تو تحریر کریں۔	ترجیحات
1	2	3	4	5	6
4.1					
4.2					
4.3					
مجموعی تعداد					

5۔ کچرے اور گندے پانی کی نکاسی کا انتظام

نمبر شمار	مقام (ضلع، ٹاؤن یا گاؤں)	نکاسی آب کی سہولت سے محروم لوگوں کی مجموعی تعداد (اندازاً)۔	امدادی کاروائیوں کی صورتحال لوگوں کی مجموعی تعداد جن کو مقامی انتظامیہ کے تحت نکاسی آب کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔ (اندازاً)	پوری نہ ہوسکنے والی ضروریات (لوگوں کی مجموعی تعداد جن کے لیے بیرونی امداد درکار ہے (کس طرح کے انتظامات کی ضرورت ہے مثلاً لیٹرین، جراثیم کش ادویات، صابن، کلورین پاوڈر و غیرہ۔ تحریر کریں	ترجیحات
1	2	3	4	5	6
5.1					
5.2					
5.3					
مجموعی تعداد					

6۔ صحت کی سہولیات

نمبر شمار	مقام (ضلع، ٹاؤن یا گاؤں)	زخمی		امدادی کاروائیوں کی صورتحال مردہ خانوں، آپریشن، طبی سہولیات، ہسپتال وارڈ، آپریشن تھیٹر، لیبارٹریز، فراہمی آب اور طبی آلات وغیرہ کی صورتحال۔	مطلوبہ بیرونی امداد طبی سامان، دوائیوں وغیرہ کی فہرست اور مطلوبہ تعداد تحریر کریں۔	ترجیحات
		کم زخمی	شدید زخمی			
1	2	3	4	5	6	7
6.1						
6.2						
6.3						
مجموعی تعداد						

7۔ زندگی کی بنیادی سہولیات کے نظام

نمبر شمار	مقام (ضلع، ٹاؤن یا گاؤں)	امدادی سرگرمیوں کی صورتحال (سہولیات وخدمات کے نظام کی صورتحال)				مطلوبہ بیرونی امداد اس مد میں متاثرین کو جو اشیاء بیرونی امداد کی صورت میں درکار ہیں۔ تحریر کریں	ترجیحات
		غذا	ریلوے	سڑکیں اور پل	نظام مواصلات		
1	2	3	4	5	6	7	8
7.1							
7.2							
7.3							
مجموعی تعداد							

8۔ وسائل کے ذخائر

نمبر شمار	وسائل	مقام	رابطہ نمبر / مکمل پتہ	دستیاب وسائل	جن وسائل کی فراہمی کا وعدہ کیا گیا ہے	دیگر تفصیلات
1	2	3	4	5	6	7
8.1						
8.2						
8.3						
مجموعی تعداد						

خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت

مقصد :

اس باب کو تحریر کرنے کا مقصد شرکاء اور قارئین کو خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت کے عمل اور طریقہ کار سے متعارف کروانا ہے۔ اس باب کے اختتام تک آپ خدشات میں کمی کیلئے عمومی طور پر اٹھائے جانے والے اقدامات سے متعارف ہونے کے ساتھ ساتھ خشک سالی' سیلاب' زلزلہ' لینڈ سلائیڈنگ اور سمندری طوفان کے خطرات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت بھی کر سکیں گے۔ اس باب میں چھ سیشن شامل کیے گئے ہیں۔ پہلا سیشن خطرات و خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت کے موضوع پر ایک تعارف ہے جبکہ دیگر سیشن مخصوص خطرات کی نوعیت سے مخصوص اقدامات کی شناخت کیلئے مددگار رہوں گے۔

سیشن :

سیشن 5.1 خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت: ایک تعارف۔

سیشن 5.2 خشک سالی کے خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت۔

سیشن 5.3 زلزلے کے خدشات و اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت۔

سیشن 5.4 سیلاب کے خدشات و اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت۔

سیشن 5.5 لینڈ سلائیڈنگ کے خدشات و اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت۔

سیشن 5.6 سمندری طوفان کے اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت۔

سیشن نمبر 5.1

خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت: ایک تعارف

تعارف:

آفات کے اثرات کو حتی الامکان محدود کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مقامی آبادیوں کو درپیش خطرات کی نوعیت کے اعتبار سے ایسے اقدامات کی شناخت کریں جو نہ صرف خدشات میں کمی کا باعث بن سکیں بلکہ کسی ثانوی خطرے کو بھی جنم نہ دیں۔ بعض اوقات کسی خاص علاقے کی حفاظت کیلئے اٹھائے گئے اقدامات دوسرے علاقے کو نقصانات سے دوچار کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک علاقے کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کیلئے تعمیر کردہ حفاظتی بند دوسرے علاقے میں سیلاب کا باعث بن سکتا ہے۔

کمزور دفاعی صلاحیتیں اور خدشات میں کمی کیلئے اقدامات

خطرات سے دوچار علاقوں کے افراد، سرکاری وغیر سرکاری اداروں کو چاہیئے کہ وہ خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کا تعین کرتے وقت اس علاقے کی کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو مدنظر رکھیں تا کہ ایسے اقدامات شناخت کیے جا سکیں جو زمینی حقائق کے قریب ہونے کے ساتھ ساتھ قابل عمل بھی ہوں۔

ہر خطرے و خدشے میں کمی کیلئے مختلف اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر زلزلہ کمزور دفاعی صلاحیتوں کی حامل عمارات کو زمین بوس کر سکتا ہے جبکہ سیلاب فصلوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح سمندری طوفان کے نتیجے میں آنے والے سیلاب زرعی زمین کو چند ماہ سے لے کر چند سال تک بنجر بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ خطرات کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف اقدامات شناخت کیے جائیں۔

اقدامات کی شناخت کے بعد ترجیحات طے کرنے کا مرحلہ آتا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ مقامی آبادی یا حکومت سے مل کر کئی اقدامات شناخت کر لیں لیکن ضروری نہیں کہ تمام اقدامات پر عملدرآمد بھی ممکن ہو۔

اقدامات کی ترجیحات طے کرنا

اقدامات کی ترجیحات طے کرنے سے مراد ہے کہ وہ کون سے اقدامات ہیں جو انتہائی ضروری ہیں اور فوری طور پر عملدرآمد کے متقاضی ہیں۔ اقدامات کے حوالے سے ترجیحات طے کرنے کیلئے آپ پی۔آر۔اے ٹولز استعمال کر سکتے ہیں۔ خاص طور درجہ بندی کے ذریعے اہم ترین اقدامات کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ کار سے اس عمل میں شریک ہر فرد کی رائے سے مستفید ہونے کا موقع بھی ملتا ہے۔
اقدامات کی درجہ بندی کے دوران مندرجہ ذیل پہلوؤں کو مدنظر رکھیں۔

- اقدامات زمینی حقائق سے قریب ہونے چاہئیں یعنی قابل عمل ہوں۔
- ان سے کسی دوسری کمیونٹی کو نقصان کا احتمال نہیں ہونا چاہیئے ۔یعنی لاگت اور فوائد کا تجزیہ ضرور کیجئے۔
- وسائل کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔
- مقامی موسم ٗماحول اور آب وہوا سے متصادم نہیں ہونے چاہئیں۔

خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی اقسام

کسی بھی قسم کے خطرات کے اثرات میں کمی کیلئے طویل المدت ٗقلیل المدت اور آفات سے نپٹنے کی تیاریوں پر مبنی اقدامات شناخت کیے جانے چاہئیں تاکہ آفات کے انتظام وانصرام کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جا سکے۔

آفات کی روک تھام

اگرچہ آفات کی روک تھام کا نظریہ حقیقت کے قریب محسوس نہیں ہوتا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض خطرات کی مکمل روک تھام ممکن ہے۔اس سے مراد ایسے اقدامات ہیں جو نہ صرف خطرات کو بڑھنے سے روک سکیں بلکہ آہستہ آہستہ خطرات میں کمی واقع کر دیں۔ خاص طور پر غیر قدرتی خطرات کو مختلف اقدامات کے ذریعے محدود کیا جا سکتا ہے۔طویل المدت اقدامات اور ایک مسلسل جدو جہد کے ذریعے خطرات کی روک تھام کی جاتی ہے۔

آفات سے نپٹنے کی تیاریاں

جن خطرات کی مکمل روک تھام ممکن نہیں ہوتی ان سے نپٹنے کیلئے ایسی حکمت عملی ترتیب دی جاتی ہے جن کو ہنگامی حالات میں فوری اور موثر امداد کے لیے استعمال کیا جا سکے۔اس میں آفات کی بروقت اور موثر پیشگی اطلاع ٗ ہنگامی امداد ٗخطرناک علاقوں سے لوگوں اور قیمتی اشیاء کا انخلاء شامل ہے۔خاص طور پر جن خطرات کی پیشین گوئی ممکن نہیں ایسے خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے کمیونٹی کو بھرپور تیاری کرنی چاہیئے تاکہ آفت رونما ہونے کی صورت میں نقصانات کا حجم کم سے کم کیا جا سکے۔

آفت کی شدت اور اثرات میں کمی

آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کیلئے اٹھائے گئے اقدامات ان اقدامات سے زیادہ مفید اور موثر ہوتے ہیں جو ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے اٹھائے جاتے ہیں۔آفات کے اثرات میں کمی کیلئے اٹھائے گئے اقدامات کی وجہ سے ہنگامی حالات کی تیاریوں پر بھی کم وسائل خرچ ہوتے ہیں۔ ہنگامی امداد کی فراہمی کیلئے تیار کردہ منصوبوں میں ایک مخصوص آفت کے رونما ہونے کے بعد محدود اور قلیل المدت بحالی پر توجہ دی جاتی ہے جبکہ آفات کے اثرات میں کمی کیلئے اٹھائے گئے اقدامات اس وقت تک جاری رہتے ہیں جب تک خطرات زدہ علاقوں کی کمزور دفاعی صلاحیتیں خاطر خواہ حد تک مضبوط نہیں ہو جاتیں۔ یہ اصطلاح ان اقدامات کو واضح کرتی ہے جو کسی قدرتی آفت سے درپیش مجموعی نقصان کے خدشے کو کم کرنے کیلئے ذاتی ٗمقامی ٗصوبائی یا مرکزی سطح پر اٹھائے جا سکتے ہیں۔

خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی اہمیت

اگرچہ ہنگامی حالات کیلئے ہر وقت بھرپور تیار رہنے کی ضرورت اور اہمیت اپنی جگہ پر ہے لیکن تصوّر کیجئے کہ ایک کمیونٹی میں آئے روز ہنگامی حالات درپیش رہتے ہیں تو ہر ہنگامی حالات کے بعد ان کی کمزور دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ اور اہلیتو ں میں کمی ہوگی نیز ہنگامی حالات سے نپٹنے کی صلاحیت بھی بتدریج کم ہوتی جائے گی۔ مثال کے طور پر جن علاقوں میں زلزلے تواتر سے آتے ہیں وہاں محض ہنگامی حالات کی تیاریوں کے ذریعے نقصانات میں کمی نہیں کی جاسکتی بلکہ ایسے اقدامات شناخت کیے جانے چاہئیں جو زلزلے کے اثرات کو محدود کرسکیں۔ بلڈنگ کوڈز کے اطلاق اور محفوظ مقامات پر معیاری تعمیرات کے ذریعے نہ صرف ہنگامی حالات کو پیدا ہونے سے روکا جاسکتا ہے بلکہ نقصانات میں بھی خاطر خواہ حدتک کمی کی جاسکتی ہے۔ زیادہ تر ہنگامی حالات اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ آفات کا انتظام وانصرام نہیں کیا جاتا اور نہ ہی سرکاری، غیرسرکاری اور انفرادی سطح پر حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ عوام اور سرکار خدشات سے آگاہ نہیں ہوتے۔ زیادہ تر خطرات ایسے ہیں جو ہر سطح پر محسوس کیے جاتے ہیں لیکن ان سے جڑے ہوئے خدشات اس وقت تک نظر انداز کیے جاتے ہیں جب تک وہ رونما نہیں ہوجاتے۔ خدشات کے حقیقت میں بدلنے کے بعد تقریباً ہر متعلقہ فرد ہنگامی حالات سے نپٹنے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہ طرزِ عمل نقصانات کے حجم کو کم نہیں کرسکتا۔

خدشات میں کمی کیلئے موئثر اقدامات نہ اٹھانا ایک عمومی رویہ بنتا جارہا ہے جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خدشات میں کمی کے اقدامات کی حقیقی اہمیت کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر ہم ایک محفوظ اور خوشحال پاکستان چاہتے ہیں تو ہمیں مختلف قدرتی اور غیر قدرتی خطرات سے جڑے ہوئے خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی اہمیت سمجھنا ہوگی، تبھی ہنگامی حالات وواقعات میں ایک واضح کمی ممکن ہوگی۔

خدشات میں کمی کے لیے اقدامات کیسے ممکن ہیں؟

آفات کا انتظام وانصرام ایک اہم اور بڑا ہدف ہے جسے پورا کرنے کیلئے وسیع پیمانے پر متحرک افرادی قوت، وسائل اور مثبت رویے کی ضرورت ہے۔ یہ تمام وسائل بروئے کار لانے کیلئے عوام کو اس کا تقاضا کرنا چاہیئے۔ ہنگامی امداد کی فراہمی کیلئے معیاری اور موئثر انتظامات کا مسئلہ ہو یا آفات کی پیشگی روک تھام کے اقدامات، حکومت اور عوام دونوں کی شمولیت انتہائی ضروری ہے۔

چند اقدامات کی نوعیت ایسی ہے جو لوگ انفرادی طور پر اٹھا سکتے ہیں جبکہ چند عوام کی بھرپور اور متحرک اجتماع کے متقاضی ہوتے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اٹھائے جاسکنے والے اقدامات کی بھرپور حمایت کرے اور عوام کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے عوامی رائے کے تناظر میں اپنے منصوبے ترتیب دے۔

خدشات میں کمی کیلئے کس طرح کے اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں؟

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ چند عمومی نوعیت کے اقدامات کو چھوڑ کر ہر خطرہ مختلف طرز کے اقدامات کا متقاضی ہوتا ہے۔ ایسا بھی نہیں کہ جاپان جیسے وسائل کی عدم موجودگی میں خدشات کو کم کرنے کے اقدامات نہیں اٹھائے جاسکتے۔ پاکستان کے موجودہ وسائل میں رہتے ہوئے بھی ایسا ممکن ہے لیکن یہ صرف اسی صورت ممکن ہے جب خدشات میں کمی کا پہلو سرکار اور عوام کی ترجیحات میں شامل ہو۔

8 اکتوبر 2005ء کو آنے والے زلزلے میں تباہی کی بڑی وجہ وہ خستہ حال عمارتیں تھیں جن کی تعمیر میں زلزلے جیسے خطرے کو مدنظر نہیں رکھا گیا تھا۔خطرات کے اثرات کو محدود کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

1۔ غیر تعمیراتی منصوبے
2۔ تعمیراتی منصوبے

غیر تعمیراتی منصوبے

آفات کے مضمون میں قانون سازی، شعوروآگہی، تعلیم وتربیت، انخلاء کی منصوبہ سازی اور پیشگی اطلاعات کا نظام غیر تعمیراتی اقدامات تصوّر کیے جاتے ہیں۔غیر تعمیراتی اقدامات میں تعمیراتی اقدامات کے مناسب استعمال اور ان کو محفوظ رکھنے کی ضرورت اور اصولوں پر توجہ دی جاتی ہے۔

تعمیراتی منصوبے

آفات کی تعداد اور اثرات میں کمی کے لیے تعمیر کیے گئے پل، بند اور نہریں وغیرہ تعمیراتی اقدامات کہلاتے ہیں۔اس کے علاوہ زلزلے کے خطرے سے دوچار علاقوں میں بلڈنگ کوڈز کے تحت تعمیر کی گئی عمارات، گھر، ہسپتال اور سکول وغیرہ تعمیراتی اقدامات میں شمار ہوں گے۔اگرچہ مقامی مستریوں کی تعمیر کردہ تعمیرات بھی تعمیراتی اقدامات میں شامل ہیں۔تاہم معیاری تعمیراتی سامان کی عدم دستیابی انجینئرنگ کے علم سے نابلد ہونے کی وجہ سے مذکورہ تعمیرات کو غیر تعمیراتی اقدامات کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

خدشات میں کمی کے لیئے اقدامات کی شناخت کیسے کی جائے؟

اگرچہ آفات کے ماہرین مختلف خدشات میں کمی کے لئے کئی اقدامات تجویز کرتے ہیں۔ ماہرین کے تجویز کردہ اقدامات ایک مسلسل تحقیق مشاہدات وتجربات کا نتیجہ ہوتے ہیں لیکن مقامی لوگ مقامی خطرات کی نوعیت، دستیاب وسائل، موسم، لوگوں کے تعلیمی، معاشی، سیاسی وسماجی پس منظر کی روشنی میں نسبتاً مختلف اقدامات تجویز کر سکتے ہیں۔خدشات میں کمی کے اقدامات کی شناخت کیلئے ضروری ہے کہ خدشات کی جانچ پڑتال کی جائے کیونکہ اس عمل سے حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر ہی زمینی حقائق کے قریب ایسے اقدامات شناخت کیے جاسکتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مستفید کر سکیں۔

خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ عملدرآمد کر سکنے والے ذمہ دار اداروں کا تعین بھی کیا جائے۔ کچھ اقدامات ایسے ہیں جو عوامی سطح پر اٹھائے جا سکتے ہیں لیکن کچھ اقدامات کیلئے مقامی حکومتوں کی شمولیت انتہائی ضروری ہے۔اگلے صفحات پر مختلف خطرات سے نپٹنے کیلئے ماہرین کے تجویز کردہ اقدامات دیئے گئے ہیں۔مقامی افراد اور ادارے اپنے حالات کے مطابق ان میں ردّوبدل کر سکتے ہیں۔

خدشات میں کمی کے اقدامات شناخت کرتے وقت یاد رکھنے کی باتیں

- خطرات کی نوعیت کیا ہے اور وجوہات کیا ہیں؟
- کیا خطرات کی پیشگی اطلاع ممکن ہے؟ (چند خطرات کے رونما ہونے سے پہلے پیشگی اطلاع ممکن ہے جیسے خشک سالی' موسمی سیلاب' سمندری طوفان' غیر قدرتی خطرات یعنی جنگ وغیرہ۔ جبکہ زلزلہ' اچانک آنے والے سیلاب اور سونامی وغیرہ کے بارے میں پیشگی اطلاع دینا ہنوز مشکل ہے)۔
- خطرات سے کن اشیاء کو نقصان پہنچ سکتا ہے؟ (انفرادی' معاشی' معاشرتی' تعمیراتی اور قدرتی اثاثہ جات)۔
- دستیاب وسائل کیا ہیں' کہاں ہیں اور ان کا حجم کیا ہے؟
- درکار وسائل کیا ہیں' کہاں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں اور حجم کیا ہوگا؟
- لوگوں کا خطرات و آفات کے بارے میں عمومی رویہ کیا ہے؟ یعنی آفات کی روک تھام ممکن ہے / ممکن نہیں / قدرتی عمل ہے / دونوں کا امتزاج ہے۔
- کیا شناخت کردہ اقدامات منتخب خطرے کیلئے تکنیکی لحاظ سے مناسب ہیں؟
- کیا یہ آپ کے طے کردہ اہداف اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ہیں؟
- کیا اخراجات قابل برداشت ہیں؟
- شناخت کردہ اقدامات وفاقی' صوبائی اور مقامی قوانین سے متصادم تو نہیں؟
- کیا یہ فریقین کے لیے یکساں طور پر مفید ہیں؟

..................☆☆..................

سیشن نمبر 5.2

خشک سالی کے خدشات میں کمی کیلئے اقدامات کی شناخت

خشک سالی ایک قدرتی لیکن سست رو خطرہ ہے جسے رونما ہونے میں چند ماہ سے لے کر کئی سال لگ سکتے ہیں۔ اس سے ایک بہت بڑا علاقہ متاثر ہو سکتا ہے لیکن تعمیراتی ڈھانچے کو کوئی زیادہ نقصان نہیں پہنچتا۔ اگرچہ خشک سالی ایک قدرتی خطرہ ہے لیکن اس کے اثرات مکمل طور پر قدرتی نہیں ہیں۔ انسانوں کی فطری ماحول سے متصادم ترقی نے دنیا بھر کے درجہ حرارت میں اضافہ کر دیا ہے اور مقامی یا علاقائی سطح پر خشک سالی کے اثرات کم کرنے کیلئے موثر اقدامات نہ کرنے کی وجہ سے بھی خشک سالی اور اس کے اثرات میں اضافہ ممکن ہے۔

پاکستان کے اکثر علاقہ جات خشک سالی کا شکار رہتے ہیں۔ پاکستان کی جغرافیائی حدود میں آنے والے علاقے ماضی میں بدترین خشک سالی کا سامنا کر چکے ہیں۔ 1899, 1920 اور 1935 میں پنجاب کو بدترین خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا جبکہ 1902 اور 1951 میں صوبہ سرحد خشک سالی کا شکار رہا۔ اس کے علاوہ 1875, 1881, 1899, 1931, 1947 اور 1999ء میں صوبہ سندھ کو بدترین خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا۔

ماضی میں خشک سالی کے ان تجربات کے علاوہ پاکستان کو حال ہی میں بدترین خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا۔ 1999ء سے 2000ء میں آنے والی خشک سالی پاکستان کی حالیہ تاریخ میں بدترین تھی جو 2002ء تک موجود رہی۔ خشک سالی کی وجہ سے 2001، 2002ء کے دوران زرعی پیداوار کو شدید دھچکا لگا۔ اس دوران زرعی پیداوار کے ساتھ ساتھ خشک سالی نے غیر زرعی پیداوار کو بھی شدید متاثر کیا اور ان تمام باتوں سے بڑھ کر خشک سالی کے شکار علاقوں میں رہنے والے عوام شدید جانی و مالی نقصانات سے دوچار ہوئے۔ اگرچہ حکومت پاکستان نے عالمی مالیاتی اداروں ورلڈ بینک اور اے ڈی بی کے تعاون سے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں بحالی کے منصوبے شروع کیے لیکن بدقسمتی سے کئی سیاسی وجوہات کی بناء پر ان کے حقیقی ثمرات عوام تک خاطر خواہ انداز میں نہیں پہنچ سکے۔

چونکہ خشک سالی ایک سست رو خطرہ ہے لہٰذا اس سے نپٹنے کیلئے حکومت کے پاس بھرپور وقت ہوتا ہے لیکن دوسری طرف چونکہ اس کے اثرات انتہائی سست روی سے رونما ہوتے ہیں لہٰذا یہ خطرہ میڈیا اور حکومت کی توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے عوامی سطح پر شدید نقصانات کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے لیکن کاروبار حکومت پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔ اس سارے منظر نامے کی وجہ سے خشک سالی کے شکار لوگوں کی تکالیف اکثر و بیشتر پس منظر میں ہی رہتی ہیں۔

خشک سالی کے ماہرین کے مطابق آفات سے نپٹنے کی تیاریوں اور آفات کی روک تھام کے منصوبوں کے ذریعے خشک سالی کے اثرات میں کمی ممکن ہے۔ خشک سالی کے خدشات میں کمی کیلئے مندرجہ ذیل نکات اہمیت کے حامل ہیں:

1۔ خشک سالی کی پیشگی اطلاع

2۔ نگرانی

3۔ خدشات کی جانچ پڑتال

4۔ حقیقی اقدامات

سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر تیار کی جانے والی تحقیقاتی رپورٹیں خشک سالی کی پیشگی اطلاع میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ محکمہ موسمیات کی مشاہداتی وتحقیقاتی رپورٹیں بھی خشک سالی کی پیشگی اطلاعات کیلئے کار آمد ہیں۔ اگر چہ پیشگی اطلاعات کی مکمل ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے کہ وہ موسمی حالات کے مدنظر خشک علاقہ جات میں دستیاب پانی کے ذخائر میں موجود نمی اور دیگر تحقیقاتی منصوبوں کے ذریعے عوام کو خشک سالی کے ممکنہ اوقات اور دورانیے سے آگاہ کرے لیکن اس ضمن میں مقامی علوم کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خشک علاقہ جات میں رہنے والے لوگ ماحول میں آنے والی تبدیلیوں سے خشک سالی کے امکانات کو جانچنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ لیکن مقامی علوم سے جدید تحقیق کی روشنی میں زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

خشک اور بنجر علاقہ جات میں ہونے والی تبدیلیوں کی نگرانی سے بھی حقیقی اقدامات شناخت کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ خدشات کی جانچ پڑتال کے ذریعے اس بات کا اندازلگایا جانا چاہیئے کہ خشک سالی عوام کی صحت' پانی کی مقدار' زرعی پیداوار اور مال مویشیوں پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

خشک سالی کے اثرات وخدشات میں کمی کیلئے دو قسم کے اقدامات انتہائی اہم ہیں۔

1۔ پانی اور زمین کی حفاظت

2۔ مال مویشیوں کا انتظام وانصرام

مٹی میں نمی کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ خشک علاقہ جات میں پانی کے ذخائر کو محفوظ کرنے کے طویل المدت اقدامات کیے جائیں۔ جوں جوں زمین میں نمی کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے توں توں زمین تڑخنا شروع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مقامی وسائل بروئے کار لاتے ہوئے چھوٹے تالاب اور گہرے کنوؤں کی کھدائی ایک مناسب حکمت عملی ہو سکتی ہے۔ خشک زمین اور موسم سے مطابقت رکھنے والی زرعی اجناس سے بھی خشک سالی کے اثرات میں کمی ممکن ہے۔ گہرے کنوؤں کی کھدائی سے جہاں بارشوں کے پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے وہیں یہ کنویں یا چھوٹے چھوٹے تالاب ارد گرد کی زمین میں نمی کی سطح برقرار رکھنے کے کام بھی آتے ہیں۔ خشک سالی کے شکار علاقہ جات میں پانی محفوظ کرنے اور زمین میں نمی برقرار رکھنے کیلئے ٹیوب ویلوں کی نسبت روائتی طریقہ کار آج بھی زیادہ کار آمد' موثر اور دیر پا سمجھے جاتے ہیں۔ کنویں' تالاب' کاریز' چھوٹے ڈیم وغیرہ چند ایک مثالیں ہیں۔

خشک سالی کے اثرات کم کرنے کیلئے مال مویشیوں کا بہتر انتظام کرنا ایک مناسب حکمت عملی ہو سکتی ہے۔ خشک سالی کے شکار علاقوں میں مویشیوں کی تعداد کی حدود مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مویشیوں کی غذائی ضروریات پوری کرنے کیلئے منظّم انتظامات کیے جائیں۔ مویشیوں کے بہتر انتظام وانصرام کیلئے آگے دیے گئے نکات پر غور کریں۔

مال مویشیوں کی تعداد میں کمی

جب کسی علاقے کوغذائی قلت کا سامنا ہوتو مویشیوں کی تعداد کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے کم مفید جانوروں کوفروخت کر دینا بہترین حکمت عملی ہے۔مال مویشیوں کی تعداد میں کمی لیےکم مفید جانوروں کوفروخت بھی کیا جاسکتا ہےاورکسی ایسے علاقے میں بھی منتقل کیا جاسکتا ہے جہاں غذا کی کمی نہ ہو۔خشک علاقہ جات میں جانوروں کی تعداد کوسوچ سمجھ کر بڑھانا چاہیئے ۔مویشیوں کی زیادہ تعدادبعض اوقات فائدہ پہنچانے کے بجائے نقصان کا باعث ہوسکتی ہے۔

مال مویشیوں کوعلیحدہ علیحدہ خوراک کی فراہمی

خشک سالی کے دوران مال مویشیوں کا انتظام بہتر انداز میں کرنے کیلئے انہیں مختلف حصوں میں بانٹ دیں۔یعنی ایک حاملہ گائے یا بھینس کی غذائی ضرورت دیگر جانوروں سے مختلف ہوں گی ۔لہذاانہیں علیحدہ اورمناسب چارہ دیں۔اسی طرح دوسرے جانوربھی اپنی جسمانی ضروریات کے مطابق خوراک حاصل کرسکیں گے۔بصورت دیگرزیادہ خوراک کے متقاضی اورمفید جانوراپنی غذائی ضرورت پوری کرنے میں ناکام رہیں گے جس سے مفید جانوربھی کمزورہوجائیں گے۔

بیماریوں سے حفاظت

خشک سالی کے دوران اپنے مال مویشیوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی ہرممکن کوشش کریں۔اٹھارہ ماہ سے کم عمر کے تمام جانوروں کوکیڑوں سے بچانے کی اضافی کوشش کریں۔

..................☆☆..................

سیشن نمبر 5.3

زلزلے کے خدشات واثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت

زلزلہ ان چند خطرات میں سے ایک ہے جس کی پیشگی اطلاع ابھی تک ممکن نہیں جبکہ نقصانات کے اعتبار سے یہ چند تباہ کن خطرات میں شمار ہوتا ہے۔ اگرچہ زلزلہ انتہائی ہولناک خطرہ ہے لیکن اس کے باوجود اس کے حوالے سے حساس ترین ممالک نے ایسے اقدامات اٹھائے ہیں جن سے خدشات میں ایک واضح کمی ہوئی ہے۔ جاپان اس کی ایک بہترین مثال ہوسکتا ہے۔ جاپان میں تواتر سے بھاری شدت کے زلزلے آتے رہتے ہیں لیکن وہاں کے تعمیراتی ڈھانچے کی معیاری ساخت کی وجہ سے نقصانات کا حجم انتہائی کم یا نہ ہونے کے برابر رہتا ہے۔

پاکستان زلزلے کے حوالے سے دنیا کا پانچواں حساس ترین ملک ہے۔ غیر معیاری تعمیرات' بلڈنگ کوڈز کے عدم اطلاق اور اس حوالے سے عوام میں معلومات کی کمی کی وجہ سے نسبتاً کم شدت کا زلزلہ بھی انتہائی تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ زلزلے کی پیشگی اطلاع ممکن نہیں لیکن سائنسدانوں نے ان علاقوں کی شناخت کو ضرور ممکن بنا دیا ہے جن میں مختلف شدتوں کے زلزلے آسکتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں کی زلزلے کی شدت کی نوعیت سے درجہ بندی بھی کی گئی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ خطرے کی شدت ونوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے اقدامات نہیں کیے گئے جو خدشات میں کمی کا باعث بن سکیں؟

زلزلے کے خطرے سے دوچار پاکستان کے مختلف علاقوں کی شناخت کیلئے مندرجہ ذیل جدول سے مدد لیں۔

علاقہ	شہر	زلزلے
شمالی علاقہ	مظفرآباد' ہزارہ ڈویژن' چترال' راولپنڈی' پوٹھوہار'	بڑے اور درمیانے درجے کے زلزلوں کا سامنا
کوہ سلیمان اور کیرتھر	چمن' لورالائی' کوئٹہ' مستونگ' خضدار' لسبیلہ	درمیانے اور بڑے زلزلے آچکے ہیں' مستقبل میں بھی زلزلے آنے کا قوی امکان ہے۔
جنوبی سندھ کی ساحلی پٹی	ننگرپارکر' ڈیپلو' بدین' ٹھٹھہ تا کراچی	درمیانے درجے کے زلزلے کے خدشات موجود ہیں۔

مندرجہ بالا جدول سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ کون سے علاقے میں کس شدت کا زلزلہ آسکتا ہے اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال سے یہ جاننا بھی آسان ہے کہ نقصانات کی نوعیت کیا ہوگی۔

زلزلے کے خدشات میں کمی کے لیے مندرجہ ذیل اقسام کے اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

طویل المدت اقدامات

- بلڈنگ کوڈز کا اطلاق
- مقامی سطح پر انفرادی اور اجتماعی منصوبے برائے انخلاء اور مسلسل مشقیں۔
- آفات کے مضمون کی تعلیمی نصاب میں شمولیت۔
- مستحکم محکمہ برائے شہری دفاع۔
- معلومات کی تشہیر کا مناسب بندوبست۔

قلیل المدت اقدامات

- ہنگامی حالات سے نپٹنے کی تیاریاں۔
- زلزلے سے پہلے، دوران اور بعد میں اٹھائی جا سکنے والی حفاظتی تدابیر۔

زلزلے سے پہلے

ایسا علم پیشگی حاصل کیا جائے کہ زمین ہلنے کی صورت میں کیا کرنا ہوگا۔ اکثر و بیشتر زلزلے چند سیکنڈ کے دورانیے پر مشتمل ہوتے ہیں اور انہی لمحوں میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کون سا اقدام فائدہ مند ہوگا۔

تمام اہلخانہ کو زلزلہ سے بچاؤ کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔ دوسروں کو بتایا جائے کہ زمین میں ارتعاش پیدا ہونے کی صورت میں کمرے کے محفوظ ترین مقام پر چلے جائیں اور کسی مضبوط دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوں۔ کھڑکیوں، شیشوں، چھت سے لٹکے پنکھوں اور آرائشی سامان وغیرہ کے نیچے کھڑے ہونا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

پانی کی بوتلیں، بیٹری سے چلنے والا ریڈیو، خوراک، ابتدائی طبی امداد کا سامان، پانی، گیس اور بجلی کی فراہمی منقطع کرنے والے آلات نیز ایندھن کا پیشگی بندوبست کیا جانا ضروری ہے۔ ایسی اشیاء چولہوں، گیزر اور ہیٹر وغیرہ سے دور رکھی جائیں جن کے بھڑک اٹھنے کا خدشہ ہو۔ تمام اہلخانہ کو علم ہونا چاہیئے کہ بجلی، گیس اور پانی کی سپلائی بند کرنے کے سوئچ اور والو وغیرہ کہاں نصب ہیں۔ بھاری فرنیچر اور ریفریجریٹر وغیرہ کو ایسی جگہ رکھا جائے جہاں سے اس کے گرنے کا خدشہ نہ ہو۔ جہاں پر بجلی اور پانی کی سرکاری سہولیات موجود نہیں وہاں دیگر حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں۔

دوران زلزلہ

زلزلے کے موقع پر آپ جس جگہ موجود ہیں وہیں رہیں۔ جھٹکے محسوس ہوتے ہیں کمرے کے محفوظ مقام کی طرف چلے جائیں۔ بڑی میز وغیرہ موجود ہے تو اس کے نیچے پناہ لینا بھی مناسب ہے۔ زلزلے سے چھتوں کا درمیانی حصہ گرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے اس لئے دیوار کے ساتھ

کھڑے ہو جائیں۔اس طرح آپ اوپر سے گرتی ہوئی چیزوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔کھڑکیوں کے قریب پناہ نہ لی جائے۔
اگر زلزلے کے موقع پر آپ گھر سے باہر کہیں موجود ہیں تو کسی کھلی جگہ پہنچنے کی کوشش کریں جہاں کسی شے کی زد میں آنے کا خدشہ نہ ہو۔عمارتوں' بجلی کے کھمبوں اور تاروں نیز درختوں سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

زلزلے کے وقت آپ کھانا پکا رہے ہوں تو چولہا فوراً بند کردیں۔ڈرائیونگ کر رہے ہیں تو گاڑی سڑک کنارے احتیاط سے روک دیں۔دوران زلزلہ پل' انڈر پاس' بجلی کی سپلائی لائن یا کسی ہورڈنگ تلے پناہ مت لیں۔کوئی اور جگہ میسر نہ ہو تو گاڑی ہی میں بیٹھے رہیں۔

اگر زلزلے کے بعد آپ ملبے تلے دب گئے ہیں تو ہوش وحواس قائم رکھیں۔اپنے آپ کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔اگر زلزلے کے امکان کے پیش نظر منصوبہ بندی کی جائے تو آپ ملبے میں محصور ہو کر بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔جن علاقوں میں زلزلہ آنے کا قوی امکان ہوتا ہے وہاں رہنے والے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ گھر میں دو سے تین ہفتے کی خوراک اور پانی ہر وقت ذخیرہ رہے تاکہ عمارت کے ملبے تلے پھنس جانے کی صورت میں زندگی بچائی جا سکے۔

زلزلے کے بعد

زلزے کے نتیجے میں کوئی زخم آ جائے تو اس پر فوری توجہ دیں۔ابتدائی طبی امداد کے حصول میں دیر نہ کی جائے۔اگر گھر کو غیر معمولی حد تک نقصان پہنچا ہو تو اس سے دور رہیں اور اپنی رہائش کسی اور جگہ منتقل کرلیں۔ماہر انجینئر سے معائنہ کرانے تک متاثرہ مکان میں رہنے سے گریز کریں۔

زلزلے کے بعد گیس کی بو آئے تو تمام افراد کو کمروں سے باہر نکال لیں اور کھڑکیاں اور دروازے کھول دیں۔گیس کا کنکشن آف کر دیں۔صورتحال زیادہ خراب ہونے کی صورت میں متعلقہ ادارے کو اطلاع دیں۔کہیں سے بجلی کی تار جلنے کی بو محسوس ہو تو مین سوئچ آف کر کے سپلائی منقطع کر دیں۔بجلی سے چلنے والے تمام آلات سے پلگ اتار لیں۔

اگر آپ کسی بلند عمارت کے اپارٹمنٹ میں رہائش پذیر ہیں تو ہنگامی صورتحال میں اس سے اخراج کے تمام راستوں کا علم ہونا ضروری ہے۔آگ بجھانے والے آلات' فائر الارم اور دیگر آلات کی وقتاً وفوقتاً آزمائش کی جائے۔عمارت سے ہنگامی طور پر نکلنے کے لئے استعمال ہونے والے دروازوں کی مناسب وقفوں سے جانچ پڑتال ہونی چاہیئے تاکہ زلزلہ آنے کی صورت میں یہ درست طور پر کام کرسکیں۔زلزلے کی صورت میں بجلی کی سپلائی معطل ہو سکتی ہے اسی لئے ہر عمارت میں ایک پاور جنریٹر اور اس کا ایندھن کسی محفوظ جگہ پر رکھا ہونا لازم ہے۔ان اشیاء کو جن الماریوں میں رکھا گیا ہو انہیں تالے لگانے کی بجائے دروازں پر صرف ٹیپ لگا دی جائے کیونکہ زلزلہ آنے پر چابیاں وغیرہ گم جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔جس جگہ بہت سے لوگ کام کرتے ہوں وہاں فلیش لائٹس ہونا ضروری ہیں۔

زلزلے سے نمٹنے کیلئے امدادی کاموں کی تربیت ناگزیر ہے۔اگر آپ نے ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی تربیت لے رکھی ہے تو غیر یقینی کی صورتحال

سے بچنا ممکن ہے۔ زلزلہ آنے کے بعد سب سے پہلا کام حواس پر قابو پانا ہے۔ جھٹکے گزر جانے کے بعد متاثرہ عمارتوں میں امدادی کارکنوں کے علاوہ غیر متعلقہ افراد کا داخلہ بند کر دینا چاہیئے۔ زلزلے سے بہت زیادہ متاثر ہونے والی عمارت کو گرا دینا مناسب ہے۔

..................☆☆..................

سیشن نمبر 5.4

سیلاب کے خدشات واثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت

پاکستان میں دیہی اور شہری علاقوں میں سیلاب آنا ایک معمول کی بات ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے معمول کی بارشوں سے بھی کئی شہر زیرآب آ جاتے ہیں جس سے شہری زندگی مفلوج ہوکر رہ جاتی ہے۔ دوسری طرف دیہی علاقوں میں آنے والے سیلاب جہاں جانی نقصان کے خدشات کو تقویت دیتے ہیں وہیں زرعی اجناس کی تباہی کے ذریعے مالی نقصانات کا بھی باعث ہیں۔

سیلاب کے نقصانات سے محفوظ رہنے کیلئے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر مختلف اقدامات اٹھائے جاتے رہے ہیں لیکن ان میں سے زیادہ تر محض ہنگامی امداد تک محدود رہے۔ خطرات سے ہنگامی طور پر نپٹنے کے رجحان کی وجہ سے اس سے جڑے ہوئے خدشات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ معمول سے ہٹ کر ہونے والی بارشوں اور دیہی وشہری علاقوں میں کمزور بنیادی ڈھانچے کی وجہ سے نقصانات کا حجم کم کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

اگرچہ سیلاب کی پیشگی اطلاع ممکن ہے لیکن پاکستان میں ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور زیادہ تر واقعات میں مقامی لوگ بے خبری میں ہی آفات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق سیلاب کے خطرات وخدشات کو مناسب حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل علامات سیلاب کے خدشات میں اضافے کا باعث بن سکتی ہیں:

پانی کی گہرائی	نقصانات میں اضافہ کرتی ہے اور بحالی کے لیے بھی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔
سیلاب کا دورانیہ	مالی نقصانات اور نفسیاتی دباؤ کا باعث بنتا ہے۔
پانی کا بہاؤ	تیز بہاؤ انسانی جانوں کے ضیاع کا باعث ہوسکتا ہے۔
سطح آب میں اضافے کی شرح	پیشگی اطلاع اور انخلاء کے نظام کو متاثر کرسکتی ہے۔
تعداد وترتیب	سے سیلاب کے اوقات کار کے بارے میں اندازا لگایا جاسکتا ہے یعنی ایک خاص علاقے میں سیلاب کب آتا ہے۔/اسکی شدت کیا ہوسکتی ہے وغیرہ۔
بھل اور ملبہ	پانی کا راستہ روکنے کی وجہ بن سکتے ہیں جس کی وجہ سے بڑے درجے کا سیلاب آ سکتا ہے۔ نتیجتاً بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچتا ہے اور بحالی وتعمیرنو کے لیے بھی زیادہ وقت اور وسائل درکار ہوتے ہیں۔
اوقات کار	سال کے ایک مخصوص موسم میں آنے والے سیلاب تیار زرعی اجناس کو تہہ وبالا کر سکتے ہیں۔
نکاسی آب کا فرسودہ نظام	بارش کے پانی کو سیلاب میں تبدیل کرسکتا ہے جس سے شہری زندگی نقصانات سے دوچار ہونے کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خطرات سے بھی دوچار ہوسکتی ہے۔

سیلاب کے اثرات کم کرنے کیلیئے ضروری ہے کہ سیلاب کے خدشات کی جانچ پڑتال کے ذریعے مناسب اقدامات شناخت کیے جائیں تاہم چند عمومی نوعیت کے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

سیلاب کے خدشات کو کم کرنے کیلیئے تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ چونکہ تعمیراتی اقدامات کے لیے ماہر افرادی قوت اور بھر پور وسائل درکار ہوتے ہیں اس لئے مقامی سطح پر ایسے اقدامات اٹھانا قدرے مشکل ہے۔ دوسری طرف غیر تعمیراتی اقدامات کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ اگر ان پر عملدرآمد کیا جائے تو تعمیراتی اقدامات خود بخود اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

مناسب منصوبہ سازی اور زمین کے استعمال سے متعلقہ قوانین کا نفاذ اہم ترین غیر تعمیراتی اقدامات میں شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح کے قوانین کے حقیقی نفاذ سے نشیبی اور سیلاب کے خطرات سے دوچار علاقوں میں تعمیرات کی حوصلہ شکنی کی جا سکتی ہے۔ اس طرح کے قوانین نافذ کرنے کی حقیقی ذمہ داری مقامی حکومتوں کی ہے۔

سیلاب کے بارے میں پیشگی اطلاع کا نظام بھی غیر تعمیراتی اقدامات میں شامل ہے۔ عام طور پر محکمہ موسمیات خطرات کی پیشگی اطلاع کا ذمہ دار ہے تاہم مقامی حکومتیں محکمہ موسمیات کی مدد سے اپنے علاقوں میں اس نظام کو مزید فعال بنا سکتی ہیں۔

پیشگی اطلاع کا نظام ان اقدامات میں شمار ہوتا ہے جو حقیقی معنوں میں انسانی جانوں کا تحفظ کر سکتا ہے۔ تاہم اس کا تمام تر انحصار بروقت اور درست وارننگ پر ہے۔

مقامی لوگوں کے سیلاب کے بارے میں تصوّرات بھی اہم ہیں۔ خاص طور پر ایسے علاقے جہاں کبھی کبھار سیلاب آتے ہیں وہاں رہائش پذیر افراد کیلیئے سیلاب کے خدشات زیادہ اہمیت کے حامل نہیں ہوتے۔ ایسی صورت حال میں سیلاب کے خطرات کے بارے میں عوامی سطح پر شعور و آگہی مہم اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

تعمیراتی اقدامات

تعمیراتی اقدامات پر منصوبے نسبتاً زیادہ وسائل کے متقاضی ہوتے ہیں، بعض اوقات تعمیراتی اقدامات محض سیاسی بنیادوں پر اٹھائے جاتے ہیں جو دیگر علاقہ جات کے لیے نقصان دہ بھی ہو سکتے ہیں۔ لہذا تعمیراتی اقدامات اٹھانے کا عمل شفاف ہونا چاہیئے تاکہ تمام فریقین ان سے یکساں طور پر مستفید ہو سکیں۔

اہم تعمیراتی اقدامات میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر، حفاظتی پشتے، کھالوں کی تعمیر، بھل صفائی، نکاسی آب کا موثر بندوبست اور دریاؤں پر بند باندھنا شامل ہے۔

سیشن نمبر 5.5

لینڈ سلائیڈنگ کے خدشات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت

پہاڑوں کے اندر فطری طور پر پیدا ہونے والے ارتعاش کے نتیجے میں مٹی کے بڑے بڑے تودے اور چٹانین لڑھکتے ہوئے زمین پر جا گرتے ہیں۔ پہاڑی تودے گرنے کے اس عمل کو لینڈ سلائیڈنگ کہا جاتا ہے۔ لینڈ سلائیڈنگ محض ایک فطری عمل نہیں بلکہ جنگلات کے کٹاؤ اور ذرائع آب کے غیر محفوظ استعمال کی وجہ سے بھی لینڈ سلائیڈنگ کے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لینڈ سلائیڈنگ اچانک نہیں ہوتی بلکہ ایک مسلسل عمل کے بعد پہاڑ کا کوئی حصہ اتنا خستہ ہو جاتا ہے کہ اپنی جگہ قائم نہیں رکھ پاتا اور ٹوٹ کر گر جاتا ہے۔

پاکستان میں لینڈ سلائیڈنگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ تو پہاڑی علاقوں کی مخصوص فطری ہئیت ہے اور دوسری وجہ جنگلات کا مسلسل کٹاؤ ہے۔

لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے جانی و مالی نقصان کے ساتھ ساتھ متاثرہ علاقوں کے رابطے بھی بیرونی دنیا سے منقطع ہو جاتے ہیں جس وجہ سے بیرونی امداد متاثرین تک نہیں پہنچ پاتی۔

ممکنہ اقدامات

لینڈ سلائیڈنگ کے خدشات میں کمی کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

- شعور و آگہی مہم
- پیشگی اطلاعات کا نظام
- انخلاء کی منصوبہ سازی
- ہنگامی حالات کی منصوبہ سازی
- شجر کاری مہم
- زمین کے استعمال پر قانون سازی اور نفاذ
- متبادل زرعی اجناس

..................☆☆..................

سیشن نمبر 5.6

سمندری طوفان کے اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات کی شناخت

سمندری بگولہ (Typhoon) ہوا کا ایک ایسا طوفان سے جو عام طور پر سمندر کے اوپر آتا ہے لیکن جیسے ہی وہ سمندر کے گرم پانی (اگر سمندری پانی کا درجہ حرارت 6.5 سے زیادہ ہو) کو چھوتا ہے تو طوفان زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔ ہوا' ایک مرکز جسے ''آنکھ'' کہا جاتا ہے کے گرد سیدھی گھڑی (Clockwise) کی طرح گھومتی ہے۔ جب ہوا ایک مستحکم رفتار سے 74 میل فی گھنٹہ (119 کلومیٹر) کی رفتار تک پہنچتی ہے تو طوفان ایک ٹائی فون (Typhoon) یعنی سمندری بگولے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس سے سمندر کے اندر پانی کا ایک بہت بڑا بھنور بن جاتا ہے۔ تاہم ایک ہی طرح کے طوفان کو مختلف سمندری حدود کے حوالے سے مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ جنوب اور شمال مغربی بحرالکاہل میں سے اٹھنے والے سمندری بگولوں کو ٹائی فون جبکہ آسٹریلیا اور انڈین سمندر میں اٹھنے والے سمندری بگولوں کو (Tropical Cyclone) کہا جاتا ہے۔ اسی طرح شمالی بحراقیانوس میں اٹھنے والے طوفان ہری کین (Hurricane) کہلاتے ہیں۔ تاہم اس علاقے میں آنے والے طوفانوں میں ہوا زمین کی حرکت کے حساب سے الٹی گھڑی (Anticlockwise) کی طرح گھومتی ہے۔

سمندری طوفان سے کئی ثانوی خطرات بھی جنم لیتے ہیں۔ سمندری طوفان سے پیدا ہونے والا سیلاب زرخیز زمین کو چند ماہ سے لے کر چند سال تک کے لیے بنجر بنا سکتا ہے۔ نیز آندھی کی وجہ سے نظام مواصلات تہہ و بالا ہو سکتا ہے اور آلودہ پانی کی وجہ سے ملیریا جیسی بیماریاں پھوٹ سکتی ہیں۔

سمندری طوفان کے خدشات کو محدود کرنے کیلئے تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں جن سے اس کے اثرات میں کمی ممکن ہے۔ تاہم سمندری طوفان کے انتظام وانصرام کی منصوبہ سازی اور عوام کی متحرک شمولیت کے بغیر خاطر خواہ نتائج حاصل کرنا مشکل ہے۔

سمندری طوفان کے خدشات کو کم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں:

تعمیراتی اقدامات

1۔ محفوظ مقامات کی شناخت یا تعمیر۔
2۔ محفوظ راستوں کی شناخت۔
3۔ قوت مدافعت کی حامل عمارات کی تعمیر (بلڈنگ کوڈز کا اطلاق)۔
4۔ پرانی اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کے حامل بنیادی ڈھانچے کی مرمت۔
5۔ سکولوں' ہسپتالوں' تھانوں اور کثیر منزلہ عمارتوں وغیرہ کے منصوبے برائے فوری انخلاء۔
6۔ حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔

7۔ سمندری حفاظتی جھاڑیوں کی حفاظت اور شجر کاری۔
8۔ سمندر کو میٹھے پانی کی فراہمی کا بندوبست۔

غیر تعمیراتی اقدامات

1۔ تعلیم و تربیت۔
2۔ عوامی شعور اور آگہی۔
3۔ پیشگی اطلاعات کا نظام۔
4۔ ہنگامی حالات کی منصوبہ سازی
5۔ زمین کے استعمال پر قانون سازی اور اس کا اطلاق۔
6۔ ساحلی علاقوں میں ترقی کے منصوبوں کی نگرانی اور مقامی افراد کی شمولیت۔
7۔ کمزور دفاعی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے انتظامات۔
8۔ متبادل ذرائع روزگار۔
9۔ قرضوں کا حصول۔
10۔ صنعتی معاملات پر آگہی وغیرہ۔

مشق

مندرجہ ذیل خطرات کے خدشات میں کمی کے اقدامات تحریر کریں۔

1۔ خشک سالی

....
....
....
....
....
....
....
....
....

2۔ سیلاب

....

....

....

....

....

3۔ لینڈ سلائیڈنگ

....

....

....

....

....

4۔ زلزلہ

....

....

....

....

....

5۔ سمندری طوفان

....

....

....

....

....

..................☆☆......................

مقامی سطح پر آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی

مقصد :

یہ باب تحریر کرنے کا بنیادی مقصد آفات اوران کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کے مرحلہ وار عمل کی وضاحت کرنا ہے۔شرکاء اور مطالعہ کرنے والوں کو یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ آفات سے بچاؤ اور ایک محفوظ مستقبل ان کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔وہ بہتر منصوبہ سازی اور اس پر عملدآمد کے ذریعے نہ صرف حالیہ نقصانات کا حجم کم کر سکتے ہیں بلکہ آفات سے نپٹنے کے رجحان کو ایک ورثے کے طور پر آنے والی نسلوں کو بھی منتقل کر سکتے ہیں۔

باب میں تحریر کردہ معلومات آپ کو آفات اوران کے اثرات میں کمی کیلئے تکنیکی معاونت فراہم کریں گی جبکہ منصوبہ سازی کے حقیقی عمل کی وضاحت سے آپ تخفیف آفات کے لیے ابتدائی منصوبہ سازی ترتیب دینے کے اہم نکات جان سکیں گے۔

سیشن:

سیشن 6.1 آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی

سیشن 6.2 ورکشاپ برائے منصوبہ سازی

سیشن نمبر 6.1

آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی

بنیادی تصورات

- اگر آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال اشتراکی انداز یعنی مقامی آبادیوں کی شمولیت کے ساتھ کی جائے تو آفات میں کمی کی منصوبہ سازی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔
- اس عمل میں ''آفات کے خدشات میں کمی'' کے لیے اٹھائے جاسکنے والے اقدامات کی شناخت اہم ہے۔ جبکہ ترجیحات بعد میں طے کی جاتی ہیں۔
- منصوبہ سازی کے عمل کے دوران بنیادی فریقین اور دستیاب وسائل کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔
- آفات میں کمی کی منصوبہ سازی میں آفات کی صورتحال بشمول خطرات اور کمزور دفاعی صلاحیتیں، مقامی وسائل، آفات کے خدشات میں کمی کے لیے اٹھائے گئے اقدامات، سرکاری وغیر سرکاری اداروں، عام افراد کے فرائض، اختیارات اور ذمہ داریوں، اوقات کار، معلومات واقدامات کو جانچنے پرکھنے کے پیمانہ جات اور منصوبوں پر آنے والی لاگت کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تعارف:

خطرات کو کم اور کمزور دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کے لیے شہریوں اور مقامی حکام کی مدد سے آفات کے خدشات میں کمی کے لیے اقدامات شناخت کیے جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہے۔

- خطرے سے دوچار علاقے کے افراد کے نزدیک ایک محفوظ علاقے، آفات سے نپٹنے کی مکمل تیاری اور قوت مدافعت کا بنیادی تصور کیا ہے؟
- اس بات کا فیصلہ کرنا کہ آیا ایک شناخت کردہ خدشہ کم یا تبدیل کیا جاسکتا ہے یا اس کے ساتھ زندگی گزاری جاسکتی ہے؟
- قومی، صوبائی اور مقامی سطح پر دستیاب وسائل اور اہلیتیں کیا ہیں؟
- فریقین (سرکاری وغیر سرکاری ادارے اور عام افراد وغیرہ) جو منصوبے پر عملدرآمد کی صورت میں سرگرمیوں میں شریک ہوسکتے ہیں۔
- ایسے فریقین جو خدشات میں کمی کے لیے ترتیب دی گئی مخصوص سرگرمیوں کی مخالفت کرسکتے ہیں ان کی شناخت اور مخالفانہ روّیے میں تبدیلی کی کوششیں۔

بعض اوقات معاشرے میں ایسے گروہ موجود ہوتے ہیں جو مختلف وجوہات کی بنا پر تبدیلی سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ بعض اوقات وہ سمجھتے ہیں کہ قدرتی آفات ناگزیر ہیں لہٰذا ان کی روک تھام کی کوشش فطرت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے علاوہ سیاسی وجوہات کی بنا پر بھی کچھ فریق (Stakeholder) مذکورہ اقدامات کی مخالفت کر سکتے ہیں۔ آفات اور ان کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کے عمل میں مخالفانہ رویے رکھنے والے فریقین کے تنقیدی رویے کو تعمیری روّیے میں بدلنے کے اقدامات شامل کرنا بھی ضروری ہے۔

آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی

آفات کے اثرات میں کمی (Mitigation) بنیادی طور پر انتظام و انصرام ہے۔ یہ اصطلاح ان اقدامات کو واضح کرتی ہے جو کسی قدرتی یا غیر قدرتی آفت سے درپیش مجموعی نقصان کے خدشے کو کم کرنے کے لیے ذاتی، مقامی، صوبائی اور مرکزی سطح پر اٹھائے جا سکتے ہیں۔ کچھ ماہرین کے مطابق آفات کے اثرات میں کمی کا مطلب آفت آنے سے پہلے اٹھائے گئے ایسے اقدامات ہیں جن کا مقصد کسی معاشرے یا ماحول پر پڑنے والے ممکنہ تباہ کن اثرات کا مکمل خاتمہ یا کمی ہے۔

جتنی تیزی سے قدرتی اور غیر قدرتی آفات کی تعداد اور اثرات میں اضافہ ہو رہا ہے اتنی ہی تیزی سے آفات کے تباہ کن اثرات کے خاتمے یا کم از کم کرنے کے لیے انسانی جدوجہد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آفات سے نپٹنے کی تیاریوں کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے لیکن آفات کے اثرات میں کمی اور آفات کا مکمل خاتمہ جیسے موضوعات ماہرین کی توجہ کا خاص مرکز بن رہے ہیں۔ کئی ممالک میں مقامی حکومتوں کے نظام کی وجہ سے مقامی آبادیاں بھی پہلے سے زیادہ ذمہ داری کا ثبوت دینے کی کوشش کر رہی ہیں، تاہم اس ضمن میں زیادہ تر مقامی آبادیاں اور حکومتی ادارے تکنیکی مہارتوں سے محروم ہیں۔ ذیل میں آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ بندی پر چند وضاحتیں پیش کی گئی ہیں:

آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کیا ہے؟

ایک مخصوص علاقے، شہر یا ملک پر آنے یا آسکنے والی آفات کی تعداد، شدت اور اثرات کم کرنے کے لیے حکمت عملی ترتیب دینے کا نام، آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی ہے۔ اگرچہ آفات اور دیگر شعبوں کے چند ماہرین مل کر بھی آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کر سکتے ہیں لیکن ایک جامع منصوبہ سازی کے لیے اصولی طور پر مقامی افراد، سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کو ایک مشق کے ذریعے ترجیحات طے کرنی چاہئیں۔

ان منصوبوں کے کئی نام ہو سکتے ہیں اور ان کے لیے ایسی کئی اصطلاحات استعمال کی جا سکتی ہیں جو منصوبہ جات کے مقاصد، تصوّرات اور ممکنہ نتائج کا اظہار کرتی ہوں۔ چاہے منصوبے کا نام تخفیف آفات ہو یا آفات کے اثرات کا خاتمہ یا آفات کی تعداد اور شدت میں کمی۔ تمام منصوبہ جات کا مشترکہ مقصد آفات رونما ہونے سے پہلے ایسی سرگرمیاں ترتیب دینا ہوگا جو آفات سے جڑے ہوئے خدشات کا بندوبست کر سکیں اور مستقبل میں کسی بھی آفت کے اثرات کو کم کرنے کا باعث بن سکیں۔ اگرچہ آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کی اصطلاح آفات سے نپٹنے کی تیاریوں اور ہنگامی امداد کے منصوبہ جات سے قطعی مختلف تصوّر کی جاتی ہے۔ اس کے باوجود آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی میں زیادہ تر

توجہ آفات سے نپٹنے کی تیاریوں پر مرکوز کی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر ہنگامی حالات سے نپٹنے کا ایک موئثر اور مربوط نظام' آفات سے نپٹنے کے لیے ترتیب دی گئی سرگرمیوں کا ایک لازمی حصہ ہوگا۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں آفات کے اثرات اور تعداد میں اضافہ ہوا ہے وہیں حکومتوں اور مقامی افراد نے اپنے تجربات اور آفات کے بعد پیش آنے والی مشکلات کی روشنی میں اس بات کو تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے کہ آفات اور اس کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی آفات سے نپٹنے کی تیاریوں سے کہیں زیادہ اہم ضرورت ہے۔

آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کیوں؟

شہر اور شہری اپنی روزمرہ زندگی میں کئی طرح کی ترجیحات کا تعین کرتے ہیں۔ یہ ایک عام سے بات ہے کہ تمام شہر اور شہری بنیادی سہولیات مثلاً پانی' صحت' تعلیم' کچرے اور گندے پانی کے نکاس کا بندوبست' بنیادی ڈھانچے کی ترقی' ہنگامی امداد اور قانونی تحفظ کے متقاضی ہوتے ہیں۔ اسی طرح دیہی زندگی بھی اپنی طے کردہ ترجیحات کی بنیاد پر مختلف سہولیات کی متقاضی ہوتی ہے۔ سیاسی و غیر سیاسی راہنما' منتخب اور غیر منتخب عوامی نمائندے اپنی اپنی سمجھ بوجھ اور ترجیحات کی بنیاد پر معاشرے کی خدمت کے لیے وقت' مالی وسائل اور خدمات پیش کرتے ہیں۔ ترقیاتی منصوبوں کے لیے وسائل کی تقسیم کرتے ہوئے حکومتوں کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ضلع ناظم' وزیر اعلیٰ یا مقامی آبادی کا راہنما یہ فیصلہ کیوں اور کیسے کرے کہ وہ دستیاب وسائل کا ایک مناسب حصہ ایک سکول تعمیر کرنے یا نکاسی آب کے منصوبے پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ آفات کے اثرات میں کمی کے لیے بھی خرچ کیا جائے؟

تواتر سے آنے والی آفات معاشی یا تعمیراتی ڈھانچے کی ترقی کو سبوتاژ کرتے ہوئے ترقی کا عمل سست کر دیتی ہیں۔ بڑی اور شدید اثرات رکھنے والی آفات جیسے ''زلزلہ'' سالوں بلکہ کئی دہائیوں کے دوران کی گئی ترقی کو منٹوں میں زمین بوس کر سکتا ہے۔ بے تحاشا وسائل اور وقت خرچ کر کے بنائے جانے والے پُل کو سیلاب کا ریلا چند منٹوں میں بہا کر لے جا سکتا ہے۔ اسی طرح لوگوں کی سال ہا سال محنت اور سرمایہ کاری سے جمائے گئے کاروبار اور املاک سیلاب یا زلزلے سے ایک منٹ کے اندر تباہ ہو سکتی ہیں۔ قدرتی خطرات' ترقی یافتہ' ترقی پذیر اور غیر ترقی یافتہ ممالک کی تفریق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے' ان کی قومی اور مقامی معیشت کو تہس نہس کر دینے کی قوت رکھتے ہیں۔ نتیجتاً ملک کی مجموعی پیداواری صلاحیت میں کمی آ سکتی ہے۔ آفات نہ صرف غربت میں اضافے کا باعث بن سکتی ہیں بلکہ یہ ایک غیر مساویانہ معاشی نظام کو بھی تقویت دے سکتی ہیں۔ جس وجہ سے امیر اور غریب کے درمیان حائل خلیج کے مزید گہرا اور چوڑا ہونے کے امکانات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ علاقائی اور پیشہ وارانہ آمدن بھی غیر متوازن ہو جاتی ہے۔

فلپائن میں آنے والی قدرتی آفات پر کی جانے والی ایک رپورٹ کے مطابق فلپائن میں قدرتی خطرات کی وجہ سے نئی سرمایہ کاری کے رجحان میں شدید کمی آئی ہے۔ جس کی وجہ سے آفات سے نپٹنے کی تیاریوں بشمول ہنگامی امداد اور بحالی نیز آفات کے اثرات میں کمی کے منصوبہ جات پر آنے والے اخراجات کا انتظام کرنے کے لیے حکومت شدید معاشی دباؤ کا شکار ہے۔

آبادیوں٬ شہروں اور دیہات کو مستحکم کرنے کے لیے ترقیاتی منصوبوں میں آفات کے خدشات کو شامل کرنا ضروری امر ہے۔ اس بات کو سمجھنا اتنا مشکل نہیں کہ انسانی آبادیاں٬ انسانوں اور ان کے ماحول کے پیچیدہ اشتراک وملاپ سے مزین ہیں۔ جس کے لیے ایک مخصوص شہر یا آبادی کے ماحول پر انسانی سرگرمیوں کے ہی نہیں بلکہ فطرت کی طرف سے پڑ سکنے والے ممکنہ اثرات کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اگرچہ زیادہ تر علاقے اور وہاں کے افراد مستقبل میں پیش آسکنے والے خطرات یعنی زلزلوں٬ سیلابوں اور طوفانوں سے آگاہ ہیں لیکن اکثر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدشات کو کم کرنے کے لیے مطلوبہ وسائل سے محروم ہیں۔ اگرچہ خطرے میں گھرے ہوئے تمام علاقے ہی آفات کے خدشات پر کام کرنے کے حوالے سے وسائل کی کمی کا شکار نظر آتے ہیں لیکن کوئی بھی شہر اتنا کمزور نہیں کہ وہ اپنی ترجیحات میں بنیادی تبدیلی نہ لا سکے۔ اگر ایک علاقے کے پاس آفات کے اثرات میں کمی کی ایک جامع حکمت عملی اور اس کی مؤثر تعمیل کا مکمل منصوبہ موجود ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس علاقے کی عمومی ترقیاتی سکیموں٬ منصوبہ سازی اور بجٹ سے اس کا اظہار نہ ہو۔ مثال کے طور پر کھٹمنڈو شہر کے آفات کے اثرات میں کمی کے منصوبہ کے تحت ایک اندازہ لگایا گیا کہ اگلے دس سال میں تمام عمارات کو زلزلے سے محفوظ انداز میں تعمیر کرنے سے 25-20 فیصد انسانی اموات میں کمی ہو سکتی ہے۔

نئے سرکاری اور غیر سرکاری تعمیراتی ڈھانچے کے لیے اصول وضوابط طے کرنے اور سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرنے کے ذریعے آفات کے اثرات میں کمی پر معلوماتی مہم چلائی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے سرکاری فیصلہ سازوں اور غیر سرکاری سرمایہ کاروں کو یہ باور کروانے کی ضرورت ہے کہ وہ اضافی لاگت کے ساتھ آفات کے خطرات میں واضح کمی کر سکتے ہیں۔ غیر معیاری اور غیر محفوظ تعمیراتی ڈھانچہ ہونے کی صورت میں ممکن ہے کہ آفت کے بعد انھیں نئے سرے سے تعمیرات کرنا پڑیں۔ جس پر پہلے سے کہیں زیادہ لاگت آئے۔ تاہم مندرجہ بالا اقدامات کے لیے آفات میں کمی کا ایک طویل المدت منصوبہ اور آفات کے خدشات کے بارے میں ایک منظّم سمجھ بوجھ درکار ہے۔

آفات اور ان کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی اور عملدرآمد کے عناصر

ہر علاقے٬ شہر اور ملک کا آفات کے اثرات میں کمی کا منصوبہ اپنی حیثیت میں منفرد نوعیت کا حامل ہوتا ہے۔ تاہم تمام منصوبہ جات میں چند بنیادی عناصر مشترک ہوتے ہیں۔ چند مشترک عناصر درج ذیل ہیں۔

- شعور وآگاہی اور آفات کے خدشات کی سمجھ بوجھ۔
- بنیادی فریقین (Stakeholders) کی متحرک شمولیت۔
- مقامی افراد کی شمولیت۔
- منصوبے پر عملدرآمد سے متعلقہ مسائل جس میں ترجیحات طے کرنا٬ لاگت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کا تجزیہ اور وسائل کو متحرک کرنا شامل ہے۔

آفات کے خدشات اور آگہی مہم کی سمجھ بوجھ کے لیے درج ذیل سوالات پر غور کیا جا سکتا ہے:

وہ کون سے عناصر ہیں جنہیں ایک مقامی یا صوبائی انتظامیہ ایک نئی رہائشی کالونی٬ سکول یا ہسپتال کے منصوبہ جات بنانے یا منظور کرتے وقت قابل غور تصوّر کرتی ہے؟ کیا یہ خدشات کی سطح سے متعلق تکنیکی معلومات کی فراہمی ہے یا لاگت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کے بارے میں

شعور اجاگر کرنا ہے؟ یا وہ مرکزی حکومت سے مزید امداد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ مقامی انتظامیہ کمزور دفاعی صلاحیتیں رکھنے والی آبادیوں اور سہولیات کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا فیصلہ کس طریقہ کار کے تحت کرتی ہے؟ یا ایک ممکنہ سیلاب یا ٹائی فون کی صورت میں لوگوں کے بروقت انخلاء کو کس طرح ممکن بناتی ہے؟

کسی بھی قدرتی یا غیر قدرتی طاقت سے مقابلہ کرنے کا اہم ترین اور بنیادی ہتھیار معلومات ہیں۔ معلومات وہ بنیاد ہے جس پر مقابلہ کرنے کی مضبوط یا کمزور عمارت کھڑی کی جاسکتی ہے۔ کسی بھی مسئلے پر جتنی صحیح معلومات دستیاب ہوں گی' مقابلہ کرنے کی حکمت عملی بھی اتنی ہی مضبوط ہو گی۔ یعنی معلومات آفات کا مقابلہ کرنے کی کنجی ہیں۔ آفات کے خدشات کے بارے میں جتنی زیادہ اور درست معلومات دستیاب ہوں گی' آفات اوران کے اثرات میں کمی کے منصوبہ جات اتنے ہی موئثر ہوں گے۔ ابتدائی طور پر' خطرے سے دوچار علاقے آفات کی تعداد وشدت اور اپنے سابقہ تجربات ومشاہدات کی روشنی میں آفات اوران کے اثرات میں کمی کے منصوبے تشکیل دے سکتے ہیں۔ مقامی ذرائع سے حاصل کی گئی معلومات کسی ایک مخصوص علاقے پر آفات کے اثرات کا درست جائزہ لینے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم دریائی یا ساحلی علاقوں میں آنے والے مسلسل سیلاب اور آفات کے تاریخی ریکارڈ کی مدد سے بھی بالکل درست پیشین گوئی قدرے مشکل ہے۔ اس مشکل کا مقابلہ کرنے کے لیے آفات کی تاریخ' حالیہ ترقیاتی منصوبوں اور موسمی رجحانات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ماضی وحال کے بارے میں حاصل کی گئی بالکل درست معلومات حاصل کر کے ہی مستقبل کی منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر زمین کے استعمال کے بدلتے ہوئے رجحانات' بڑھتی ہوئی آبادی' سماجی تبدیلیوں' نئی نہروں' ڈیموں اور پلوں کی تعمیرات کی وجہ سے سیلابوں کی تعداد شدت اور رخ میں ڈرامائی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ چونکہ زلزلے جیسی آفات ایک ہی علاقے میں ایک لمبے عرصے کے بعد دوبارہ وقوع پذیر ہوتی ہیں لہٰذا متاثرہ آبادیوں کے لیے ان کے اثرات مکمل طور پر اجنبی اور نئے ہوتے ہیں۔ بدلتے ہوئے موسمی حالات موسمیاتی ترتیب میں تبدیلیاں لارہے ہیں۔ جس کی وجہ سے مقامی طور پر آفات کی پیشن گوئیاں مزید مشکل ہیں۔ تاہم عالمی اور علاقائی سطح پر آفات کی پیشگی اطلاع قدرے آسان کام ہے۔ ان تمام مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آفات اوران کے اثرات میں کمی کی موئثر منصوبہ سازی مقامی تجربات ومشاہدات نیز بہترین سائنسی اور تکنیکی معلومات کی روشنی میں ہی کی جاسکتی ہے۔

معلومات کے حصول کے ذرائع درج ذیل ہیں:

- تاریخ میں آنے والی آفات کی رپورٹیں۔
- محکمہ موسمیات کی سابقہ اور حالیہ رپورٹیں۔
- مستقبل میں بارشوں اور طوفانوں کے سلسلوں کے بدلتے ہوئے رجحانات کا جائزہ۔
- ارضیات پر تحقیقی مقالوں کا مطالعہ۔
- زمین کی ساخت' بناوٹ' ہئیت اور خصوصیات۔
- مقامی جغرافیائی خصوصیات کا جائزہ۔
- آبادی کے اعداد وشمار۔
- ماحولیات کے بارے میں معلومات۔

- تعمیراتی ڈھانچہ، بنیادی سہولیات اور دیگر معلومات حاصل کرنا۔

مندرجہ بالا ذرائع سے ہونے والی معلومات خطرے سے دوچار علاقے کی خدشات کی صورتحال کو اتنا واضح نہیں کرتیں کہ ان کی بنیاد پر سرمایہ کاری کی ترجیحات تبدیل ہو جائیں۔ ضلعی ناظم، صوبائی اور وفاقی اداروں کے پاس ایسی بے تحاشا معلومات دستیاب ہوتی ہیں جن کی بنیاد پر وہ فیصلہ سازی کرتے ہیں۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے حلقوں کا سامنا کرنے کے لیے بے تحاشا سیاسی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات کچھ منصوبے سائنسی بنیادوں پر نہیں بلکہ سیاسی بنیادوں پر ترتیب دیئے جاتے ہیں۔

بنیادی فریقین کی شمولیت

اگرچہ آفات کے انتظام وانصرام کا ایک ماہر ترین ادارہ آفات اور ان کے اثرات میں کمی کا منصوبہ بنانے کا اہل ہوسکتا ہے، لیکن ایسے فریقین جو اس پر عملدر آمد کے ذمہ دار ہیں اور وہ جن کو اس منصوبے سے فائدہ یا نقصان پہنچ سکتا ہے ان کی شمولیت کے بغیر شاندار منصوبہ بھی مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ تمام نئے اقدامات کے ساتھ ہوتا ہے ویسے ہی آفات اور ان کے اثرات میں کمی کے موضوع کو بھی عوام اور حکام میں مقبولیت حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اگر آفات کا موضوع بھی بنیادی سہولیات، پانی، بجلی، تعلیم، صحت، ماحولیاتی تحفظ اور پولیس کی خدمات وغیرہ کی طرح عوام اور حکومتی ترجیحات میں شمولیت اختیار کر لیتا ہے تو وسائل کے حصول میں زیادہ مشکل نہیں ہوگی۔ اس مقصد کیلئے حکومتی اداروں، عوام، دانشوروں، تعلیمی اداروں، اساتذہ اور نصاب میں خدشات کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔ آفات اور ان کے اثرات میں کمی کے منصوبہ جات کی تعمیل اور تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ عوام، حکومت اور غیر سرکاری شعبے کی شرکت یقینی بنائی جائے۔ آفات کے اثرات میں کمی کے موثر اور پائیدار منصوبہ جات کی ابتدا ایک بنیادی سمجھوتے سے کی جاتی ہے۔ اس سمجھوتے کیلئے اس بات کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آیا آفات اور ان کے اثرات میں کمی کے منصوبہ کی ابتدا آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال کے ساتھ شروع کی جائے یا اعداد وشمار اکٹھا کرنے کے ساتھ۔ زیادہ موثر منصوبوں کے لیے ضروری ہے کہ فریقین کو منصوبہ سازی کے ابتدائی مرحلے سے ہی شریک کار کیا جائے۔ اگر منصوبہ سازی میں شریک ادارے، گروہ اور نمائندے یہ سمجھتے ہیں کے جن زمینی حقائق کی بنیاد پر آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کی جارہی ہے اس میں ان کے تجربات اور معلومات شامل ہیں، تو منصوبے پر عملدر آمد کے مراحل میں وہ اپنی بھرپور صلاحیتیں استعمال کریں گے۔

بنیادی فریقین درج ذیل ہیں۔ تاہم مخصوص طرز حکومت اور علاقے کی بنیاد پر مزید فریقین بھی شناخت کیے جاسکتے ہیں:

- مقامی نمائندے۔
- ہنگامی امدادی ادارے بشمول:
  - فائر بریگیڈ
  - پولیس
  - ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے مراکز
- مقامی حکومتی اداروں کے نمائندے بشمول:

- ادارے برائے ترقیاتی منصوبہ بندی
- اہم کاروبار اور کاروباری حضرات

O غیر سرکاری تنظیمیں۔ (NGOs)

- تحقیقی ادارے
- مقامی تنظیمیں

مقامی آبادیوں کی شمولیت

مندرجہ بالا بنیادی فریقین میں سے مقامی تنظیمیں اور افراد آفات کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی کے عمل میں خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ تخفیف آفات واثرات کی منصوبہ سازی میں مقامی افراد کی شمولیت اتنی ہی اہم تصوّر کی جاتی ہے، جتنی پائیدار ترقی کی کسی بھی دوسری سرگرمی میں۔ تاہم مختلف معاشروں میں مقامی افراد کی شمولیت کا انداز اور تعداد ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتی ہے۔ مقامی افراد کی شمولیت کا انحصار صرف ان کے مختلف ہونے پر نہیں بلکہ مقامی آبادی کے حجم، نسل، تعاون کی تاریخ، سیاسی شمولیت اور دوسری کئی وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے۔ خطرے سے دوچار علاقوں اور گردونواح کے لوگ اپنے مخصوص علاقے میں وقوع پذیر ہونے والی اور ہوسکنے والی آفات کے بارے میں روائتی طور پر علم رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ آفات کا مقابلہ کرنے کے روائتی نظام سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔ جس کو منصوبہ ساز عموماً پر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مقامی تنظیمیں، مقامی راہنما اور غیر سرکاری تنظیمیں جو مقامی سطح پر کام کرتی ہیں، منصوبہ سازی کے عمل کا اہم ترین حصہ ہوتی ہیں۔

منصوبہ جات پر عملدر آمد

آفات کے اثرات میں کمی کے منصوبے کی تیاری آفات میں کمی کے پیچیدہ عمل کا ایک ابتدائی مرحلہ ہے۔ عام طور پر منصوبوں پر عملدر آمد کا انحصار کئی تنظیموں اور افراد کی مسلسل کوششوں پر ہے۔ منصوبہ سازی چاہے جتنی بھی زیرک نظری اور احتیاط سے کی گئی ہو۔ عملدر آمد کے دوران کئی مسائل پیش آتے ہیں۔

ترجیحات

آفات اور ان کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی تکنیکی مہارتوں، تجربے، عملی نقطہ نظر اور عمومی سمجھ بوجھ کی متقاضی ہوتی ہے۔ خدشات کی جانچ پڑتال کے بعد بنیادی فریقین آفات میں کمی کے لیے مجوزہ سرگرمیوں اور حکمت عملیوں کی فہرست ترتیب دے سکتے ہیں۔ کسی مخصوص علاقے کو زلزلے یا سیلاب کے خدشات سے بچانے کیلئے ترتیب دی جانے والی سرگرمیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہوسکتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تمام سرگرمیوں کو ایک مربوط منصوبے کی شکل کس طرح دی جائے؟ منصوبہ ساز کیسے طے کر سکتے ہیں کہ مجوزہ سرگرمیاں موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ زمینی حقائق کے ساتھ بھی مطابقت رکھتی ہیں؟ ان تمام سوالوں کو حل کرنے کے لیے مجوزہ سرگرمیوں کی فہرست ترتیب دینے کے بعد سرگرمیوں کی ضرورت اور اہمیت کی بنیاد پر ترجیحات طے کرنا ضروری ہے۔ منصوبوں کی تعمیل کے دوران پہلے اور بعد میں کی جانے والی سرگرمیوں کا فیصلہ کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے کیونکہ اکثر اوقات کئی سرگرمیاں مساوی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ جبکہ وسائل اور افرادی قوت کی کمی تمام سرگرمیوں کو بیک وقت

شروع کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔لہٰذا ترجیحات طے کرنا نہایت اہم ہے۔فیصلہ سازوں کو چاہیئے کہ ترجیحات طے کرنے کے عمل میں زیادہ سے زیادہ فریقین کی رائے سے استفادہ حاصل کریں۔بنیادی طور پر آفات اوران کے اثرات میں کمی کی منصوبہ سازی مقاصد متعین کرنے کی ایک مشق ہے جس میں مقامی افراداور تنظیمیں' مختلف وفاقی وصوبائی وزارتیں' مقامی حکومتی ادارے' کاروباری ادارےاور غیر سرکاری تنظیمیں وغیرہ ایک مشترکہ مقصد پر متفق ہوجاتے ہیں۔نیز اس مشترکہ مقصد کے حصول کے لیےایک مربوط جدوجہد کا آغاز کرتے ہیں۔

ترجیحات طے کرنے کا ایک اور مفید طریقہ کار لاگت اوراس سے ہونے والےفوائد کا تجزیہ ہوسکتا ہے۔

لاگت اورفوائد کا تجزیہ کیا ہے؟

لاگت اورفوائد کا تجزیہ آفات اوران کے اثرات میں کمی کی مختلف سرگرمیوں کی افادیت اوراثرات کو جانچنے کا ایک اہم طریقہ کار ہے۔خاص طور پر آفات اوران کے اثرات میں کمی کے لیےترتیب دی جانے والی سرگرمیوں پر آنے والی لاگت اورمتوقع اثرات وفوائد کا تجزیہ کرنے سے ترجیحات طے کرنے میں آسانی پیدا ہوسکتی ہے۔

آفات اوران کے اثرات میں کمی کے لیےاٹھائے جانے والےتعمیراتی اقدامات کی لاگت اورفوائد کا تجزیہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔چونکہ تعمیراتی اقدامات تکنیکی اور مادی دونوں لحاظ سے ہوتے ہیں۔لہٰذاان پر آنے والی لاگت اوراس سے حاصل ہونے والےفوائد کا اندازہ لگانا بھی نسبتاً آسان ہے۔مثال کے طور پر سیلاب سے بچاؤ کے لیےتعمیر کردہ بند پر آنے والی لاگت کا تعلق اس سے مستفید ہونے والی آبادی سے ہے۔اسی طرح زلزلے کے مقابلے میں قوت مدافعت میں اضافہ کرنے کے لیے دوعمارتوں کےنمونوں کا تقابلی جائزہ لینا بھی لاگت سے جڑا ہوا ہے۔چونکہ بند اور عمارتوں کےنمونے کے جائزے کا تعلق ٹھوس تعمیراتی اقدامات سے ہےاس لیےایسےاقدامات پر آنے والی لاگت اوراس سے حاصل ہونے والے فوائد کا تجزیہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔جبکہ غیر تعمیراتی اقدامات سے حاصل ہونے والےفوائد کا اندازہ لگانا قدرے مشکل ہے۔

لاگت اورفوائد کا تجزیہ کرنا انتہائی اہم موضوع ہے۔خاص طور پر غیر تعمیراتی اقدامات پر آنے والی لاگت اوراس سے حاصل ہونے والےفوائد کا تجزیہ کیے بغیر تعمیراتی اقدامات سے بھی مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کیے جاسکتے۔اکثر اوقات حکومتی ارکان اور فیصلہ ساز غیر تعمیراتی اقدامات کی اہمیت کونظر انداز کردیتے ہیں۔کیونکہ ان پر آنے والی لاگت تو واضح ہوجاتی ہےلیکن ان سے حاصل ہونے والے فوائدایک ٹھوس شکل نہ رکھنے کی وجہ سے مبہم ہوتے ہیں۔لہٰذا عام طور پر منصوبہ سازوں کی توجہ غیر تعمیراتی اقدامات سے ہٹ جاتی ہےاور وہ ٹھوس نتائج حاصل کرنے کی خواہش میں تعمیراتی اقدامات کوزیادہ اہم تصور کرتے ہیں۔تاہم تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات کی لاگت اورفوائد کا تجزیہ ناگزیر ہے۔غیر تعمیراتی اقدامات (معلومات کی فراہمی' شعوروآگہی' عوام کی شمولیت' رویوں کی تبدیلی وغیرہ) واضح لاگت اور غیر واضح فوائدرکھنے کے باوجود انتہائی موئثر ہوتے ہیں۔لہٰذا تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات پر آنے والی لاگت اوراس سے حاصل ہونے والےفوائد کے تجزیے سے آفات اوران کے اثرات میں کمی کے منصوبہ جات سے بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

وسائل کی فراہمی

آفات اوران کے اثرات میں کمی کے لیے کی گئی منصوبہ سازی کا تمام تر انحصار وسائل کی شناخت اور فراہمی پر ہے۔ وسائل کی عدم موجودگی میں آفات اوران کے اثرات میں کمی کے لیے ترتیب دیئے گئے منصوبہ جات اور سرگرمیوں کا موئثر و مستحکم اطلاق ممکن نہیں۔ اگر ایک منصوبہ درست معلومات اور تمام فریقین کی شمولیت کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہو تو ممکنہ وسائل کی شناخت اور بیرونی وسائل حاصل کرنے کی حکمت عملی طے کرنا بھی آسان ہوگا۔لیکن اس کے باوجود یہ سوال اپنی جگہ پر قائم ہے کہ وسائل کی مسلسل اور مستحکم فراہمی کو یقینی کیسے بنایا جائے؟ چونکہ آفات اوران کے اثرات میں کمی کا عمل سست ہوتا ہے اور اس کے نتائج بھی ایک خاص وقت کے بعد رونما ہونے شروع ہوتے ہیں لہٰذا اس عمل کے لیے درکار وسائل کا شمار حکومتوں اور عوام کی بنیادی ترجیحات میں نہیں ہوتا۔حکومتوں کو فوری نوعیت کے کئی مسائل کا سامنا ہوتا ہے اور ان مسائل کا براہ راست تعلق ان کے سیاسی مستقبل سے جڑا ہوتا ہے۔لہٰذا کئی سیاسی وجوہات کی بنا پر بھی حکومتیں مذکورہ منصوبوں پر غور نہیں کرتیں۔ دوسری طرف ترقی پذیر ممالک کے عوام کو غربت، بھوک، بیماریوں اور دیگر کئی فوری نوعیت کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔لہٰذا شدید لیکن پس پردہ خطرات عوام کی توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

جب یہ خطرات رونما ہو جاتے ہیں تو حکومت اور عوام دونوں کو صورتحال کی پیچیدگی کا احساس ہوتا ہے۔لیکن جوں جوں خطرات پس پردہ چلے جاتے ہیں توں توں ان پر توجہ کم ہو جاتی ہے۔اور ان کی جگہ دیگر مسائل لے لیتے ہیں۔ چونکہ وسائل کی فراہمی کا انحصار ترجیحات پر ہے لہٰذا جب ترجیحات بدلتی ہیں تو وسائل کی فراہمی کا انداز بھی بدل جاتا ہے۔قدرتی خطرات کے ساتھ ترجیحی بنیادوں پر نہ نپٹنے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ عرصے بعد مزید تباہی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔جس سے روزمرہ مسائل یعنی غربت، بھوک، بیماریوں اور کمزور دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔آفات اور انکے اثرات میں کمی کے لیے وسائل کا حصول ایک مشکل مرحلہ ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل ذرائع سے وسائل حاصل ہو سکتے ہیں:

- مالی وسائل حاصل کرنے کے حکومتی ذرائع (سالانہ بجٹ اور طویل المدت سرمایہ کاری کے منصوبہ جات)
- بین الاقوامی ذرائع برائے مالی وسائل۔
- غیرسرکاری سرمایہ کاری جس میں چندہ اور غیرسرکاری خدمات شامل ہیں۔
- آفات اوران کے اثرات میں کمی کے لیے گھریلو سطح پر سرمایہ کاری۔

آفات اوران کے اثرات میں کمی کے لیے بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے بھی قرضے یا چندے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ چونکہ آفات کے فوراً بعد عوام کی خطرات اور آفات کے بارے میں سمجھ بوجھ زیادہ ہوتی ہے۔لہٰذا ایسے مواقع پر ان مالیاتی اداروں تک رسائی آسان ہوتی ہے۔ان ذرائع سے مالی وسائل حاصل کر کے آفات میں کمی کے ایسے منصوبہ جات تشکیل دیے جاسکتے ہیں جو خطرات کے خدشات کو واضح طور پر بیان کرتے ہوئے ترجیحات کا احاطہ کرتے ہوں۔آفات کے بارے میں سمجھ بوجھ رکھنے والے علاقے نئی تعمیرات کو آفات کے مقابلے میں مضبوط بنانے کے ذریعے اپنی کمزور دفاعی صلاحیتوں پر قابو پاسکتے ہیں۔مثال کے طور پر جس علاقے کے حکام اور عوام میں آفات اور خطرات کے بارے میں سمجھ بوجھ ہوتی ہے وہ زلزلے کے سامنے قوت مدافعت رکھنے والے سکول ہسپتال اور دیگر تعمیراتی ڈھانچہ تشکیل دیتے ہیں۔اسکے علاوہ سیلاب

کے خطرات سے دوچار علاقوں میں ایسے ترقیاتی منصوبے تشکیل دیتے ہیں جو نقصانات اور سیلاب کے اثرات میں واضح کمی کرسکیں۔

کچھ شہر پرائیویٹ' سرکاری اور غیرسرکاری تنظیموں کی شمولیت سے آفات اور اُن کے اثرات میں کمی کے جدید اور انوکھے طریقہ کار ترتیب دے چکے ہیں۔ مثال کے طور پر کھٹمنڈو میونسپل کارپوریشن عمارات تعمیر کرنے کے اجازت نامے کے ساتھ ساتھ درخواست دینے والے شہریوں کو ایک ایسا کیلنڈر بھی فراہم کرتی ہے جس میں محفوظ تعمیرات کے راہنما اصول درج ہوتے ہیں۔ یہ کیلنڈر نیپال کی ایک مقامی غیرسرکاری تنظیم نے چھپوا کر کارپوریشن کو فراہم کیے ہیں۔ جب کہ مذکورہ کیلنڈر پر آنے والے اخراجات وہاں کے مقامی کاروباری حلقے نے برداشت کیے ہیں۔ کیلنڈر کیلئے مالی وسائل فراہم کرنے والے کاروباری اداروں میں تعمیراتی اور عمارتی سامان فراہم کرنے والی کمپنیاں شامل ہیں جن کے نام اور اشتہارات بھی کیلنڈر پر شائع کیے گئے ہیں۔

قابل غور نکات

آفات اوران کے اثرات میں کمی کیلئے مختلف منصوبہ جات بنانے اوران کی تعمیل کے دوران اٹھنے والے سوالات میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔ یہ سوالات ان شہروں اور علاقوں کیلئے بحث کا نقطہ آغاز ہوسکتے ہیں جو آفات میں کمی کیلئے اپنے منصوبہ جات ترتیب دینا چاہتے ہیں۔

- وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنیاد پر آفات اوران کے اثرات میں کمی کا منصوبہ تشکیل دینے کی ضرورت پیش آئی؟ کون سی تنظیم یا ادارہ اس عمل میں حصہ لینے میں دلچسپی اور مہارت رکھتا تھا؟ کس نے منصوبے کی سربراہی کی؟
- مختلف شہر کیوں اور کیسے مختلف طریقہ کار اختیار کرتے ہیں؟ (دستیاب وسائل' معیشت اور تکنیکی ترقی کے حوالے سے)۔
- منصوبوں کی تعمیل کے دوران پیش آنے والے مسائل اور رکاوٹیں کیا تھیں؟
- کامیابی کی بنیادی وجوہات کیا تھیں؟
- منصوبہ جات کی تیاری' عملدرآمد اور تکمیل کے مختلف مراحل میں بنیادی فریقین (مقامی حکومت' شہری حکومت' غیرسرکاری تنظیمیں اور دیگر) کون تھے؟
- آفات اوران کے اثرات میں کمی کے پہلو کی دیگر ترقیاتی منصوبوں میں شمولیت کی کامیابی کی جانچ پڑتال کیلئے کیا معیارات طے کیے گئے ہیں؟
- آفات اوران کے اثرات میں کمی کے منصوبہ جات کے لیے درکار سیاسی تائید کی حوصلہ افزائی کیسے کی جائے؟
- آفات اوران کے اثرات میں کمی کے لیے ترتیب دی گئی سرگرمیوں کیلئے درکار مالی وسائل کے حصول کے ذرائع کون سے ہیں؟

..................☆☆..................

UNDP ISDR EUROPEAN COMMISSION Humanitarian Aid NDMA

یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام - پاکستان

مکان نمبر 12، گلی نمبر 17، سیکٹر F-7/2، اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-51-8255600 فیکس: +92-51-2655014

ویب سائٹ: www.undp.org.pk